Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 8

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

25 / جمادی الاوّل 1438 ہجری قمری   25 / تبلیغ 1396 ہجری شمسی   23 / فروری 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 17 / فروری 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ اوّل پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو وہ نہایت درجہ کریم ہے ایک دم کی گداز کرنے والی توبہ سے ستّر برس کے گناہ بخش سکتا ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اُٹھو! اور توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو۔ اور یاد رکھو کہ اعتقادی غلطیوں کی سزا تو مرنے کے بعد ہے اور ہندو یا عیسائی یا مسلمان ہونے کا فیصلہ تو قیامت کے دن ہوگا۔ لیکن جو شخص ظلم اور تعدی اور فسق و فجور میں حد سے بڑھتا ہے اس کو اسی جگہ سزا دی جاتی ہے۔ تب وہ خدا کی سزا سے کسی طرح بھاگ نہیں سکتا۔ سو اپنے خدا کو جلد راضی کرلو...... تم خدا سے صلح کرلو۔ وہ نہایت درجہ کریم ہے ایک دم کی گداز کرنے والی توبہ سے ستّر برس کے گناہ بخش سکتا ہے۔ اور یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے۔ ہمیشہ فضل بچاتا ہے نہ اعمال۔ اے خدائے کریم و رحیم! ہم سب پر فضل کر کہ ہم تیرے بندے اور تیرے آستانہ پر گرے ہیں۔ آمین۔

(روحانی خزائن، جلد 20، لیکچر لاہور، صفحہ 174)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے الہامات، رؤیا و کشوف کی روشنی میں مصلح موعودؓ کا عظیم الشان مقام و مرتبہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مورخہ 17 فروری 2017، بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ 20 فروری کا دن جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جانا جاتا ہے یہ ایک بڑی عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عظیم بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی جس کی بے شمار خصوصیات بیان کی گئیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کے 52 سالہ دور خلافت میں اس پیشگوئی کی تمام جزئیات لفظاً لفظاً پوری ہوئیں۔ تین دن بعد 20 فروری آنے والی ہے۔ آج میں اس حوالے سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اپنے الفاظ میں بیان کردہ کچھ اقتباسات پیش کروں گا جو آپ کی ذات میں پیشگوئی پورے ہونے پر روشنی ڈالتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو 1914 میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے منصب پر فائز فرمایا۔ آپؓ میں پیشگوئی مصلح موعود کی تمام باتیں پوری ہوتی نظر آتی تھیں۔ لیکن حضرت مصلح موعود نے خود اس بات کا اعلان نہ کیا یہاں تک کہ 1944ء کا سال آیا، تب آپؓ نے اپنی ایک رؤیا کی بناء پر اعلان کیا کہ میں ہی مصلح موعود ہوں۔ یہ بھی فرمایا کہ میری طبیعت کے لحاظ سے یہ مجھ پر بڑا گراں گزرتا ہے کہ یہ اعلان کروں۔ اگر میں مصلح موعود ہوں اور پیشگوئی مجھ پر پوری ہو رہی ہے تو ٹھیک ہے کسی دعوے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ نے ایک دفعہ یہ بھی فرمایا کہ امت مسلمہ میں مجددین کی جو فہرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دکھانے کے بعد شائع ہوئی ہے، ان میں سے کتنے ہیں جنہوں نے دعویٰ کیا ہو۔ پس غیر مامور کے لئے دعویٰ ضروری نہیں۔ دعویٰ صرف مامورین کے لئے ضروری ہے۔ غیر مامور کے صرف کام کو دیکھنا چاہئے۔ اگر کام پورا ہوتا نظر آ جائے تو پھر اس کے دعویٰ کی کیا ضرورت ہے۔ مامور مجدد وہی ہو سکتا ہے جو دعویٰ کرے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا۔

حضور انور نے فرمایا: 1945 کے جلسہ سالانہ کی 27 / تاریخ کی تقریر میں آپؓ مولوی محمد علی صاحب کے بیان کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا ہے مولوی محمد علی صاحب نے ویسے ہی اعتراض کرنے شروع کر دیئے ہیں جیسے مولوی ثناء اللہ صاحب کیا کرتے تھے۔ میں خواب یا الہام سناتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے اعلام کی بناء پر اعلان کرتا ہوں لیکن مولوی محمد علی صاحب نہ تو مقابل پر کوئی خواب یا الہام پیش کرتے ہیں اور نہ ہی وہ پیش کر سکتے ہیں۔ پس جب الہام ہوا ہی نہیں تو الہام پیش کیسے کریں۔ اب سوائے اعتراضوں کے ان کے پاس کوئی چیز نہیں اگر وہ اعتراض بھی نہ کریں تو مقابلہ کیسے کریں۔ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ کے دشمن اس بات کا تو انکار نہیں کر سکتے تھے کہ الہام ہوتا ہی نہیں کیونکہ ان سے پہلے انبیاء کو الہام ہوتا تھا اور وہ اس بات کے قائل تھے اس لئے ان انبیاء کا انکار کرنے والے اس بات کا انکار نہ کر سکتے تھے کہ الہام کوئی چیز نہیں ہے۔ اپنی بات کو درست ثابت کرنے کے لئے اور انبیاء کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ کہتے تھے کہ ان کے الہام خود ساختہ ہیں۔ اسی طرح آج مولوی محمد علی صاحب یہ کہتے ہیں کہ میرے الہام جھوٹے ہیں لیکن کیوں اللہ تعالیٰ ان کو میرے مقابل پر سچے الہام نہیں کر دیتا تا دنیا پر واضح ہو جائے کہ مولوی صاحب حق پر ہیں اور میں ناحق پر ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ حیرت کی بات ہے کہ ایک شخص دن رات اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو گمراہ کرے اور دن رات اس کے بندوں کو فریب اور دغا بازی سے غلط راستے کی طرف لے جائے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کو غیرت نہ آئے۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض الہامات و کشوف و رؤیاء کا ذکر کرتا ہوں جو آپؓ نے اپنے مصلح موعودؓ ہونے کے اعلان کے موقع پر بیان فرمائے تھے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ:

سب سے پہلی چیز جو اس منصب کی طرف اشارہ کرتی ہے وہ میرا ایک الہام ہے۔ پہلے میں اسے صرف خلافت کے متعلق سمجھتا تھا لیکن اب میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا ہے کہ اس الہام میں میرے اس منصب کی طرف اشارہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ملنے والا تھا۔ وہ الہام یہ تھا کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ۔ یقینا اللہ تعالیٰ تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھے گا۔ اس میں ایک لطیف اشارہ ہے جو پیشگوئی کے پورا ہونے کی ترتیب پر دلالت کرتا ہے اور وہ یہ کہ یہ وہ الہام ہے جو حضرت مسیح ناصری کو ہوا، جس کا قرآن کریم میں بھی ذکر ہے مگر وہاں یہ الفاظ ہیں۔ وَجَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ۔ اور یہاں یہ الہام ہے کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری کا دعویٰ موسوی سلسلہ کی آخری نبوت کا تھا اور اس قسم کے دعوے کے متعلق پہلے لوگوں کی مخالفت ضروری ہوتی ہے۔ پھر ایک لمبے عرصے کے بعد وہ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں لیکن مصلح موعود کی پیشگوئی کے مورد کو چونکہ اللہ تعالیٰ پہلے خلیفہ بنانا چاہتا تھا اور خلیفہ کو معاً فوری طور پہ بنی بنائی جماعت مل جاتی ہے اس لئے یہاں جَاعِلُ الَّذِیۡنَ والے حصے کی ضرورت نہیں تھی۔ پس اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ۔ فرما کر اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک دن بنی بنائی جماعت دے دے گا اور پھر اس جماعت کا تعلق تمہارے ساتھ مضبوط کرتا چلا جائے گا یہاں تک کہ ایک دن وہ تمہاری جماعت ظلّی طور پر کہلائے گی اور کچھ لوگ تمہارے مخالف بھی ہوں گے مگر تمہاری بیعت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ قیامت تک تمہارے منکروں پر غلبہ دے گا اور یہ غلبہ تمہارے امام بنتے ہی شروع ہو جائے گا۔ یعنی جس دن یہ جماعت تیرے سپرد ہوگی اسی دن سے تجھے ماننے والوں کا تیرے مخالفوں پر غلبہ شروع ہو جائے گا۔ چنانچہ دیکھ لو ایسا ہی ہوا۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی جماعت کو تو تین سو سال کے بعد غلبہ حاصل ہوا لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے جس وقت خلافت کے مقام پر مجھے کھڑا کیا اس کے چند ہفتوں کے اندر ہی وہ لوگ جو میرے بالمقابل کھڑے ہوئے تھے اور میرے عہدے کے منکر تھے یعنی پیغامی اللہ تعالیٰ نے ان پر مجھے اور میرے ساتھیوں کو غلبہ دینا شروع کر دیا اور غلبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ یہ جو فرمایا کہ تیرے ماننے والوں کو تیرے کافروں پر اللہ تعالیٰ قیامت تک غلبہ دے گا اس میں اسی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک دن مجھے ظلّی طور پر نبیوں کا یعنی مسیح ناصری اور مسیح محمدی کا نام دینے والا ہے کیونکہ خلیفہ کی جماعت

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ ہر طرح کے حالات اور ماحول میں اپنے قول و فعل سے اسلام کی خوبصورت تصویر پیش کرنے کی پوری کوشش کریں

پیغام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ تنزانیہ اکتوبر 2016

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے 47 ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد 30 ستمبر تا 2؍ اکتوبر 2016 بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام میں Kitonga کے مقام پر ہوا۔ حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقع پر ازراہِ شفقت اپنا پیغام بھی بھجوایا جو الفضل لندن 2 دسمبر 2016 کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔ (ایڈیٹر)

’’میں نے بار بار اپنے خطبوں میں مخلص احمدی بننے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو اس دور میں مبعوث کیا ہے تا کہ حقیقی ایمان کو دوبارہ لوگوں کے دلوں میں قائم کریں اور دنیا کو سچے ایمانداروں سے نوازیں جو کہ اسلام کی اچھی مثال قائم کرنے والے ہوں۔ لہٰذا ہم احمدیوں کو جنہوں نے آپؑ کو قبول کیا ہے اور آپ کے ساتھ وفا کا عہد باندھا ہے، کوشش کرنی چاہئے کہ ان لوگوں میں شامل ہوں جو اس زمین پر اسلام کے بہترین نمونے ہیں۔

اس لئے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ ہر طرح کے حالات اور ماحول میں اپنے قول و فعل سے اسلام کی خوبصورت تصویر پیش کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اپنے نمونے کو اچھا بنانے کیلئے جدو جہد کریں۔ اور اپنے ملک میں جہاں آپ رہتے ہیں بہترین شہری بننے کی مثال پیش کریں۔ ہمیشہ اپنی قوم سے باوفا رہیں اور حکومت کا اس طرح مقابلہ نہ کریں جو اس کے قانون کے خلاف ہو۔ حکومت کی مکمل اطاعت کریں اور اس سے پورا تعاون کریں۔ اپنے ملک سے محبت کا لازماً اظہار کریں۔ اس لئے کہ ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے جنہوں نے ہمیں نصیحت کی کہ وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔

یاد رکھیں کہ آپ صرف اور صرف خلافت احمدیہ کی اطاعت ہی سے، جو کہ آج مسلمانوں کے لئے اصل اور سچی خلافت ہے، اور خلیفۃ المسیح کی رہنمائی سے ہی اسلام کی اصل اور خالص تعلیم سے دنیا کو آگاہ کر سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیشہ احباب جماعت کو اچھے نمونے قائم کرنے کی نصیحت کی ہے۔ ایک جگہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

’’یہ وہ امور اور شرائط ہیں جو میں ابتداء سے کہتا چلا آیا ہوں۔ میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں اور چاہئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔ اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو۔ اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔ اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ...... خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلدی نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات، 29 مئی 1898، جلد 3 صفحہ 47)

اگر تمام احمدی جو اس جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں، ان خوبصورت معیاروں کو اپنا لیں گے تو ایک بہت ہی اچھا ماحول پیدا ہوگا جو کہ حق کے سچے طالبوں کو طبعی طور پر احمدیت کی خوبصورتی کی طرف کھینچے گا۔ آپ کے مثالی نمونے کا اظہار صرف جلسہ کے وقت کے لئے عارضی امر نہ ہو بلکہ اس کے بعد بھی جاری رہنا چاہئے اور بڑھتے ہوئے تقویٰ اور طہارت کی طرف مستقل سفر ہو۔

مَیں آپ کو آپ کی تبلیغ سے متعلقہ ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ تبلیغ ہر احمدی پر لازم ہے اور ہم سب کو اپنی مثال قائم کرنا تبلیغ کی کوششوں کی کامیابی کے لئے لازمی ہے۔ سو اگر ہمارے تمام اعمال اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوں، اور ہمارا ہر لفظ اور فعل قرآنی احکامات کے مطابق ہو، اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام چاہتے ہیں ہم اسی صورت و شکل میں عمل کرتے ہیں تو یہ آپ کے ملک اور یقیناً تمام دنیا کے لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا بہترین ذریعہ بن جائے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو نہایت کامیاب کرے اور آپ سب کو تقویٰ اور روحانی مدارج میں ترقی کرنے کی توفیق دے۔‘‘

......☆......☆......

یہ اعزاز جو وقف زندگی ہونے کا ملا ہے، بہت بڑا اعزاز ہے، اور ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے
پس اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق گزاریں گے تو اس ذمہ داری کو نبھانے والے بھی ہوں گے

اپنی ذاتی خواہشات کو پس پشت ڈال کر صرف اور صرف ایک خواہش ہونی چاہئے کہ ہم نے زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنی ہے اور کبھی کسی کیلئے اپنے نمونہ سے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12 نومبر 2014ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا:

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ ثمینہ یاسمین بھٹی واقفہ نو بنت مکرم عبد الباسط بھٹی صاحب کا ہے۔ جو عزیزم عبد القدوس عارف مربی سلسلہ ابن مکرم جرار عارف صاحب کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

لڑکی کے نانا چوہدری عنایت اللہ صاحب خادم سلسلہ تھے اور (یہ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابہ حضرت حافظ فضل عظیم صاحب اور حضرت حافظ محمد احمد صاحب کی نسل سے ہے۔ اور اسی طرح لڑکے کے ننہال کی طرف سے بھی دو صحابہ حضرت اقدس علیہ السلام حضرت ملک حسن محمد صاحب اور حضرت مولوی مہر دین صاحب کی نسل ہے۔ اس لحاظ سے دونوں خاندانوں میں احمدیت بہت پرانی ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہے۔ یا ننہال کی طرف سے یا ددھیال کی طرف سے۔ بلکہ صحابہ دونوں کے ننہال کی طرف سے ہیں۔ لیکن بہرحال ان کے ددھیال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرانے احمدیوں میں سے ہیں اور نہ صرف پرانے احمدیوں میں سے ہیں بلکہ اُن میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مختلف حیثیت سے خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائی۔

لیکن صرف بزرگوں کی خدمت یا صحابہ کی نسل میں سے ہونا فائدہ نہیں دے سکتا جب تک کہ خود انسان کے وہ عمل نہ ہوں جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کا رسول ہم سے چاہتا ہے۔ اس لئے ان نکاح کی آیات میں بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کا حکم ہے اور تقویٰ کے ساتھ یہ مشروط ہے کہ تقویٰ ہوگا تو یہ یہ خصوصیات تمہارے اندر ہوں گی۔ رِحمی رشتوں کا بھی لحاظ رکھنے والے ہوگے۔ سچائی پر بھی قائم رہنے والے ہوگے اور اپنی زندگی کا جائزہ لیتے رہنے والے بھی ہوگے۔ پس ہمیشہ ہر وہ رشتہ جو نیا قائم ہوتا ہے ان کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ نیک بزرگوں کی اولاد ہونا ایک اچھی بات ہے، ایک بہت بڑا اعزاز ہے لیکن جب تک خود انسان ان نیکیوں پر قدم مارنے والا نہ ہو وہ نہ صرف اپنے آپ کو ضائع کر رہا ہوتا ہے بلکہ بزرگوں کی نیک خواہشات کی بھی نفی کرنے والا ہوتا ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں بچے، بچی بھی واقفہ نو ہے اور لڑکا بھی عزیزم عبد القدوس وقف ہے، مربی سلسلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان مربیان میں سے ہیں جو یہاں جامعہ احمدیہ یوکے سے پاس ہو کے نکلے اور ابتدائی طلباء میں سے ہیں۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ وقف کرنے کے بعد ذمہ داریاں مزید بڑھ جاتی ہیں۔ اس اعزاز کا پاس تو ان دونوں کے ماں باپ نے کیا کہ وہ بزرگوں کی اولاد تھی اور اس لحاظ سے خدمت دین کے لئے اپنے بچوں کو وقف کیا۔ اب بچوں کی آئندہ زندگی اس بات کا ثبوت ہونا چاہئے کہ ہم نے ہمیشہ اپنے ماں باپ کی خواہشات کا بھی احترام رکھنا ہے اور اپنے بزرگوں کی طرف سے جو ہمیں اعزاز ملا ہے اس کا بھی پاس رکھنا ہے۔ اپنی زندگیاں اس طرح گزارنی ہیں جس طرح خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے اور اس خوشی کے موقع پر، جیسا کہ میں ہمیشہ کہتا ہوں، خاص طور پر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ہمیشہ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنے کی کوشش کرو۔ یہ اعزاز جو وقف زندگی ہونے کا ملا ہے، یہ اعزاز جو مربی سلسلہ ہونے کا ملا ہے یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے اور ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ پس اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق گزاریں گے تو اس ذمہ داری کو نبھانے والے بھی ہوں گے۔ نہ صرف اپنے گھر میں، نہ صرف اپنے خاندان میں بلکہ جماعت میں۔ جماعت نے آپ لوگوں کے نیک نمونے دیکھنے ہیں۔ پس ہمیشہ اس بات کا ایک مربی کو، ایک واقف زندگی کو خیال رکھنا چاہئے۔ اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف زندگی کی فوج میں لڑکیاں بھی شامل ہیں۔ ان کی بھی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ اپنی ذاتی خواہشات کو پس پشت ڈال کر، پیچھے رکھ کر، صرف اور صرف ایک خواہش ہونی چاہئے کہ ہم نے زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور کبھی کسی کے لئے اپنے نمونہ سے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ آج قائم ہونے والا رشتہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھنے والا ہو، اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے والا ہو اور ہمیشہ خوشی سے زندگی گزارنے والا ہو اور آئندہ نسلیں بھی نیک، صالح پیدا ہوتی رہیں۔ ان الفاظ کے بعد اب مَیں نکاح کا اعلان کروں گا۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا اور فرمایا:

رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن، بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 27 جنوری 2017 صفحہ 2)

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

آج بنگلہ دیش کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش کی جماعت بھی بڑی مخلص جماعت ہے یہ بھی وہ ملک ہے جس میں وہاں کے احمدیوں نے جان کی قربانی بھی دی ہے، اسی طرح سیرالیون میں بھی آج جلسہ سالانہ شروع ہوا ہے

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس مقصد کے لئے یہ جلسے منعقد ہوتے ہیں
اس مقصد کی روح کو ہم سمجھنے والے ہوں اور پھر حاصل کرنے والے ہوں، چاہے وہ دنیا کے کسی ملک میں ہے
دنیا کے ہر احمدی کو ہر وقت یہ مقصد اپنے سامنے رکھنا چاہئے کیونکہ یہ صرف تین دن کا مقصد نہیں ہے بلکہ ایک احمدی مسلمان کی تمام زندگی کا مقصد ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے جلسہ سالانہ کے بعض مقاصد کا تذکرہ اور اس حوالہ سے اہم نصائح

آج جبکہ اسلام کو ہر جگہ بدنام کیا جا رہا ہے، خود مسلمان ممالک میں مسلمان، مسلمان کے خون کا پیاسا ہے اور مسلمان کے عمل اسلام کی تعلیم سے دُور جا چکے ہیں ایسے میں ہم احمدیوں نے ہی دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنا ہے اور اس کے لئے سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر دعائیں کرنی ہیں اپنے کاموں میں برکت کیلئے اللہ تعالیٰ سے ہی مانگنا ہے اور پھر حسن اخلاق کے اپنے عملی نمونے بھی قائم کرنے ہیں تا کہ دنیا کو نظر آئے کہ اگر اسلام کی تعلیم کے مطابق عبادتوں کے اعلیٰ معیار دیکھنے ہیں تو احمدیوں میں دیکھو، اگر اسلام کی تعلیم کے مطابق حقوق العباد کے اور حسن خلق کے اعلیٰ معیار دیکھنے ہیں تو احمدیوں میں دیکھو

خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 03 فروری 2017ء بمطابق 03 تبلیغ 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج بنگلہ دیش کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اس دفعہ ان کے آخری دن کے جلسہ سے میں نے خطاب نہیں کرنا تھا اس لئے انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ خطبہ میں ہی اس حوالہ سے کچھ بات کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش کی جماعت بھی بڑی مخلص جماعت ہے۔ یہ بھی وہ ملک ہے جس میں وہاں کے احمدیوں نے جان کی قربانی بھی دی ہے۔ بارہ تیرہ کے قریب شہید ہوئے، سختیاں بھی برداشت کیں اور کر رہے ہیں لیکن احمدیت اور حقیقی اسلام پر ایمان اور یقین میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے پکّے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور یقین میں ہمیشہ اضافہ کرتا چلا جائے۔ اسی طرح سیرالیون میں بھی آج جلسہ سالانہ شروع ہوا ہے اور وہاں موسم کی وجہ سے ان کو پریشانی تھی اور کچھ سیکیورٹی کے خدشات بھی تھے۔ انہوں نے بھی دعا کا کہا اور جلسہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے کہا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی بابرکت فرمائے۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس مقصد کے لئے یہ جلسے منعقد ہوتے ہیں چاہے وہ دنیا کے کسی ملک میں، بنگلہ دیش میں یا سیرالیون میں یا افریقہ میں کہیں یا کہیں بھی اور ہوں۔ اس مقصد کی روح کو ہم سمجھنے والے ہوں اور پھر حاصل کرنے والے ہوں۔ اور وہ مقصد کیا ہے؟ وہ مقصد وہ ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف اوقات میں جلسے کے حوالے سے بیان فرمایا۔ مجھے امید ہے کہ جلسہ کے افتتاح کے موقع پر بنگلہ دیش والے بھی، سیرالیون والے بھی اس بات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے سن چکے ہیں۔ دنیا کے ہر احمدی کو ہر وقت یہ مقصد اپنے سامنے رکھنا چاہئے کیونکہ یہ صرف تین دن کا مقصد نہیں ہے بلکہ ایک احمدی مسلمان کی تمام زندگی کا مقصد ہے۔ پس ان مقاصد کو ہر وقت ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جلسہ کا ایک مقصد یہ ہے کہ زہد اور تقویٰ پیدا ہو۔ اب یہ کوئی عارضی چیز نہیں ہے۔ مستقل رکھنے والی چیز ہے۔ پھر جلسے پر آنا تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کے خوف کا حقیقی اِدراک دلانے والا ہو۔ یہ بھی ایک مستقل چیز ہے یعنی ایسا خوف جو صرف خوفزدہ ہو کر ڈرنے والا خوف نہیں ہے بلکہ اپنے محبوب کی ناراضگی کا خوف ہو۔ پھر یہ کہ جلسہ پر آنا اور روحانی ماحول ایک دوسرے کے لئے دلوں میں نرمی پیدا کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے محبت میں بڑھنے والا ہو۔ آپس میں ایسا بھائی چارہ پیدا ہو جائے جس پر دنیا رشک کرے کہ ایسے نمونے ہی حقیقی اسلامی تعلیم کا اظہار ہیں۔

آپ علیہ السلام نے اس بات کی ضرورت کا بھی احساس دلایا کہ آپ کے ماننے والے انکسار اور عاجزی دکھانے والے ہوں۔ تکبر اور غرور کو اپنے اندر سے بالکل نکال دیں۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن جلد 6 صفحہ 394,398)۔ اپنی روحانی ترقی کے معیار حاصل کر کے پھر وہ جہاں جہاں کے رہنے والے احمدی ہیں، اسلام کی حقیقی خوبصورت تعلیم کو اپنے ہم وطنوں میں پھیلائیں۔ مخالفت اگر ہے تو یہ ہمارے کام ختم نہیں کر سکتی۔ حکمت سے تبلیغ کا کام ہم نے ہر جگہ جاری رکھنا ہے اور یہی ہمارا مقصد ہے۔

آج جبکہ اسلام کو ہر جگہ بدنام کیا جا رہا ہے خود مسلمان ممالک میں مسلمان مسلمان کے خون کا پیاسا ہے اور مسلمان کے عمل اسلام کی تعلیم سے دُور جا چکے ہیں ایسے میں ہم احمدیوں نے ہی دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنا ہے اور اس کیلئے سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر دعائیں کرنی ہیں۔ اپنے کاموں میں برکت کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہی مانگنا ہے۔ اور پھر اپنے عملی نمونے حسن اخلاق کے بھی قائم کرنے ہیں تا کہ دنیا کو نظر آئے کہ اگر اسلام کی تعلیم کے مطابق عبادتوں کے اعلیٰ معیار دیکھنے ہیں تو احمدیوں میں دیکھو۔ اگر اسلام کی تعلیم کے مطابق حقوق العباد کے اور حُسنِ خُلق کے اعلیٰ معیار دیکھنے ہیں تو احمدیوں میں دیکھو۔

پس یہ جلسہ تین دن کے لئے احمدیوں کو جمع کر کے کوئی دین کی باتیں بتانے کے لئے نہیں۔ یہ صرف اس لئے منعقد نہیں ہوتا بلکہ اس لئے منعقد کیا جاتا ہے کہ اس ماحول میں رہ کر یعنی ان تین دنوں میں جو ماحول بنتا ہے اس میں رہ کر اپنے دلوں کے زنگ اتاریں۔ اعتقادی لحاظ سے یہاں کے رہنے والے احمدی بیشک بہت مضبوط ہیں اور جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا اس کے لئے بنگلہ دیش کے احمدیوں نے جانیں بھی قربان کیں لیکن اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک سے یہ چاہتا ہے کہ اسلام کے اس نشأۃ ثانیہ کے زمانے میں اپنی عملی حالتوں کو بھی اعلیٰ معیاروں پر لے کر جائیں۔ نمازوں کی پابندی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کریں۔ اپنی نمازوں کے اندر نمازوں کی روح کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اس بارے میں مَیں گزشتہ دو خطبات میں بڑی تفصیل سے بیان کر چکا ہوں۔ حقوق العباد کی ادائیگی اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ کریں۔

جیسا کہ ذکر ہوا جلسوں کے مقاصد میں ایک مقصد زُہد اور تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ تقویٰ کے بارے میں وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"تقویٰ کے معنی ہیں کہ بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ مَیں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا" (کسی کو لوٹا نہیں، غصب نہیں کیا۔ کسی کے حقوق غصب نہیں کئے۔) "نقب زنی نہیں کی۔ چوری نہیں کرتا۔ بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے۔" (یہ کوئی نیکی نہیں ہے یہ تو مذاق ہے۔) "کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابل قدر ہو بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اسی لئے یہاں فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل:129) یعنی اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں"۔ فرمایا "یہ خوب یاد رکھو کہ نرا بدی سے پرہیز کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں جب تک اس کے ساتھ نیکیاں نہ کرے۔ بہت سے لوگ ایسے موجود ہوں گے جنہوں نے کبھی زنا نہیں کیا۔ خون نہیں کیا۔ چوری نہیں کی۔ ڈاکہ نہیں مارا اور باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی صدق و وفا کا نمونہ انہوں نے نہیں دکھایا"۔ (یہ جرم تو نہیں کئے لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی سچائی اور وفا کا ایسا نمونہ بھی نہیں دکھایا جو قابل تعریف ہو) "یا نوع انسان کی کوئی خدمت نہیں کی اور اس طرح پر کوئی نیکی نہیں کی۔ پس جاہل ہوگا وہ شخص جو اِن باتوں کو پیش کر کے اسے نیکو کاروں میں داخل کرے کیونکہ یہ تو بدچلنیاں ہیں۔ صرف اتنے خیال سے انسان اولیاء اللہ میں داخل نہیں ہو جاتا۔" فرمایا

’’بدچلنی کرنے والے، چوری یا خیانت کرنے والے، رشوت لینے والے کے لئے عادت اللہ میں ہے کہ اسے یہاں سزا دی جاتی ہے‘‘ (وہ تو اس دنیا میں سزا پالیتے ہیں) ’’وہ نہیں مرتا جب تک سزا نہیں پالیتا۔‘‘ (عموماً کسی نہ کسی ذریعہ سے سزا مل جاتی ہے۔) ’’یاد رکھو کہ صرف اتنی ہی بات کا نام نیکی نہیں ہے۔‘‘

فرمایا کہ ’’تقویٰ ادنیٰ مرتبہ ہے۔ اس کی مثال تو ایسی ہی ہے جیسے کسی برتن کو اچھی طرح سے صاف کیا جاوے تا کہ اس میں اعلیٰ درجہ کا لطیف کھانا ڈالا جائے۔ اب اگر کسی برتن کو خوب صاف کر کے رکھ دیا جائے لیکن اس میں کھانا نہ ڈالا جائے تو کیا اس سے پیٹ بھر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا وہ خالی برتن طعام سے سیر کر دے گا؟‘‘۔ (یعنی خالی برتن سامنے رکھ دو تو اس سے بغیر کھانے کے تمہارا پیٹ بھر جائے گا۔) ’’ہرگز نہیں۔ اسی طرح پر تقویٰ کو سمجھو‘‘۔ آپ نے فرمایا ’’تقویٰ کیا ہے؟‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’تقویٰ تو صرف نفس امّارہ کے برتن کو صاف کرنے کا نام ہے۔‘‘ (نفس امّارہ وہ ہے جو انسان کو ہر وقت برائیوں پر ابھارتا رہتا ہے اور برائیاں کر کے کوئی شرمندگی نہیں ہوتی۔ اس لئے تقویٰ یہ ہے کہ نفس امّارہ کا جو برتن ہے اس کو صاف کرو اور جب یہ صاف ہو گیا، برائیوں سے آدمی بچنے لگ گیا تو یہ تقویٰ کی ابتدائی چیز ہے۔ پھر اس برتن میں کھانا ڈالو اور وہ کھانا وہ نیکیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بتائیں۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے حق بھی ہیں اور بندوں کے حق بھی ہیں۔ فرمایا کہ ’’اور نیکی وہ کھانا ہے جو اس میں پڑنا ہے اور جس نے اعضاء کو قوت دے کر انسان کو اس قابل بنانا ہے کہ اس سے نیک اعمال صادر ہوں۔‘‘ اب اس طرح کی کوشش کرے۔ نیکیاں کرے۔ جتنی انسانی طاقتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے جتنی قوتیں دی ہوئی ہیں ان کو اس لئے مضبوط کرے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کے حق ادا ہوں اور اس کے بندوں کے حق ادا ہوں۔ اس سے نیک اعمال صادر ہوں ’’اور وہ بلند مراتب قرب الٰہی کے حاصل کر سکے۔‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 243-241۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) جب یہ دونوں باتیں ہوں گی۔ نیکیاں اس میں پڑنے لگ جائیں گی تو پھر تقویٰ کا معیار بھی بڑھے گا اور پھر قرب الٰہی بھی حاصل ہوگا۔

پھر ایک حقیقی مسلمان کے لئے بہت اہم چیز عبادت ہے۔ اس بارے میں کہ دعا کیا چیز ہے، عبادت کیا چیز ہے؟ عبادت اور دعا کیا معجزات دکھاتی ہے اور کس طرح یہ کرنی چاہئے اور کیسی ہونی چاہئے اور دعا کی حقیقت جاننے کے لئے کیا طریق اختیار کرنے چاہئیں اور پھر اس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب کس طرح حاصل کرنا ہے اور اس میں نماز کا پھر کیا کردار ہے؟ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مُشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔‘‘ ایک مٹی لو وہ دعا سے سونا بن جاتی ہے۔ دعا میں ایسی تاثیر ہونی چاہئے۔ ’’اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔‘‘ لیکن کیسی دعا؟ فرمایا کہ ’’اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے۔‘‘ ایسی دعا جو دل سے نکل رہی ہو اور اس کے ساتھ روح پگھلتی ہو۔ ’’اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ حضرتِ اَحدیّت پر گرتی ہے‘‘۔ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتی ہے۔ ’’وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھلائی ہے۔‘‘ یعنی دعا جب دل سے نکلتی ہے تو وہ کبھی بیقراری میں کھڑی ہوتی ہے۔ کبھی رکوع میں جاتی ہے۔ کبھی سجدہ کرتی ہے۔ روح کی مختلف حالتیں ہیں اور ان کی جو ظاہری حالت ہے اس کا اظہار نماز میں ہوتا ہے جو اسلام نے سکھلائی ہے۔) ’’اور روح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک ہیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے۔ اور اس کا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے‘‘ روح کا جھکنا یہ ہے یا رکوع کرنا یہ ہے ’’کہ وہ تمام محبتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے۔‘‘ خدا تعالیٰ سے زیادہ بڑا کوئی تعلق اور محبت نہیں ہے ’’اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے۔ اور اس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے خیال بکلّی کھو دیتی ہے اور اپنے نقشِ وجود کو مٹا دیتی ہے‘‘۔ انسان کچھ نہیں رہتا۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ ’’یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے۔‘‘ اگر نماز کی حقیقت معلوم کرنی ہے کہ کیا حقیقت ہے تو پھر یہ نماز ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں نمازیں بڑی پڑھی ہیں اللہ نہیں ملا تو یہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ’’اور شریعت اسلامی نے اس کی تصویر معمولی نماز میں کھینچ کر دکھلائی ہے تا وہ جسمانی نماز روحانی نماز کی طرف محرّک ہو کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے وجود کی ایسی بناوٹ پیدا کی ہے کہ روح کا اثر جسم پر اور جسم کا اثر روح پر ضرور ہوتا ہے۔ جب تمہاری روح غمگین ہو تو آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور جب روح میں خوشی پیدا ہو تو چہرہ پر بشاشت ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان بسا اوقات ہنسنے لگتا ہے۔ ایسا ہی جب جسم کو کوئی تکلیف اور درد پہنچے تو اس درد میں روح بھی شریک ہوتی ہے۔ اور جب جسم کسی ٹھنڈی ہوا سے خوش ہو تو روح بھی اس سے کچھ حصہ لیتی ہے۔ پس جسمانی عبادات کی غرض یہ ہے کہ روح اور جسم کے باہمی تعلقات کی وجہ سے روح میں حضرتِ احدیّت کی طرف حرکت پیدا ہو۔‘‘ اللہ تعالیٰ کی طرف حرکت پیدا ہو۔ اس طرف چلے۔ ’’اور وہ روحانی قیام اور سجود میں مشغول ہو جائے‘‘۔ ظاہری قیام اور سجدے اور رکوع جو ہیں ان میں ایک ایسا مقام حاصل ہو جائے کہ وہ روحانی بن جائیں۔ روح سے سجدے ہو رہے ہوں اور روح سے رکوع ہو رہے ہوں یا روح کے رکوع ہو رہے ہوں اور روح کے سجدے ہو رہے ہوں اور وہ حالت پیدا ہو جو انسان کو ظاہری طور پر خوشی اور غمی میں پیدا ہوتی ہے۔ انسان روتا بھی ہے ہنستا بھی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں بھی اظہار ہونا چاہئے۔ ’’روحانی قیام اور سجود میں مشغول ہو جائے کیونکہ انسان ترقیات کے لئے مجاہدات کا محتاج ہے‘‘۔ ترقی کرنی ہے تو مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ محنت کرنی پڑتی ہے۔ ’’اور یہ بھی ایک قسم مجاہدہ کی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب دو چیزیں باہم پیوست ہوں‘‘ جڑی ہوئی ہوں ’’تو جب ہم ان میں سے ایک چیز کو اٹھائیں گے تو اس اٹھانے سے دوسری چیز کو بھی جو اس سے ملحق ہے کچھ حرکت پیدا ہوگی۔ لیکن صرف جسمانی قیام اور رکوع اور سجود میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔‘‘ اگر صرف ظاہری طور پر نمازوں میں قیام کیا، رکوع کیا، سجدے کئے تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ’’جبتک کہ اس کے ساتھ یہ کوشش شامل نہ ہو کہ روح بھی اپنے طور سے قیام اور رکوع اور سجود سے کچھ حصہ لے اور یہ حصہ لینا معرفت پر موقوف ہے اور معرفت فضل پر موقوف۔‘‘ (لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 224-223)

پس آپ نے ایک اور جگہ اس کی وضاحت فرمائی کہ فضل جو ہے یہ ملتا تو اللہ کے فضل سے ہے اس لئے فضل کو حاصل کرنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو۔ اسی سے مانگو اور جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ معرفت حاصل ہو تو پھر ہی حقیقی نماز بھی ادا ہوتی ہے اور اس کے لئے مجاہدہ اور محنت کی ضرورت ہے لگاتار کوشش کی ضرورت ہے۔ جب مجاہدہ ہوگا تب ہی مقصد پیدائش بھی حاصل ہوگا۔ تقویٰ اور حقیقی عبادتوں کی تکمیل اس وقت ہوتی ہے جیسا کہ ابھی پہلے بھی ایک اقتباس میں بیان ہو گیا کہ دو چیزیں ہیں اللہ تعالیٰ کے حق اور بندوں کے حق۔ اور تقویٰ کی یہ تکمیل بھی اس وقت ہوگی اور حقیقی عبادتیں بھی اس وقت ہوں گی جب حقوق العباد کی ادائیگی بھی ساتھ ہو۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’اصل بات یہ ہے کہ سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد ہی کا ہے‘‘ لوگ نمازیں پڑھ لیتے ہیں۔ مسجدوں میں بھی آ جاتے ہیں۔ چندے بھی دے دیتے ہیں۔ بعض دفعہ جان کی قربانیاں بھی دے دیتے ہیں لیکن بعض دفعہ ایسے موقعے آتے ہیں کہ لوگوں کا حق ادا کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ اصل نازک مسئلہ اور مرحلہ حقوق العباد کا ہے ’’کیونکہ ہر وقت اس کا معاملہ پڑتا ہے اور ہر آن یہ ابتلا سامنے رہتا ہے۔ پس اس مرحلہ پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اٹھانا چاہئے‘‘۔ فرمایا کہ ’’میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس کی تخریب اور بربادی کے لئے سعی کی جاوے‘‘ کوشش کی جائے کہ دشمن کو برباد کر دیں۔ ’’پھر وہ اس فکر میں پڑ کر جائز اور ناجائز امور کی بھی پروا نہیں کرتے۔ اس کو بدنام کرنے کے واسطے جھوٹی تہمت اس پر لگاتے، افترا کرتے اور اس کی غیبت کرتے اور دوسروں کو اس کے خلاف اکساتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ معمولی دشمنی سے کس قدر برائیوں کا اور بدیوں کا وارث بنا اور پھر یہ بدیاں جب اپنے بچے دیں گی۔‘‘ تو پھر ایک کے بعد دوسری برائی آتی ہے جس طرح بچے دیئے جاتے ہیں ایک بدی دوسرا بچہ پیدا کر دیتی ہے۔ جب اپنے بچے دیں گی ’’تو کہاں تک نوبت پہنچے گی۔‘‘

فرمایا کہ ’’مَیں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو۔ اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے۔ لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں۔ اس کی خلافِ مرضی تمہارا چال چلن ہے۔ پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہوگا؟ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمہارا طریق انبیاء علیہم السلام کا سا طریق ہو۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ ذاتی اعداء کوئی نہ ہوں۔‘‘ کوئی ذاتی دشمنی نہ ہو۔

فرمایا ’’خوب یاد رکھو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو۔ ہاں اللہ اور اس کے رسول کی عزت کے لئے الگ امر ہے۔‘‘ اللہ اور رسول کی عزت کا سوال پیدا ہوتا ہے تو وہاں دشمنی پیدا ہو جاتی ہے۔ ’’یعنی جو شخص خدا اور اس کے رسول کی عزت نہیں کرتا بلکہ ان کا دشمن ہے اسے تم اپنا دشمن سمجھو۔ اس دشمنی سمجھنے کے یہ معنی نہیں ہیں‘‘ یہاں بھی وضاحت ہے کہ دشمن تو بیشک سمجھو لیکن اس کے یہ معنی نہیں ’’کہ تم اس پر افتراء کرو اور بلاوجہ اس کو دکھ دینے کے منصوبے کرو۔ نہیں، بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ۔‘‘ دشمن ہے تو اس سے الگ ہو جاؤ ’’اور معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کرو۔ ممکن ہو تو اس کی اصلاح کے لئے دعا کرو۔‘‘ ممکن ہو تو دشمن کی اصلاح کے لئے دعا کرو ’’اپنی طرف سے کوئی نئی بھاجی اس کے ساتھ شروع نہ کرو۔‘‘ یعنی اس کے ساتھ کوئی نیا جھگڑا شروع نہ کر دو۔

فرمایا کہ ’’یہ امور ہیں جو تزکیۂ نفس سے متعلق ہیں۔‘‘ حضرت علیؓ کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ ایک دشمن سے لڑتے تھے اور محض خدا (تعالیٰ) کے لئے لڑتے تھے۔ آخر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے نیچے گرا لیا اور اس کے سینے پر چڑھ بیٹھے۔ اس نے جھٹ حضرت علیؓ کے منہ پر تھوک دیا۔ آپ فوراً اس کی چھاتی پر سے اتر آئے اور اسے چھوڑ دیا۔ اس لئے کہ اب تک تو میں محض خدا تعالیٰ کے لئے تیرے ساتھ لڑتا تھا لیکن اب جبکہ تو نے میرے منہ پر تھوک دیا ہے تو میرے اپنے نفس کا بھی کچھ حصہ اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ پس میں نہیں چاہتا کہ اپنے نفس کے لئے تمہیں قتل کروں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے نفس کے دشمن کو دشمن نہیں سمجھا۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’ایسی فطرت اور عادت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔‘‘ اپنے ماننے والوں کو آپ نے فرمایا۔ ’’اگر نفسانی لالچ اور اغراض کے لئے کسی کو دکھ دیتے اور عداوت کے سلسلوں کو وسیع کرتے ہیں تو اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی کیا بات ہوگی۔‘‘

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 105-104۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے کسی کو دکھ نہیں دینا اور اللہ اور رسول کے دشمن کو اپنا دشمن سمجھو۔ وہاں سے اٹھ جاؤ۔ اس کے لئے دعا کرو۔ اس کی اصلاح کی کوشش کرو اور اس کے حملوں کا جواب دو جو جائز طریقے ہیں لیکن یہ نہیں کہ اس کی ہر بات کو برا سمجھتے ہوئے مکمل طور پر غلط طریقے سے دشمنوں سے دشمنی پہ اتر آؤ۔ یہ بھی غلط ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کا حقیقی فہم اور اِدراک عطا فرمائے اور اپنا فضل فرماتے ہوئے ہماری نمازیں اور عبادتیں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقوق العباد کی ادائیگی کی باریکی کو سمجھنے والا بنائے۔ ہمارا ہر فعل چاہے وہ دنیاوی ہو اس نیت سے ہو کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر حال میں حاصل کرنا اور مقدم رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

عدل اور احسان اور ایتاءِ ذِی القربیٰ، یہی باتیں ہیں جو ماضی میں بھی دُنیا کے امن اور دُنیا کی سلامتی کے لئے ضمانت تھیں
آج بھی یہی باتیں دُنیا کے امن اور سلامتی کے لئے ضمانت ہیں اور آئندہ بھی یہی چیزیں ہیں جو دُنیا کے امن، سکون اور سلامتی کی ضمانت بنیں گی

قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق عدل اُس وقت قائم ہوتا ہے جب کامل انصاف ہو
اور پھر امن وسلامتی اور معاشرے کے حقوق صرف عدل سے ہی قائم نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کا سلوک بھی کرو
انصاف سے بڑھ کر حسن سلوک کرو اور پھر حسن سلوک اور احسان کو صرف عارضی طور پر ہی قائم نہ کرو بلکہ ایتاءِ ذِی القربیٰ کے معیار قائم کرو

قرآن کریم سے پتا چلتا ہے کہ انسان پر خدا تعالیٰ کی ذات کے بعد سب سے زیادہ حق اس کے والدین کا ہے جو اس کی پرورش میں حصہ لیتے ہیں

والدین سے عدل واحسان کے متعلق اسلامی تعلیمات کا تذکرہ اور اس حوالہ سے اہم نصائح

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 14 اگست 2016ء بروز اتوار سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں اختتامی خطاب

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔
اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ○ (النحل: 91)

اس آیت کے پہلے حصے میں جو مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے امن وسکون اور سلامتی کے لئے اور تباہی سے بچنے کے لئے تین بنیادی باتیں فرمائی ہیں۔ یعنی عدل اور احسان اور ایتائ ذی القربیٰ۔ یہی باتیں ہیں جو ماضی میں بھی دنیا کے امن اور دنیا کی سلامتی کے لئے ضمانت تھیں۔ آج بھی یہی باتیں دنیا کے امن اور سلامتی کے لئے ضمانت ہیں اور آئندہ بھی یہی چیزیں ہیں جو دنیا کے امن، سکون اور سلامتی کی ضمانت بنیں گی۔

اس آیت کا مضمون میں نے گزشتہ سال بھی جلسہ کی آخری تقریر میں بیان کیا تھا اور عمومی طور پر دنیا داروں کے اس الزام کا ردّ کیا تھا کہ مذہب دنیا کے فتنہ وفساد کی وجہ ہے۔ عام دنیا دار اپنے مفروضے کی توجیہ یہ بیان کرتے ہیں کہ آج دنیا میں سب سے زیادہ فساد ان ملکوں میں ہے جو دین اور مذہب کے ساتھ منسلک ہیں یا مذہب کے ساتھ منسلک ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس میں اوّل نمبر پر مسلمان ممالک ہیں۔ گویا مذہب مخالف طاقتوں نے یہ فیصلہ دے دیا کہ اصل میں اسلام ایسا مذہب ہے جو دنیا کے امن کی تباہی کا ذمہ دار ہے۔ اور پھر آجکل نام نہاد اسلامی تنظیمیں غیر مسلم ممالک میں بھی جو دہشتگردی اور شدت پسندی کا مظاہرہ کر رہی ہیں، اسلام کے نام پر جو قتل وغارت گری کر رہی ہیں اس سے مذہب مخالف یا مذہب سے لاتعلق یا اسلام مخالف طبقے کے خیالات کو مزید تقویت مل رہی ہے کہ مذہب ہی دنیا کے فساد کی جڑ ہے اور مذاہب میں اسلام اس فتنہ وفساد میں نعوذ باللہ خدانخواستہ اوّل نمبر پر ہے۔ دوسرے مذاہب میں عیسائیت ہے جس کے ماننے والوں کی تعداد اعداد وشمار کے لحاظ سے تو سب سے زیادہ بتائی جاتی ہے لیکن عملاً عیسائیت سے تعلق رکھنے والے یا منسوب ہونے والے جو ہیں ان کی اکثریت دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں اسّی فیصد کے قریب عیسائیت سے لاتعلق ہے۔ صرف نام کے عیسائی ہیں یا مذہب سے انکاری ہیں۔

تو بہرحال یہ ایک المیہ ہے کہ ان نام نہاد مسلمان گروہوں کے عمل سے اسلام کے خلاف لوگوں کو، اسلام مخالف طاقتوں کو انگلی اٹھانے کا موقع مل رہا ہے۔ لیکن شدت پسند لوگوں کا یہ عمل بہرحال اس بات کا ثبوت نہیں بن جاتا کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کی وجہ سے دنیا کا امن و سکون برباد ہو رہا ہے۔

مَیں نے گزشتہ سال بھی یہ بات بیان کی تھی کہ دین اور مذہب میں بگاڑ پیدا کرنے والوں کی وجہ سے فتنہ وفساد پیدا ہوتا ہے اور امن وسکون بھی برباد ہوتا ہے۔ مذہب کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ گویا دوسرے لفظوں میں انسان کے اپنے اختراع کردہ اصولوں اور دین سے دور جانے کی وجہ سے، خودساختہ تفسیروں اور تشریحات سے فتنہ وفساد پیدا ہوتا ہے اور بظاہر دین اور مذہب فتنہ وفساد کی آماجگاہ بن جاتا ہے اور یہ حالات بعض دفعہ پیدا بھی ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ نہیں بلکہ ہر زمانے میں پیدا ہوتے ہیں تبھی اللہ تعالیٰ انبیاء بھی بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے کے لئے اپنے فرستادے بھیجتا ہے جو دنیا کی اصلاح کرتے ہیں۔ بیشک ہم مسلمان یہ مانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری شرعی نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام کمالات نبوت ختم ہو گئے ہیں اور آپ خاتم النبیین ہیں اور قرآن کریم آخری شرعی کتاب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری اور اس کی تعلیم اپنے کمال کو پہنچی ہوئی تعلیم ہے اور آئندہ قیامت تک کے مسائل اور معاملات اور علم کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس پاک کلام کو سمجھنے کے لئے اور اس کی تشریح اور تفسیر اور وضاحت کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس شخص کو بھیجا ہے جس نے دین کی تجدید کرنی تھی جس نے قرآن کریم کی تفسیر وتشریح میں غلط باتوں کو شامل ہو جانے کی درستی کرنی تھی۔ قرآن کریم نے ایسے حالات کا جب دنیا میں ہر جگہ فتنہ وفساد پیدا ہو جاتا ہے یوں نقشہ کھینچا ہے۔ فرمایا ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (الروم: 42) خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا۔ یہ فساد کا برپا ہونا اور نمایاں ہونا اور خدا تعالیٰ کو بھلا دینا اور شرک میں مبتلا ہونا، ان لوگوں کا بھی مبتلا ہونا جو توحید کا اقرار بھی کرنے والے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو وہ لوگ تھے جو ظاہری مشرک بھی تھے اور وہ زمانہ فساد کے حساب سے عروج پر تھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن کریم جیسی کامل اور مکمل کتاب اتاری جس نے اس فساد کو دور کیا۔ مخلوق کو اپنے خالق کے قدموں میں لا کر ڈالا اور وہ لوگ پیدا کئے جنہوں نے امن کے قائم کرنے اور سلامتی پھیلانے اور عدل وانصاف قائم کرنے کے نمونے قائم کئے۔ لیکن پھر اگلی نسلیں دین پر عمل کو بھول گئیں۔ تب جیسا کہ مَیں نے کہا اِس زمانے میں بھی خشکی اور تری کے فساد کو دور کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسلمانوں کے دلوں کو پاک کرنے کے لئے، غیروں کو بھی توحید اور خدا تعالیٰ کے وجود کے راستے دکھانے کے لئے، اللہ تعالیٰ نے مہدی معہود اور مسیح موعود کو بھیجا جنہوں نے فرمایا کہ میں روحانی پانی ہوں جس کو استعمال کرو گے تو روحانیت میں ترقی کرو گے۔ امن اور سلامتی اور روحانی زندگی اب اسلامی تعلیم پر عمل کرنے سے وابستہ ہے۔ اس حقیقی تعلیم پر عمل کرنے سے وابستہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو حقیقی رنگ میں سمجھایا اور انہوں نے ہمیں آ کر بتایا۔ اس حقیقی اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کی ضرورت ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے، جو ہر زمانے کے لئے زندہ تعلیم ہے، جس کی خوبصورتی اور نکھار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے علم اور رہنمائی پا کر بیان کر رہا ہوں۔

پس ہم احمدی تو وہ ہیں جنہوں نے اس آواز کو سنا اور آپ کے علم کلام اور علم قرآن سے قرآن کریم جیسی عظیم کتاب کو سمجھا جو انسانیت کی روحانی اور جسمانی بقا اور امن وسلامتی اور محبت و بھائی چارے اور عدل وانصاف کی ضامن ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا گزشتہ سال میں نے عدل و احسان اور ایتائ ذی القربیٰ کے مضمون کو عمومی طور پر بیان کیا تھا اور اس ضمن میں اسلامی تعلیم کی چند باتیں بتائی تھیں۔ آج میں اسلامی تعلیم کے بارے میں کچھ اور باتیں بیان کروں گا کہ اسلام ہر طبقے اور ہر سطح پر امن و سلامتی، عدل اور انصاف اور محبت اور پیار اور حقوق کی ادائیگی کو کس طرح دیکھتا ہے اور ان کے قائم کرنے کے لئے کیا حکم دیتا ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق عدل اس وقت قائم ہوتا ہے جب کامل انصاف ہو اور پھر امن وسلامتی اور معاشرے کے حقوق صرف عدل سے ہی قائم نہیں ہوتے بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کا سلوک بھی کرو۔ انصاف سے بڑھ کر حسن سلوک کرو اور پھر حسن سلوک اور احسان کو صرف عارضی طور پر ہی قائم نہ کرو بلکہ ایتائ ذی القربیٰ کے معیار قائم کرو۔ یہ وہ معیار ہے جہاں حقوق العباد کی ادائیگی کی معراج انسانوں کے معاملات میں قائم ہوتی ہے۔ ایتاءِ ذِی القربیٰ یہ ہے کہ قریبی رشتہ داروں جیسا سلوک لوگوں سے رکھنا۔ پس جب یہ جذبات اور احساسات ہیں انسانیت کے لئے جو کسی کے دل میں جب قائم ہو جائیں تو کیا اس سے یہ توقع رکھی جا سکتی ہے کہ دنیا کے امن وسکون کو برباد کرنے اور نفرتیں پھیلانے اور فتنہ وفساد کرنے کے عمل اس سے سرزد ہوں گے۔ یقیناً اس کا جواب یہی ہے کہ نہیں۔

اس کے بارے میں اسلام کی تعلیم کیا ہے کہ جس سے معاشرے کے ہر طبقہ میں امن وسکون پیدا ہو اور اس کو کس طرح پیدا کرنا ہے۔ معاشرے میں امن وسکون بھی پیدا ہو اور عدل وانصاف بھی قائم ہو جس سے احسان کے معیار بھی بلند ہوں۔ جس سے بے غرض تعلق کے معیاروں کا پتا چلے جس کا حصول گھر سے شروع ہوتا ہے اور معاشرے کی ہر سطح سے گزرتے ہوئے بین الاقوامی تعلقات پر حاوی ہو جاتا ہے۔ اس کو ہم قرآن کریم کی تعلیم کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

قرآن کریم سے پتا چلتا ہے کہ انسان پر خدا تعالیٰ کی ذات کے بعد سب سے زیادہ حق اس کے والدین کا ہے جو اس کی پرورش میں حصہ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بارے میں قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا ○ وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ○ (بنی اسرائیل: 24، 25) اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو اور اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو انہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت واخوت میں بڑھ جائے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 ستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کے پر جھکا دے اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

اس قرآنی حکم میں عدل، احسان اور احسان سے بڑھ کر سلوک کا ایک ایسا حکم ہے جو نسلوں تک کے لئے عدل، احسان اور ایتائ ذی القربیٰ کی ضمانت بنتا چلا جاتا ہے۔

اسلام پر اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ مذہب کی بنیاد ہی فتنہ و فساد ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرے ساتھ تعلق جوڑو، میری عبادت کرو اور اس حق کو ادا کرنے کی معراج بھی تم اس وقت حاصل کرو گے جب حقوق العباد کی طرف توجہ ہوگی اور اس کے لئے قدم بقدم رہنمائی بھی فرمائی۔ اور اس کے لئے ابتدا والدین سے حسن سلوک سے شروع کی۔ والدین سے حسن سلوک کرو گے، ان کا مقام ان کو دو گے، ان کی عزت و احترام کرو گے، ان کے لئے عدل کے معیار تب قائم ہوں گے جب تم اس بات پر قائم ہو گے کہ والدین سے احسان کا سلوک کرنا ہے۔ ان کے بڑھاپے میں ان کا خیال رکھنا ہے۔ ان کی سخت بات سن کر بھی ان سے سختی سے کلام نہیں کرنا۔ پھر فرمایا کہ ان سے سختی سے بات نہ کر کے اور ان کی ڈانٹ سن کر خاموش رہنے سے تم نے ان کا حق ادا نہیں کر دیا۔ یہ تو والدین سے عدل کا ایک بنیادی خُلق ہے۔ اس کے بغیر تو تمہاری انسانیت ہی محلّ نظر ہو جاتی ہے۔ والدین کے احسان کا تو اوّل بدلہ نہیں اتار سکتے اور اگر کوئی چیز والدین سے احسان کا درجہ رکھ سکتی ہے تو وہ یہ ہے کہ ان کی تمام تر سختیوں اور ناروا سلوک کے باوجود اس بات پر تم نے عمل کرنا ہے کہ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ان کو نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھو کہ:

''انسان بچہ ہوتا ہے اور کسی قسم کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس حالت میں ماں کیا کیا خدمات کرتی ہے اور والد اس حالت میں ماں کی مہمّات کا متکفل ہوتا ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 13، ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

یعنی ماں جب بچے کی خدمت کر رہی ہوتی ہے تو باپ بھی ماں کی اور بچے کی ضروریات کا خیال رکھنے والا ہے۔ اور ماں کو بچے کی خدمت کے لئے آزاد کرتا ہے۔ پس والدین کے اس احسان کو یاد رکھو جو انہوں نے بچے سے فطری محبت کے تحت اس وقت کیا جب بچہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس محبت کو پھر خدا تعالیٰ کے حق اور اس کے احسان کی طرف منسوب کیا ہے کہ ماں باپ کے دل میں یہ محبت خدا تعالیٰ نے ڈالی ہے جو انہوں نے احسان اور ایتائ ذی القربیٰ کا یہ نمونہ دکھایا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی محبت پہلے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی ماں باپ کے دل میں محبت پیدا کر دی۔

پھر والدین کے حق کے بارے میں ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف قول کریم تک ہی محدود نہیں رہنا بلکہ اپنے عملی نمونے خدمت کے دکھانے ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پر جھکا۔ ان کی عاجزی سے خدمت کر۔ ان کے بڑھاپے میں ان کو یہ نہ احساس ہونے دے کہ یہ ہم پر بوجھ ہیں۔ پس یہ رحم اور عاجزی سے ان کی خدمت کے لئے ہمہ وقت تیار رہنا والدین کے ساتھ ایتائ ذی القربیٰ کا ایک چھوٹا سا نمونہ ہے۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم اپنے ماں باپ کا احسان اتار ہی نہیں سکتے۔

(صحیح مسلم کتاب العتق باب فضل عتق الوالد حدیث 3690)

پھر والدین کیلئے نیک جذبات اور ان کی خدمات جو انہوں نے بچوں کے لئے کی ہیں ہمیشہ کے لئے یاد رکھنے کے لئے یہ دعا سکھائی کہ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا کہ ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے میرے پر رحم کیا۔ اس رحم میں والدین نے پرورش کا حق بھی ادا کیا اور تربیت کا حق بھی ادا کیا۔

آجکل کی دنیا اس حق کو بھلا بیٹھی ہے۔ اس دنیا میں بچے ترقی یافتہ ملکوں میں اپنی مصروفیت کے نام پر ماں باپ کی خدمت کرنے کا تو سوال علیحدہ رہا انہیں روزانہ ملنے کے لئے بھی روادار نہیں ہوتے۔ جتنے یہ لوگ اپنے آپ کو ترقی یافتہ کہتے ہیں اتنے ہی بنیادی اخلاق و فرائض کی ادائیگی سے دُور چلے گئے ہیں۔ ماں باپ کو بوڑھوں کے ہوسٹلوں میں داخل کروا کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے ماں باپ کی بڑی خدمت کی ہے۔

گزشتہ دنوں جاپان میں خبر تھی کہ ایک سرپھرے نے بوڑھوں کے ہوسٹل پر حملہ کر کے کئی بوڑھوں کو قتل کر دیا۔ وہ اس بات کا نتیجہ تھا کہ بچے خیال نہیں رکھتے۔ اس قاتل نے بعد میں یہ کہا کہ یہ بوڑھے اس حالت میں تھے کہ میں نے بہتر سمجھا کہ ان کی زندگی ختم کر دی جائے۔ گویا کہ بچوں نے عدل سے کام لیتے ہوئے ماں باپ کو بوڑھوں کے گھر میں داخل کروایا اور اس سرپھرے نے اُن پر احسان کرتے ہوئے ان کو جان سے مار دیا۔ یہ ہیں ان کے عدل اور احسان کے نمونے۔ یہ لوگ ہیں جو اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں۔

والدین سے سلوک کی اسلام میں مثالیں کیا ہیں؟ ماں باپ کے حقوق اسلام کس طرح قائم کرتا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہ کی مجلس میں تین دفعہ یہ الفاظ دہرائے کہ مٹی میں ملے اس کی ناک۔ یعنی رسوا اور ذلیل ہو گیا وہ بدقسمت۔ اور بدبخت ہے وہ شخص۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ! کون ہے وہ شخص جس کی بات آپ فرما رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بدقسمت ہے وہ شخص جس نے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔

(مسلم كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ بَابُ رَغِمَ أَنْفُ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ، حدیث 6405)

پھر ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ کا حق بیٹے پر یوں فرمایا۔ روایت میں آتا ہے کہ ایک بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا باپ میری جائیداد کو اپنے تصرف میں لا رہا ہے۔ میرے باپ کو منع کریں کہ میرے معاملات اور میری جائیداد میں دخل نہ دے۔ باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے۔ باپ نے عربی کے کچھ شعر پڑھے۔ اس کی آنکھوں میں بڑا دکھ تھا جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی محسوس کیا۔ ان شعروں کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ بچہ تھا اور اس کی ٹانگوں میں طاقت نہیں تھی کہ یہ چل سکے مَیں نے اسے گودوں میں اٹھایا اور جگہ جگہ لے کر گیا اور پھر جب یہ چھوٹا تھا اور اسے بھوک لگتی تھی اور اس میں اتنی بھی طاقت نہیں تھی کہ پاس پڑے ہوئے دودھ کو اٹھا کر پی لے۔ مَیں اسے دودھ پلایا کرتا تھا۔ باپ کہنے لگا یا رسول اللہ! اس کی کلائیاں کمزور تھیں ان میں اتنی بھی طاقت نہیں تھی کہ اپنا دفاع کر سکیں۔ یہ میری کلائیاں تھیں جنہوں نے اس کا دفاع کیا۔ میں نے اس کو تیر اندازی سکھائی۔ اب جب کہ یہ تیر اندازی سیکھ چکا ہے میرے پر ہی تیر چلا رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ کی یہ بات سن کر شدت جذبات سے مغلوب ہو کر بیٹے کے گریبان کو پکڑ کر فرمایا 'جا تُو بھی اور جو کچھ تیرا ہے وہ بھی تیرے باپ کا ہے'۔

(المعجم الاوسط باب المیم من اسمہ محمد جلد 5 صفحہ 57، حدیث 6570 دار الفکر 1999ء)

جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ ترقی یافتہ معاشرہ تو ماں باپ کو بوڑھوں کی رہائشگاہوں میں داخل کروا کر دنوں ان کی خبر گیری نہیں کرتے۔ خدمت کا یہ حق تو ادا کیا کرنا ہے خبر گیری ہی نہیں ہوتی اور جوں جوں مادیت پرستی کی طرف قدم بڑھ رہے ہیں یہ احساسات، یہ اپنائیت، یہ خدمت کا جذبہ ان لوگوں میں بھی ختم ہوتا جا رہا ہے جو کچھ نہ کچھ خدمت کیا کرتے تھے جس کے نتیجہ میں صرف غیر ہی نہیں انہیں مار رہے بلکہ یہ بوڑھے لوگ خود اپنی اس حالت کی وجہ سے خودکشیاں بھی کر رہے ہیں۔ یہاں بھی اخباروں میں خبریں آتی ہیں کہ کس طرح بوڑھوں کی رہائشوں میں ان سے سلوک ہوتا ہے اور بعض اس کی وجہ سے خودکشیاں کر لیتے ہیں۔ بچے تو بے فکر ہوتے ہیں کہ ہم نے اپنے والدین کو بوڑھوں کی رہائش گاہ میں داخل کرا دیا لیکن جن کے سپرد یہ کام ہوتا ہے ان کے بارے میں بھی اخباروں میں آتا ہے کہ وہ بعض دفعہ بوڑھوں کو باندھ کر لٹا دیتے ہیں۔ بعضوں کے منہ تولیا سے باندھ کے بند کر دیتے ہیں کہ یہ ہمیں تنگ کرتے ہیں حالانکہ بوڑھوں کی خدمت کی ہی انہیں تنخواہ مل رہی ہوتی ہے۔ ایسی بھی خبریں ہیں کہ یہ سنبھالنے والے اپنی تفریح کی خاطر فلمیں وغیرہ دیکھنے کے لئے بوڑھوں سے انتہائی ظالمانہ سلوک انہیں چپ کروانے کے لئے کرتے ہیں۔

پس یہ اسلام ہے جو والدین کے حقوق قائم کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حق کے ساتھ والدین کے حق کو جوڑ کر مومنین کو یہ توجہ دلا رہا ہے کہ تم نے اس حسن و احسان کے سلوک سے کبھی غافل نہیں ہونا بلکہ والدین کے مرنے کے بعد بھی ایتاء ذی القربیٰ کے حق کو قائم کرنا ہے۔

ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لئے کر سکوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ تم ان کے لئے دعائیں کرو۔ ان کے لئے بخشش طلب کرو۔ انہوں نے جو وعدے کسی سے کر رکھے ہیں انہیں پورا کرو۔ والدین نے وعدے کئے، ان کی زندگی نے ساتھ نہیں دیا، فوت ہو گئے تو تم ان کے وہ وعدے پورے کرو۔ ان کے عزیز و اقارب سے اسی طرح صلہ رحمی کرو اور حسن سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا کرتے تھے اور ان کے دوستوں کے ساتھ عزت و احترام کے ساتھ پیش آؤ۔

(ابوداؤد کتاب النوم باب فی برّ الوالدین، حدیث 5142)

اس حدیث میں ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کے متعلق جو یہ فرمایا ہے کہ جو انہوں نے وعدے کسی سے کر رکھے ہیں انہیں پورا کرو، اس میں معاشرے کے امن و سکون اور عدل کے قیام کے لئے یہ نکتہ بھی بیان فرمایا کہ والدین کے قرضوں کی ادائیگی اور ان کے وعدوں کو پورا کرنا بھی اولاد کی ذمہ داری ہے۔ وہ لوگ جو باوجود وسعت ہونے کے پھر اس سے انکاری ہو جاتے ہیں انہیں اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہئے۔ **(باقی آئندہ)**

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 3، فروری 2017)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہر اس بات کو برا سمجھیں جسے اللہ تعالیٰ نے برا کہا ہے اور ہر اس بات پر عمل کریں جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 اکتوبر 2016)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرمہ آسیا کریکت صاحبہ (1)

مکرمہ آسیا کریکت صاحبہ کا تعلق الجزائر سے ہے لیکن وہ کچھ عرصہ سے اپنے خاوند کے ساتھ فرانس میں رہ رہی ہیں۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ:

گو میں ایک مُتدیّن اور اسلامی اقدار کے پابند معاشرے میں پلی بڑھی لیکن مجھے مختلف اسلامی فرقوں اور مذاہب کے بارہ میں کچھ علم نہ تھا بلکہ یوں کہنا بہتر ہوگا کہ دین اسلام اور اس کی تعلیمات کے بارہ میں میری نظر بڑی سطحی سی تھی۔ چنانچہ مَیں نے اپنے آباء واجداد کے دین کی پیروی کرتے ہوئے صوم وصلوٰۃ کی پابندی کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی حقیقت اور مغز سے نا آشنا تھی یہانتک کہ میں نے حجاب بھی 26 سال کی عمر میں پہنچ کر اوڑھنا شروع کیا۔ مجھے مطالعہ کا بہت شوق تھا اور اسلامی تعلیمات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے موضوع پر لکھی گئی کتب کا مطالعہ میرا پسندیدہ مشغلہ بن گیا۔ علاوہ ازیں روزمحشر کے احوال اور عذاب قبر وغیرہ کے بارہ میں لکھی جانے والی کتب بھی اکثر میرے مطالعہ میں رہتی تھیں۔

نذر اور حفظ قرآن

دینی لحاظ سے میری دلچسپی میں اس وقت اضافہ ہوگیا جب میرے ایف اے کے امتحانات ہونے والے تھے۔ اس وقت مَیں نے نذر مانی کہ اگر میں امتحان میں کامیاب ہوگئی تو میں سورۃ البقرۃ حفظ کرنے کی کوشش کروں گی۔ خدا نے خاص فضل فرمایا اور مَیں ایف اے کے امتحانات میں کامیاب ہوگئی جس کے بعد مَیں نے اپنی نذر پوری کرتے ہوئے سورۃ البقرۃ حفظ کرنی شروع کی یہاں تک کہ اسے مکمل کرلیا۔ حفظِ قرآن میں مجھے ایسی لذّت آنے لگی کہ سورۃ البقرۃ کے بعد میں خود کو مزید سورتیں حفظ کرنے سے نہ روک سکی۔ اسی ایک کام نے میرے دل میں قرآن کریم کی عظمت اور محبت اس قدر راسخ کردی کہ مجھے تو جیسے قرآن کریم سے عشق ہو گیا، چنانچہ بہت تھوڑے عرصہ میں ہی مَیں نے 50 سورتیں حفظ کرلیں۔

دجّال اور خوفناک واقعات

نزول مسیح اور خروج دجّال پر میرا ایمان تو تھا لیکن مجھے اس بارہ میں بیان کی جانے والی احادیث میں بہت زیادہ تضاد دکھائی دیتا تھا اور میں نے یہ سوچ کر اس تضاد کو کبھی اہمیت نہ دی تھی کہ یہ واقعہ ہماری زندگی میں بہرحال رونما نہیں ہوگا اس لئے اس بارہ میں سوچ سوچ کر خود کو پریشان کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ تین چار سال قبل جب مصر کے ایک مشہور مولوی نے قیامت کی نشانیوں کے بارہ میں پروگرام پیش کیا اور اس میں بطور خاص دجّال کے بارہ میں بات کی تو اسے سن کر میرے ذہن میں دجال اور اس سے متعلق واقعات کی جو تصویر ابھری وہ کسی خوفناک فلم سے کم نہ تھی۔ اس موقع پر بھی یہ سوچ میری مددگار ثابت ہوئی کہ یہ تمام امور نہ جانے کتنے زمانوں کے بعد واقع ہونے ہیں اس لئے مجھے ان کے بارہ میں سوچ کر فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں۔

امام مہدی اور صحیح تفسیرِ قرآن

2010ء میں میری شادی ہوگئی اور میں اپنے خاوند کے پاس فرانس منتقل ہوگئی۔ اپنے گھر اور والدین و رشتہ داروں سے دوری نے مجھے بہت اداس کیا۔ ایسے میں میری وحشت کا ساتھی قرآن کریم تھا۔ اسے پڑھنے سے میری روح تسکین پاتی اور میرا وقت بہت اچھا گزر جاتا۔ پھر آہستہ آہستہ میں نے بعض آیات قرآنیہ کی تفسیر جاننے کے لئے انٹرنیٹ پر ریسرچ شروع کردی۔ میں جب بھی کسی آیت کی تفسیر تلاش کرتی تو متعدد مفسرین کی باہم مختلف تفاسیر پڑھنے کا موقع ملتا لیکن عجیب بات ہے کہ ان میں سے کوئی تفسیر بھی ایسی نہ ہوتی جس سے روح تسکین پاتی یا جسے بلا تأمل کہا جاتا کہ واقعی یہ اس آیت کی حقیقی تفسیر ہوسکتی ہے۔ اکثر ایسے ہوتا کہ میں ایسی تفاسیر کا مطالعہ ادھورا چھوڑ کر انٹرنیٹ بند کردیتی۔ پھر میں اکثر دعا کرتی کہ خدایا موت سے پہلے مجھے اپنے امام مہدی سے ضرور ملوا دینا تا میں اس سے ان آیات کی صحیح تفسیر کے بارہ میں پوچھ کر دل کی تسکین کرسکوں۔ ایسی دعا کی وجہ میرا خودساختہ تصور تھا کہ امام مہدی نے آکر قرآن کریم کی صحیح تفسیر کرنی ہے۔ گو اُس وقت اس تصور کی بنیاد کسی آیت یا حدیث پر نہ تھی لیکن بعد میں مجھے پتہ چلا کہ بنیادی طور پر میرا یہ اعتقاد درست تھا کیونکہ قرآن کریم کی غلط تفسیر کی وجہ سے ہی تمام عقائدی اور عملی خرابیاں پیدا ہوئی ہیں۔ امام مہدی نے آکر ان عقائدی اور عملی خرابیوں کو دور کرنا ہے اور وہ تعالیمِ اسلام کی صحیح تشریح کے بغیر ناممکن ہے۔

اندھے کنویں میں گرنے سے بچ گئی

میری ایک سلفی سہیلی تھی جس نے ایک روز مجھے علّامہ قرطبی کی چند کتب پڑھنے کے لئے دیں۔ میں نے ان کا مطالعہ شروع کیا اور آیت کریمہ {فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا} کی تفسیر پڑھی تو قریب تھا کہ میں گمراہی کی کسی گہری کھائی میں جا گرتی اور راستہ بھٹک جاتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے پردہ پوشی فرماتے ہوئے مجھے بچایا جس کے بعد میں نے تحقیق کے میدان میں اتر کر خود تسلی کرنے کی ٹھان لی۔ چنانچہ میں نے انٹرنیٹ پر شیعہ اور اہل سنت کے امام مہدی کے بارہ میں خیالات اور اقوال کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر پڑھنا شروع کردیا۔ اسی دوران اتفاقاً مجھے داعش کے لیڈر بغدادی کی ایک ویڈیو مل گئی۔ میں اسے سن کر بڑی حیران ہوئی۔ چونکہ اس وقت داعش کی ابھی ابتدا ہو رہی تھی اور لاعلمی کی وجہ سے کچھ لوگ اس کے حق میں تھے اور کچھ مخالف۔ داعش نے آتے ہی ایسی اسلامی حکومت قائم کرنے کا دعویٰ کیا تھا جس میں تمام ملکی حدود کو ختم کردیا گیا تھا۔ اس لئے یہ بات مجھے بہت بھلی لگی اور مجھے اس سے بہت امیدیں لگ گئیں۔ مجھے امام مہدی کا ظہور بہت قریب دکھائی دینے لگا تھا۔ اس کے بعد میں الجزائر گئی تو وہاں سنا کہ الجزائر کی حکومت نے اپنے ملک کے باشندوں کو داعش سے دُور رہنے کا کہا ہے۔ میں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اس بارہ میں بحث کرتی اور انہیں کہتی کہ یہ اسلامی خلافت کے قیام کے داعی ہیں اس لئے اچھے ہیں۔ میرے تمام خیالات ایسے حسنِ ظن پر مبنی تھے جو شاید داعش کی حقیقت سے ناواقفی کا نتیجہ تھا۔ جب میں فرانس واپس آئی تو اس کے ایک ماہ کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک بہت گہرے اور اندھے کنویں کی منڈیر کو پکڑے اس کی اندرونی جانب لٹکی ہوئی ہوں اور محسوس کرتی ہوں کہ اب میں اس اندھے کنویں میں گرنے ہی والی ہوں۔ اس وقت اچانک سفید رنگ کے تین یا چار بڑے بڑے پرندے آتے ہیں اور مجھے منڈیر سے اٹھا کر لے جاتے ہیں اور یوں میری جان میں جان آتی ہے۔

اس رؤیا کے بعد میں بہت ڈر گئی اور اس وقت میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ شاید میں بہت شدید بیمار ہوجاؤں گی اور رؤیا میں پرندوں سے مراد ڈاکٹر حضرات ہیں۔

ایم ٹی اے العربیۃ سے تعارف

اس رؤیا کے دو ہفتے کے بعد میں ایک روز انٹرنیٹ پر کچھ ریسرچ کر رہی تھی کہ مجھے ایم ٹی اے کے مشہور پروگرام ''الحوار المباشر'' کا ایک کلپ مل گیا جس میں وفات مسیح علیہ السلام کے دلائل دیئے گئے تھے۔ قرآنی آیات سے وفات مسیح کا استدلال سن کر آن کی آن میں ہی میری کایا پلٹ گئی۔ میں نے بے ساختہ کہا کہ یہی حقیقی تفسیر ہے۔ اس کلپ نے میری پیاس بڑھا دی اور میں نے ڈھونڈ کر یہ پروگرام پورا دیکھا۔ پھر اس کے ذریعہ ایم ٹی اے سے تعارف ہوا اور میں اس کے مختلف پروگرامز دیکھنے لگی۔ ایک ہفتے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ یہ ایک جماعت ہے اور پروگرام الحوار المباشر میں مذکورہ وفات مسیح کے دلائل اس جماعت کے بانی نے بیان کئے ہیں۔

یہ کافر نہیں ہوسکتے!

پھر اچانک میری توجہ الحوار المباشر کے ایک ممبر کی بات کی طرف مبذول ہوئی جو اپنی جماعت کے بانی کے نام کے ساتھ ''علیہ السلام'' کہہ رہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہوسکتا ہے جس کے نام کے ساتھ علیہ السلام کہا جاتا ہے؟ میں نے انٹرنیٹ پر جماعت احمدیہ کے بارہ میں ریسرچ کی تو معلوم ہوا کہ تمام علماء ہی اس جماعت کو کفار کہتے ہیں اور اس کے بانی کے دعویٰ کی بھی تکذیب کرتے ہیں۔ اس وقت میں نے کہا کہ یہ لوگ کافر نہیں ہوسکتے۔ ان کے چہروں پر نظر آنے والا نور جھوٹا نہیں ہوسکتا۔

اس کے بعد میں نے مزید ریسرچ اور مطالعہ کا فیصلہ کیا اور دن رات پروگرام الحوار المباشر دیکھنے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کا مطالعہ کرنا شروع کردیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ میری زندگی کے خوبصورت ترین دن تھے۔ ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے مجھے کوئی چھپا ہوا خزانہ مل گیا ہو۔ جب میں حضور علیہ السلام کی سیرت کو سنتی تو یوں لگتا جیسے میں آپ کے ساتھ آپ کے زمانے میں ہوں اور ان واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہوں۔ الغرض پہلے دن سے ہی مجھے اس جماعت سے خاص محبت ہوگئی اور میں اپنے ثبات قدم کے لئے دعائیں کرنے لگی۔

استخارہ اور راہنمائی

اسی عرصہ میں مَیں نے الحوار المباشر میں مکرم محمد شریف صاحب کی زبانی سنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے بارہ میں جاننے کے لئے استخارہ کرنا چاہئے۔ میں نے استخارہ شروع کیا اور دو روز تک بہت مجاہدہ کیا جس کے بعد میری ایک رشتہ دار کا فون آیا اور اس نے کہا کہ میں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ میں تمہارے ساتھ تمہارے سسرال کے گھر میں ہوں۔ اس گھر میں بہت سے کمرے ہیں اور تم مجھے کہتی ہو کہ مجھے کوئی ایسا کمرہ دو جس میں روشنی اور گرمائش نسبتاً زیادہ ہو۔ چنانچہ مجھے میری پسند کا کمرہ مل جاتا ہے تو میں اس میں بیٹھتے ہوئے کہتی ہوں کہ یہ کمرہ مجھے بہت پسند آیا ہے۔

میری سہیلی کا رؤیا تو ختم ہوگیا لیکن مجھے اچھی طرح سمجھ آ گیا کہ یہ میرے استخارہ کا جواب ہے اور پھر مجھے سفید پرندوں والا رؤیا بھی یاد آ گیا اور اس وقت اس کی یہ تعبیر ذہن میں آئی کہ الحوار المباشر کے شرکاء ہی وہ سفید پرندے ہیں جنہوں نے مجھے اندھے کنویں میں گرنے سے بچایا ہے۔

بیعت کا مرحلہ

واضح ہدایت اور راہنمائی ملنے کے بعد بھی میں کھل کر بیعت کرنے کے لئے تیار نہ ہوسکی۔ بیعت کا مرحلہ بہت مشکل تھا اور مجھے اس کے بارہ میں بہت خوف اور تردد تھا۔ بالآخر بہت دعائیں کرنے کے بعد مجھے انشراح صدر ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بیعت کرنے کا عزمِ صمیم عطا فرما دیا۔ چنانچہ میں نے اپنے خاوند کو اس فیصلہ سے آگاہ کردیا۔

میرا خاوند فرانس میں پلا بڑھا ہے اس لئے اسے دینی علوم کی باریکیوں کا علم نہیں ہے نہ ہی مختلف مذاہب اور فرقوں کی آراء سے کچھ واقفیت ہے۔ لیکن اس بات پر اس کا بہت اصرار تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اس لئے ان کے بعد کسی اور نبی پر ایمان لانا درست نہیں ہے۔ نیز متشدد مسلمان جماعتوں اور اسلام کے نام پر بنی دہشتگرد تنظیموں کے بعض تصرفات کی وجہ سے میرا خاوند کسی بھی جماعت کے ساتھ منسوب ہونے کے حق میں نہ تھا اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں تو اس کے پاس ایک اور بھی دلیل تھی کہ اس نے مختلف اسلامی جماعتوں میں جماعت احمدیہ کا نام آج تک نہیں سنا۔ ان تمام وجوہات اور خاوند کی طرف سے حوصلہ شکنی کے باوجود میں بیعت پر مصر تھی۔ ان ایام میں میں نے بہت زیادہ دعائیں کیں کہ خدایا میری مشکل آسان کردے اور میرے خاوند کو بھی اس نور سے حصہ عطا فرما جس کی طرف تُو نے میری راہنمائی فرمائی ہے۔ اس کے بعد میں نے انٹرنیٹ کھول کر کچھ ڈھونڈنا چاہا تو مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عالمی امن کے بارہ میں کوششوں، دوروں اور خطابات کی رپورٹ پر مشتمل مختصر سی ویڈیو مل گئی جس کے آخر پر مختلف سیاسی اور علمی شخصیات کے تأثرات بھی تھے اور اس کا فرنچ زبان میں ترجمہ بھی موجود تھا۔ میں نے یہ ویڈیو اپنے خاوند کو دکھائی تو وہ کسی قدر مطمئن ہوگیا اور بالآخر اس نے مجھے بیعت کرنے کی اجازت دے دی۔ یوں میں نے بیعت فارم پُر کر کے ارسال کردیا اور دو ماہ کے بعد حضور انور کی طرف سے میری بیعت کی قبولیت پر مشتمل جواب آ گیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

☆......☆

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 13 جنوری 2017)

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Sabba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

اگر قرآن کریم کی حکومت کو قائم کرنا چاہتے ہو تو اپنے پر بھی خدا تعالیٰ کی حکومت کو قائم کرو

اگر تم یہ چاہتے ہو کہ دوسروں پر تو خدا تعالیٰ کی حکومت قائم ہو اور تم پر خدا تعالیٰ کی حکومت قائم نہ ہو تو یہ درست بات نہیں ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 2 دسمبر 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال بعض لوگ جو بعض عہدے داروں کے خلاف بے نام شکایات کرتے ہیں ان کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، یہ بے نام شکایت کرنے کی بیماری پاکستان اور ہندوستان کے لوگوں میں زیادہ ہے۔ پاکستانی جو باہر ملکوں میں بھی آباد ہیں ان میں بھی بعض میں یہ بیماری ہے کہ اس طرح کی بے نام شکایت کر کے بات کریں۔ تو یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ ہر دور میں ایسے لوگ پائے جاتے رہے ہیں جو اس قسم کی شکایات کرنے والے ہیں جس طرح آجکل بعض لوگ مجھے لکھتے ہیں۔

سوال شکایت کرنے والوں میں حضور انور نے کیا خرابیاں بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ان میں پہلی بات تو یہ ہے کہ یا منافقت ہوتی ہے یا وہ جھوٹے ہوتے ہیں۔ اگر ان میں جرأت اور سچائی ہو تو کسی بھی چیز کی پرواہ کرنے والے نہ ہوں۔ عہد تو یہ کرتے ہیں کہ ہم جان مال وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے اور یہاں جب معاملہ ان کے خیال میں جماعت کی عزت و وقار کا آتا ہے تو اپنا نام چھپانے لگ جاتے ہیں تا کہ کہیں ان کے وقار اور ان کی عزت کو نقصان نہ پہنچ جائے۔ پس جس نے ابتدا میں ہی کمزوری دکھادی اس کی باقی باتیں بھی غلط ہونے کا بڑا واضح امکان ہے۔

سوال قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایسی شکایات کے متعلق کیا اصول بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے پاس اگر کوئی خبر پہنچے تو تحقیق کر لیا کرو۔ بات پہنچانے والے کی بات سن کر فوراً اس کے متعلق تحقیق نہیں شروع ہو سکتی، نہ ہوتی ہے۔ بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ خود کیسا ہے اسی سے تحقیق کی ابتدا ہوتی ہے۔ یہ تحقیق ہوگی کہ کیا وہ ہر قسم کی برائیوں سے پاک ہے۔ یہ نہ ہو کہ خود تو ایمان میں کمزور ہو اور دوسروں پر الزام لگا رہا ہو کہ یہ ایسا ہے ویسا ہے۔

سوال حضور انور نے ایسی بے نامی شکایات کی تحقیق کا کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، تحقیق کرنے سے پہلے یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ شکایت کرنے والا کیسا ہے وہ مومن ہے یا فاسق ہے؟ ہاں یہ ممکن ہے کہ اگر کوئی ایسی بات لکھتا ہے جو جماعت کے مفادات کو نقصان پہنچانے والی ہے تو پھر اپنے طور پر تحقیق کر لی جاتی ہے۔ قرآنی تعلیم یہ ہے کہ اِنۡ جَآءَکُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوۡۤا۔ اگر تمہارے پاس کوئی فاسق شکایت لے کر آتا ہے اور کسی کے بارے میں کوئی بری بات کہتا ہے تو اس کی تحقیق کرو۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے فاسق کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ فاسق کے معنی صرف بدکار کے ہی نہیں ہیں۔ عربی میں بدکار کو بھی فاسق کہتے ہیں لیکن لغت کے لحاظ سے فاسق اسے بھی کہتے ہیں جو تیز طبیعت کا ہو۔ بات بات پر لڑ پڑتا ہو۔ فسق کے معنی ادنیٰ اطاعت کے بھی ہیں۔ اطاعت سے باہر نکلنے والا بھی فاسق ہے۔ فاسق کے معنی تعاون نہ کرنے والے کے بھی ہیں۔ لڑاکا بھی اور تعاون بھی نہ کرنے والا ہو۔ فاسق کے معنی اس شخص کے بھی ہیں جو لوگوں کے چھوٹے چھوٹے قصوروں کو لے کر بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے اور پھر یہ بھی سمجھتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ جو اس نے بیان کیا ہے اس کے مطابق دوسرے کو انتہائی سزا ملنی چاہئے۔ کوئی معافی کا امکان نہیں ہے۔ تیز مزاج کو بھی فاسق کہتے ہیں۔

سوال حضور انور نے بعض لوگوں کی معمولی باتوں پر انتہائی فتویٰ لگانے کی عادت کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کا کیا تجزیہ پیش کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، حضرت مصلح موعودؓ ایک احمدی دوست کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو لے کر کفر سے ورے نہیں ٹھہرتے تھے۔ مثلاً فرض کرو کہ التحیات میں بیٹھتے ہیں تو اپنے دائیں پاؤں کی انگلیاں جو سیدھی نہیں رکھتا، تو ان کے نزدیک وہ کفر کی حد تک پہنچ جاتا تھا۔ میں نقرس کی تکلیف کی وجہ سے دائیں پاؤں کی انگلیاں تشہد میں سیدھی نہیں رکھ سکتا۔ پہلے جب پاؤں ٹھیک تھا تو رکھا کرتا تھا اگر حافظ صاحب زندہ ہوتے تو غالباً شام تک وہ مجھ پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیتے۔

سوال بے نام شکایات پر اگر بغیر تحقیق عمل شروع ہو جائے تو اس کے نتیجہ میں حضور انور نے جماعت کو کیا انذار فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اگر صرف شکایت کرنے والے کی بات پر ہی بغیر تحقیق کے عمل ہونے لگ جائے جس کا وہ مطالبہ کرتا ہے تو جماعت بجائے ترقی کے انحطاط کا شکار ہو جائے گی۔ خلیفہ وقت کی بھی اور نظام جماعت کی بھی اپنی کوئی تحقیق نہیں ہوگی، جو کوئی کہے گا اس کے مطابق عمل ہونا شروع ہو جائے گا اور یہ چیز پھر ترقی کی طرف نہیں لے جا سکتی۔ ہر کوئی اٹھے گا اور یہی کہے گا کہ میری خواہشات کے مطابق فیصلے کئے جائیں۔

سوال شکایت کرنے والا خواہ راستباز بھی ہو، پھر بھی حضرت مصلح موعودؓ نے ایسی شکایات کے متعلق کیا اصولی ہدایت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، حضرت مصلح موعود بیان کرتے ہیں کہ اگر ہم جانتے بھی ہوں کہ شکایت کرنے والا شخص بڑا محتاط ہے۔ راستباز بھی ہے غلطی نہیں کرتا تو پھر بھی اس معاملہ کی تحقیق کرنا ہوگی اور اس کے بارے میں بھی تحقیق ہوگی۔ کیونکہ کوئی فرد یہ نہیں کہہ سکتا کہ کیونکہ مَیں یہ کہہ رہا ہوں اس لئے یونہی سمجھنا چاہئے اور اس کے مطابق فیصلہ ہونا چاہئے۔

سوال بے نام شکایتوں کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ نے آنحضورؐ کی حدیث کی روشنی میں کیا پیارا اصول بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، آپ فرماتے ہیں کہ رسولؐ ایک دفعہ نماز پڑھا رہے تھے۔ تلاوت کرتے ہوئے کوئی غلطی ہو گئی تو حضرت علیؓ نے لقمہ دیا۔ آنحضرتؐ نے اسے پسند نہیں فرمایا۔ آپؐ نے انہیں کہا کہ تمہیں کس نے کہہ دیا کہ لقمہ دو۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس ناپسندیدگی کا ایک یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ تمہارے ذمہ اَور بڑے کام ہیں۔ ان چھوٹے چھوٹے کاموں کو اَوروں کے لئے رہنے دو۔ حضرت مصلح موعودؓ اپنے پاس اس بے نام شکایت کرنے والے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ہو سکتا ہے شکایت کرنے والا کوئی بڑا آدمی ہو تو میں اسے کہوں کہ تم ان باتوں کو کسی اور کے لئے رہنے دو اور اپنے اصل کام کی طرف متوجہ رہو۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں جو بے نام شکایات ہوئیں ان کی حضورؓ نے کیا خامیاں بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا، یہ شکایت کرنے والا ایک طرف تو یہ کہہ رہا ہے کہ یہ لوگ قرآن کریم اور آنحضرتؐ کی تعلیم کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ دوسری طرف خود اس کے خلاف جاتا ہے کہ اس نے شکایت اور اس کے ثبوت کی جو شرائط رکھی ہیں وہ خود ان کو توڑ رہا ہے اور اکثر لوگ یہی کرتے ہیں۔ قرآن کریم تو یہ کہتا ہے کہ جب بات کی جائے تو اس کے ثبوت بھی مہیا کئے جائیں، تحقیق بھی کی جائے۔ جب نام ہی ظاہر نہیں ہو رہا تو تحقیق کس طرح ہوگی اور یہ قرآن کریم کے حکم کے صریح خلاف ہے۔ پس شکایت کرنے والا خود قرآن کریم کے حکم کو توڑتا ہے۔

سوال حضور انور نے آنحضور اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ایک دفعہ لوگوں کے سامنے رسول کریمؐ اور حضرت عائشہؓ دوڑے تھے۔ رسول کریمؐ پہلی دفعہ پیچھے رہ گئے اور حضرت عائشہؓ جیت گئیں۔ کچھ عرصے کے بعد دوسری دفعہ پھر دوڑے اور رسول کریمؐ حضرت عائشہؓ سے جیت گئے اور وہ ہار گئیں۔ رسول کریمؐ نے اس پر فرمایا عائشہ۔ تِلۡكَ بِتِلۡكَ کہ عائشہ اس ہار کے بدلے کی یہ ہار ہو گئی۔ غرض رسول کریمؐ اپنی بیویوں کے ساتھ پھرنا معیوب خیال نہیں فرماتے تھے اور جس بات کی اجازت اسلام نے دی ہے اس کو عیب نہیں کہا جا سکتا۔

سوال حضور انور نے قرآن کریم کی حکومت کو قائم کرنے کا کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، اگر قرآن کریم کی حکومت کو قائم کرنا چاہتے ہو تو اپنے پر بھی خدا تعالیٰ کی حکومت کو قائم کرو۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ دوسروں پر تو خدا تعالیٰ کی حکومت قائم ہو اور تم پر خدا تعالیٰ کی حکومت قائم نہ ہو تو یہ درست بات نہیں ہے۔

سوال حضور انور نے شکایت کرنے والوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا، میں شکایت کرنے والوں سے کہتا ہوں کہ ''ایاز! قدرِ خود بشناس'' نام چھپانے والے اپنا نام چھپا کر دوسروں پر الزام لگاتے ہیں کہ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اور الزاموں میں جو ثبوت پیش کر رہے ہوتے ہیں کہ فلاں تو فلاں خاندان کا ہے۔ فلاں کی حیثیت نہیں ہے۔ فلاں ایسا ہے۔ اور ان الزاموں کی کوئی حقیقت بھی نہیں ہوتی اور الزام لگانے والے خود اصل میں بے حیثیت لوگ ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم نے تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہمارا رب بھی ہے اور ہر ایک کا ربّ ہے۔

سوال یہ جو کہا جاتا ہے کہ فلاں نے جھوٹی قسم کھا کر اپنے آپ کو بچا لیا اس سلسلہ میں آنحضرتؐ نے کیا اصول بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا، آنحضرتؐ کے پاس دو جھگڑنے والے آئے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ایک فریق قسم کھائے گا۔ دوسرے نے کہا یہ تو جھوٹا شخص ہے یہ تو سو قسمیں بھی کھا لے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنا ہے۔ اگر یہ جھوٹی قسمیں کھاتا ہے تو اس کا معاملہ پھر خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے وہ خود ہی اسے سزا دے گا۔

سوال حضور انور نے کسی بھی شکایت پر فیصلہ کرنے کا کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا، ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کسی کی شکایت پر فیصلہ صرف اس کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق نہیں ہوگا۔ شکایت پر فیصلہ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ہوگا۔ جہاں دو گواہوں کی ضرورت ہے وہاں دو گواہ پیش کرنے ہوں گے۔ جہاں چار گواہوں کی ضرورت ہے وہاں چار گواہ پیش کرنے ہوں گے اور اس کے مطابق ہی پھر تحقیق بھی ہوگی اور فیصلہ بھی ہوگا۔ ہماری کامیابی اسی میں ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے معاملات اور فیصلے کرنے والے بنیں اور اپنی ذاتی اَناؤں اور توجیہات کو بنیاد بنا کر انتظامیہ کو مجبور کرنے والے یا خلیفہ وقت کو مجبور کرنے والے نہ ہوں کہ اس کے مطابق فیصلے کئے جائیں۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

کلامُ الامام

''اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا، اکتوبر، نومبر 2016ء

● انصار کی یہ تربیت کریں کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کریں، اپنے بچوں کی یہ تربیت بھی کریں کہ جب بچوں کی شادی ہوتی ہے، اپنے لڑکوں، لڑکیوں کو صبر اور حوصلہ کرنا سکھائیں، اگر کسی کا قصور ہے تو اُسے سمجھائیں، اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔● وقف عارضی کروائیں، جن کو قرآن کریم نہیں پڑھنا آتا ان کی کلاس شروع کروائیں۔● نومبائعین کو چندوں کے نظام میں شامل کریں تا کہ ان کو چندہ کی اہمیت کا پتا لگے۔● انصار کو نمازی بنادیں تو نوجوان خود آئیں گے اور بچے بھی آئیں گے۔● مسجدیں تو جماعت کو ہر جگہ بنانی چاہئیں، جہاں سو دو سو آدمی ہے چھوٹی مسجدیں بنائیں اور زیادہ بنائیں، اس سے تبلیغ کے میدان بھی زیادہ کھلیں گے اور تربیت بھی زیادہ ہوگی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں ہدایات ونصائح

ہر احمدی نوجوان اور بچے کو سنبھالنا ہے اور اس کو ضائع نہیں ہونے دینا

۞ نوجوان مربیان سے یہی امید ہے کہ جماعتوں میں جہاں جہاں ان کی تقرری ہے، وہاں کے نوجوان طبقہ کو اپنے قریب لائیں، نوجوانوں اور نئی نسل کو سنبھالنا ایک بہت بڑا چیلنج ہے ان کو اپنے ساتھ ملائیں، قریب لائیں، اُن میں اگر برائیاں ہیں تو اُن کو پرے نہ دھکیلیں، ذاتی رابطہ قائم کر کے برائیوں کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔

۞ ہم نے فاصلے کم کرنے ہیں بڑھانے نہیں ہیں، دراڑوں کو کم کرنا ہے دراڑیں بڑھانی نہیں ہیں، جس طرح کا بھی کوئی اعتراض ہو اس کو حوصلہ سے سنو اور اس کا جواب دو اور اگر جواب سے اس کی تسلی نہیں ہوئی تو پیچھے پڑے رہو اور اس کی تسلی کرواؤ، اگر نہیں جواب آتا تو مجھے لکھ دو۔

۞ اصل ذمہ داری یہ ہے کہ نئی نسل کو سنبھالنا ہے اور نئی نسل کو سنبھالنے کے لئے نئی نسل کے لوگ ہی چاہئیں اور جہاں جہاں کوئی عہدیدار روکیں ڈالتے ہیں جہاں آپ کے خیال میں یہ یہ کام ہونے چاہئیں اور جماعتی عہدیدار اس میں روک ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں یا آپ کو Freehand نہیں دیتے تو مجھے براہ راست لکھا کریں۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ نے کینیڈا میں رہنے والے ہر احمدی نوجوان اور بچے کو سنبھالنا ہے اور اس کو ضائع نہیں ہونے دینا۔ اور ہر ایک کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا ہے اور کیا علاج کرنا ہے، کس طرح اس کو Treat کرنا ہے اور کس طرح Deal کرنا ہے، یہ آپ لوگوں کے ذمہ ہے۔ یہ نہیں کہ ایک Line مل گئی ہے تو اسی کے اوپر چلنا ہے، اپنے حالات کے مطابق نئے نئے طریقے Explore کریں کہ کس طرح آپ بہتر کام کر سکتے ہیں۔ آپ نوجوان پڑھے لکھے باہمت لوگ ہیں۔ کچھ کر کے دکھائیں اور بغیر ڈرے جو مشورے دینے ہیں دیں۔

کینیڈا کے مبلغین کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نہایت قیمتی ہدایات ونصائح

{رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن}

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 29؍اکتوبر 2016 کی مصروفیات (حصہ دوم)

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''ایوان طاہر'' کے میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ چھ بجکر 35 منٹ پر شروع ہوئی۔ حضور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور نے نائب صدران سے اُن کے کاموں کے حوالہ سے دریافت فرمایا جس پر نائب صدران نے اپنے سپرد کاموں کے بارہ میں بتایا کہ مختلف ریجنز، علاقے اور عاملہ کے بعض شعبوں کی نگرانی اُن کے سپرد ہے۔

حضور انور نے قائد عمومی سے مجالس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر قائد عمومی نے بتایا کہ انصار کی 76 مجالس ہیں۔ حضور انور کے اِستفسار پر قائد عمومی نے بتایا کہ ہمیں مجالس سے آن لائن رپورٹس موصول ہوتی ہیں اور متعلقہ قائدین اپنے شعبہ کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہیں۔ صدر صاحب نے بتایا کہ مَیں بھی ان رپورٹ اور تبصروں کو دیکھ لیتا ہوں۔ قائد تجنید نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ انصار کی تجنید 4368 ہے اور پیس ولیج میں انصار کی تجنید 440 ہے۔

قائد تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سال کے شروع میں سلیبس تیار کیا گیا تھا۔ ابھی تک تین کوارٹر کی تعلیمی رپورٹ آگئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنے لوگ امتحان میں حصہ لیتے ہیں؟ اِس پر قائد تعلیم نے بتایا کہ ایک چوتھائی انصار حصّہ لیتے ہیں۔ پہلی سہ ماہی میں 1366 انصار نے حصّہ لیا اور دوسری سہ ماہی میں 1169 انصار نے حصّہ لیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ماشاءاللہ۔

قائد تبلیغ نے حضور انور کے استفسار پر بیعتوں کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال میں بارہ ہوچکی ہیں۔ اس کے علاوہ لیف لیٹس تقسیم کرنے اور کتابیں تقسیم کرنے پر کام ہو رہا ہے۔ کتاب لائف آف محمدﷺ 2418 تقسیم ہوچکی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: یہاں آپ کے پاس تقسیم کے بہت سے مواقع ہیں۔ یوکے میں انصار نے کتاب لائف آف محمدﷺ 80 ہزار سے زیادہ تقسیم کی ہے۔ ایک دوسری کتاب پاتھ وے ٹو پیس ایک لاکھ سے زیادہ تقسیم ہوچکی ہے۔ اب انصار اللہ یوکے نے دس ہزار کی تعداد میں قرآن کریم تقسیم کرنے کے لئے مانگا ہے۔ آپ لوگوں کو بھی چاہئے کہ قرآن کریم تقسیم کریں۔ قائد تبلیغ نے بتایا کہ اس کے علاوہ انصار تبلیغی سٹالز پر کام کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ تو تبلیغ کا پرانا طریق ہے۔ اب کوئی نئی طرز تبلیغ کی دیکھیں۔ آپ تلاش کریں کہ کن طریقوں سے بااثر تبلیغ کر سکتے ہیں۔

قائد مال نے بتایا کہ گزشتہ سال ہمارا بجٹ پانچ لاکھ تین ہزار تھا اور ہم نے چھ لاکھ ڈالر سے زائد اکٹھا کیا اور گزشتہ سال 3294، انصار نے چندہ دیا ہے جو کہ ہماری تجنید کا اسّی فیصد ہے۔ حضور انور نے فرمایا: لوکل ناظمین سے پتہ کروائیں کہ کتنے انصار حصہ لے رہے ہیں۔ گراس رُوٹ لیول پر کام کریں اور شامل ہونے والوں کو شروع سال سے ہی شامل کریں۔ یہ تحریک جدید، وقف جدید کا چندہ نہیں ہے۔ جنہوں نے نہیں دینا وہ کہہ دیں کہ نہیں دینا۔ باقاعدہ انصار کو چندہ کے لحاظ سے ان کا بجٹ بنا کر ایک سسٹم میں لے کر آئیں۔

قائد تربیت کو حضور انور نے فرمایا: انصار کی تربیت کی ضرورت ہے اس بارہ میں آپ نے کیا کوشش کی ہے؟

اس پر قائد تربیت نے بتایا کہ نماز باجماعت کی ادائیگی پر توجہ دے رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ انصار کی یہ تربیت کریں کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ نوجوانوں کی خاص طور پر تربیت کریں۔ اپنے بچوں کی یہ تربیت بھی کریں کہ جب بچوں کی شادی ہوتی ہے، اپنے لڑکوں، لڑکیوں کو صبر اور حوصلہ کرنا سکھائیں۔ اگر کسی کا قصور ہے تو اُسے سمجھائیں۔ لڑکے دنیاداری میں زیادہ پڑے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے شادیاں برباد ہو رہی ہیں۔ لڑکیوں کے بھی قصور ہوتے ہیں لیکن زیادہ تر لڑکوں کے بھی ہوتے ہیں۔ اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کتنے وقف عارضی کروائے ہیں۔ اس پر قائد موصوف نے بتایا کہ 29؍انصار نے وقف عارضی کی ہے اور کچھ نے کینیڈا میں کی ہے اور کچھ نے بیلیز (Belize) میں کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ چار ہزار انصار میں سے 29 نے وقف عارضی کی ہے۔ پیچھے پڑ کر وقف عارضی کروائیں۔ جن کو قرآن کریم نہیں پڑھنا آتا ان کی کلاس شروع کروائیں۔ آپ بھی اب کہتے ہوں گے کہ اب نئے سال میں عاملہ میں آنا ہے کہ نہیں جو اگلا آئے گا وہ کرے گا۔ ہر ایک کو آخر تک کوشش کرنی چاہئے۔

قائد ایثار سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کیا کام کیا ہے؟ آپ کا خدمت خلق کا ہی کام ہے۔ Haiti میں زلزلے وغیرہ میں کوئی کام کیا ہے؟ اس پر قائد ایثار نے بتایا کہ لوکل لیول پر کام ہوتا ہے۔ ہسپتال وغیرہ جاتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کوئی نئے جذبے والا پروگرام بنائیں۔ حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ 46 سال عمر ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایسی تھوڑی عمر ہے کہ بوڑھے ہوگئے ہیں، چلا نہیں جاتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے صحیح فرمایا تھا کہ جب تک خادم ہوتا ہے صحیح کام کرتا ہے پھر جب چالیس سال اور ایک دن کا ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے سارے فرائض ختم۔ اب مَیں بس بیٹھ جاؤں۔ کوئی نیا کام نہ کروں یا سوچوں۔ اب آپ کو چاہئے تھا کہ Haiti میں زلزلہ آیا ہے تو انصار کے پاس جاتے اور توجہ دلاتے کہ خدمت خلق کے تحت کوئی چندہ دو اور پھر جو بھی ادارہ کام کر رہا ہے، ہیومنٹی فرسٹ یا کوئی اور تو اُس کو دے آتے یا کسی حکومتی ادارے کو دیتے۔ اس طرح کے کام کریں۔ کیا آپ چیرٹی واک کرواتے ہیں؟ چیرٹی واک انصار اللہ کی اپنی ہونی چاہئے۔ میڈیا کو اس پر بلائیں تا کہ پتہ لگے کہ ہمارے بزرگ بھی کام کرتے ہیں۔

قائد تحریک جدید نے حضور انور کے استفسار پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ ماہ تک انصار اللہ کی طرف سے چار لاکھ ڈالرز کی وصولی ہوچکی تھی اور چندہ دہندگان کی تعداد تین ہزار ایک سو چودہ ہے۔ گزشتہ سال انصار اللہ کی طرف سے تحریک جدید میں پانچ لاکھ 68 ہزار ڈالرز کی ادائیگی ہوئی تھی۔

قائد وقف جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سال 95 فیصد انصار نے حصّہ لیا تھا اور چار لاکھ 75 ہزار ڈالرز جمع کئے تھے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: آپ نے تو کمال کر دیا۔

آڈیٹر سے حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ باقاعدہ آڈٹ کرتے ہیں؟ حسابات چیک کرتے ہیں؟ حساب ٹھیک ہے؟ صرفِ نظر تو نہیں کرتے؟ جس پر آڈیٹر نے بتایا کہ تمام حسابات اور بِل وغیرہ چیک کئے جاتے ہیں۔

قائد صحت جسمانی کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ صف دوم کے انصار کے کھیلوں کے مقابلے کروایا کریں۔

قائد اشاعت نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ''نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہ'' ہمارا رسالہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ سال میں اس کے تین ایڈیشن شائع ہونے چاہئیں۔

قائد تربیت نومبائعین نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ پندرہ نومبائع انصار ہیں جن کی تربیت کی ذمہ داری سپرد ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان کو چندوں کے نظام میں شامل کریں۔ بے شک ابھی انصار اللہ کا چندہ نہ دیں لیکن تحریک جدید اور وقف جدید میں شامل کریں۔ بیشک

دو چار ڈالر سال میں لے کر شامل کریں۔لیکن ان کو چندہ کی اہمیت کا پتہ لگے۔

حضور انور نے فرمایا: اُن کی تربیت کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ ایک ہی جگہ پر ہیں یا ٹورانٹو میں پھیلے ہوئے ہیں؟ اس پر قائد صاحب نے بتایا کہ زیادہ ٹورانٹو کے ایریا میں ہیں اس کے علاوہ دو تین مانٹریال میں ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان سب تک آپ کی پہنچ ہوسکتی ہے۔ اِن علاقوں میں آپ کے جو منتظمین ہیں ان سے کہیں کہ ان نومبائعین سے رابطہ رکھیں۔صرف چندہ کی تحریک ہی نہیں بلکہ دینی علم بھی ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ چندہ تو بس اس لئے ہے کہ ان کو پتا چلے کہ قربانی کرنی ہے اور جماعت کے ساتھ تعلق قائم رکھنا ہے۔اس کے ساتھ آپ کا ان سے باقاعدہ رابطہ رہے گا۔لیکن تربیت کے پروگرام بھی بنائیں۔

ایڈیشنل قائد مال نے بتایا کہ وہ قائد مال کی مدد کرتے ہیں۔معاونین صدر نے بتایا کہ صدر صاحب کی طرف سے جو کام سپرد ہو وہ انجام دیتے ہیں۔

ناظم یارک (York) ریجن نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ریجن میں انصار کی تعداد 330 ہے اور رپورٹس میں کافی کمزوری ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا: رپورٹس میں کمزوری ہے تو پھر ناظم ہونے کا کیا فائدہ؟ اگر کوشش کرتے ہیں تو پھر کچھ کام تو ہونا چاہئے۔آپ کی رپورٹس پچاس فیصد سے کم نہیں ہونی چاہئیں۔

حضور انور نے مختلف ناظمین سے ان کے علاقوں، ان کے سپرد مجالس اور ان کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔

عاملہ کے ایک ممبر نے سوال کیا کہ کیا قاضی کے طور پر ایک واقف زندگی یا مربی کا نام پیش ہوسکتا ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ قاضی کے لئے نام پیش ہوسکتا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ قاضی کا نام صدر کے لئے پیش نہیں ہوسکتا۔قاضی عاملہ کا ممبر ہوسکتا ہے۔صدر نہیں ہوسکتا۔ اگر قواعد میں نہیں لکھا ہوا تو پھر روایت یہی ہے کہ صدر نہیں ہوسکتا۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ ہمیں انصار اللہ کا رسالہ شائع کرنے کے لئے جنرل سیکرٹری کے ساتھ رابطہ کرنا چاہئے یا خود ہی کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: انصار اللہ ایک الگ تنظیم ہے۔آپ اپنے معاملات میں آزاد ہیں سوائے اس کے کہ انصار اللہ یہاں پر باقاعدہ رجسٹرڈ نہیں ہے اس لئے ٹیکس وغیرہ کے مسائل آپ کے، جماعت کے پاس ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ آپ آزاد ہیں۔کسی کے ذریعہ سے کام نہیں کرنا۔ آپ کا براہ راست میرے ساتھ رابطہ ہونا چاہئے۔لیکن ایک ممبر جماعت ہونے کی حیثیت سے آپ جماعت کے تحت ہیں۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ عمومی طور پر نظر آتا ہے کہ خدّام حضور کے ساتھ کافی کاموں میں نظر آتے ہیں لیکن انصار اللہ پیچھے ہیں۔ جماعتی سسٹم کیا کہتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے پیچھے نہیں کیا۔ خود ہی ہٹے ہیں۔ جماعتی سسٹم دونوں کیلئے برابر ہے۔جن جن ملکوں میں خدام مستعد اور فعّال ہیں وہ براہ راست تعلق رکھتے ہیں اور لندن آتے ہیں اور میٹنگ بھی کرتے ہیں۔

سیکرٹری تعلیم نے عرض کیا کہ حضور انور اگلے سال کے لئے تعلیم کی تھیم (Theme) مقرر کردیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ خود ہی جائزہ لیں کہ کون سے اہم ایشو ہیں اور پھر اس کے مطابق مقرر کرلیں۔الفضل میں جو میرے خطبات میں سے بعض سوالات آتے ہیں ان کو بھی سلیبس میں شامل کردیں۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ جو کتابیں ہم نے تقسیم کرنی ہیں۔اگر یہاں شائع کروائی جائیں تو چالیس فیصد بچت ہوسکتی ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تفصیل سے سارا جائزہ لے کر مجھے لکھ کر بھجوادیں۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ کیا قدرتی آفات کے لئے، خدمت خلق کے لئے، خود فنڈنگ کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: صدر انصاراللہ کی درخواست آنی چاہئے، امیر جماعت اور سیکرٹری مال اس بات کی گارنٹی دیں اور لکھ کر دیں کہ لازمی چندہ جات پر اس کا اثر نہیں پڑے گا۔پھر مَیں اس کو منظور کردوں گا۔

اگر فنڈنگ باہر سے کرنی ہو تو اس پر حضور انور نے فرمایا: چیرٹی واک کریں گے تو باہر سے فنڈنگ ہوگی۔ یوکے انصاراللہ نے اس طرح ساڑھے تین، چار لاکھ پاؤنڈز جمع کئے ہیں جس میں سے زیادہ سے زیادہ اسّی ہزار احمدیوں کے ہوں گے باقی سب باہر سے جمع ہوئے تھے۔ خدام الاحمدیہ بھی ایسا ہی کرتی ہے۔ اگر آپ یہاں Charities کے ذریعہ قدرتی آفات میں مختلف آرگنائزیشن اور دیگر اداروں کو رقم دیں تو میڈیا کو بھی بلائیں تاکہ عوام کو اس خدمت کا پتا لگے۔ اِس لئے نہیں کہ ہم احسان کر رہے ہیں بلکہ اس لئے کہ احمدیت کا پیغام پہنچانے اور تبلیغ کے لئے نئے راستے کھلیں۔عوام میں ایک احساس پیدا ہوگا کہ جماعت ضرورتمندوں کی مدد کر رہی ہے۔

ایک ممبر نے آن لائن سسٹم کے حوالہ سے سوال کیا کہ بعض دفعہ تجنید یا اس طرح کی دوسری ذاتی تفصیلات چاہئے ہوتی ہیں۔کیا وہ لے سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ کا سیکیورٹی کے لحاظ سے محفوظ سسٹم ہے تو لے لیں۔ اگر مالی معاملات ہیں تو بعض لوگ نہیں دینا چاہتے۔بعض آپ کے ممبر ایسے ہوں گے جو اصولاً نہیں ہونے چاہئیں لیکن ٹیکس بچانے کی خاطر اپنی انکم نہیں دکھاتے وہ اپنی معلومات نہ دیں۔لیکن جنرل معلومات دینی چاہئے۔بس سسٹم سیکیور ہونا چاہئے۔

ایک ممبر نے عرض کیا کہ بعض انصار کو کہا جائے کہ انصار کے کوئی پروگرام یا لوکل اجلاس عام میں شامل ہوں تو کہتے ہیں ہم نے بہت سے جماعتی پروگرام میں حصّہ لے لیا ہے تو اس وجہ سے ہماری حاضری کم ہوجاتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ ہر جگہ ہوتا ہے۔فکر نہ کریں۔آپ پاکستان میں جب خادم تھے آپ کے اس وقت سال میں چار امتحان ہوتے ہوں گے۔کیا سب خدام چاروں امتحان دیتے تھے؟ بس یہ تو ہوتا ہے۔انصار کہتے ہیں کہ ہم نے بہت علم حاصل کرلیا ہے تو اُصولاً اُنہیں نہیں کہنا چاہئے۔بس آپ صرف توجّہ دلا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ کہنا کہ مَیں نے بہت علم حاصل کرلیا ہے غلط ہے، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک جگہ بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ الفضل میں کیا ہوتا ہے۔چھوٹے چھوٹے مضمون ہوتے ہیں، کوئی کام کی بات نہیں ہوتی۔ہمیں اس سے زیادہ علم ہے۔آپؓ نے فرمایا مَیں روزانہ الفضل پڑھتا ہوں۔ مجھے کوئی نہ کوئی فقرہ یا بعض دفعہ نیا مضمون مل جاتا ہے جو فائدہ مند ہوتا ہے اور نئی چیز ہوتی ہے۔شاید ان لوگوں کا میرے سے زیادہ علم ہو جو نہیں پڑھنا چاہتے۔ اِس قسم کے لوگوں کا یہی جواب ہے۔انسان کو علم کا تکبّر ہی مارتا ہے۔جو متکبّر ہے وہ ڈھیٹ بھی ہوتا ہے۔جب ڈھیٹ انسان ہوتا ہے تو وہ پبلک میں بلاوجہ بولے گا اور باقیوں کو بھی خراب کرے گا۔اس لئے ناظمین اور زعماء کو پہلے ہی دیکھ لینا چاہئے کہ کس طرح کا بندہ ہے اور کس طرح ڈیل کرنا ہے۔

ایک ممبر نے سوال کیا ابھی نماز پر حاضری اچھی ہوتی ہے بعد میں اس کو کس طرح قائم رکھیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے پاس دو سو ساٹھ گھر بہت قریب ہیں۔ میرے خیال میں یہاں کی آبادی دو ہزار سے زیادہ ہوگی۔ حاضری تو اچھی ہونی چاہئے۔انصار کو نمازی بنادیں تو نوجوان خود آئیں گے اور بچے بھی آئیں گے۔ مَیں نے انصار کو توجہ دلائی ہے کہ بچوں کی تربیت بھی کریں۔ بوڑھوں کو تو اپنی عاقبت کی فکر ہونی چاہئے کسی وقت بھی بلاوا آجائے۔ پس توجہ دلانا آپ کا کام ہے وہ آپ کرتے رہیں۔ یہ تو ہر جگہ ہوتا ہے۔ ابھی تو مَیں عارضی طور پر یہاں ہوں۔اگر مَیں مستقل طور پر یہاں رہوں تو تب بھی حاضری کم ہوجائے۔

مسجد فضل میں بھی مَیں توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ کچھ عرصہ بعد ان کی فجر کی حاضری کم ہوجاتی ہے۔خاص طور پر جب گرمیوں کے دن ہوتے ہیں، جب راتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔اس دفعہ بھی آپ نے دیکھا ہوگا، مارچ و اپریل میں، مَیں نے جو خطبہ دیا تھا اس میں بتایا تھا کہ اب گرمیاں آرہی ہیں تو حاضری فجر کی قائم رکھنی ہے حالانکہ وہاں تو ڈیڑھ دوسو آدمی نماز پڑھ سکتا ہے۔ وہ بھی بعض دفعہ نہیں بھری ہوتی۔ یہ تو اوپر نیچے چلتا رہتا ہے۔ اسی لئے تو اتنی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں۔اگر لوگ خود ہی یہ سب کرنے لگ جائیں تو پھر آپ نے کیا کرنا ہے۔پھر نہ ناظم کی، نہ زعیم کی اور نہ قائد کی ضرورت ہے۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ مجلس عاملہ کے ممبر دوسرے شہروں سے بھی ہوسکتے ہیں یا صرف یہاں سے ہی ہوں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہی رواج چل رہا ہے۔ ٹورانٹو کے علاقہ میں چار پانچ ہزار تو ہوں گے۔عموماً ہر ملک میں یہی ہے کہ جہاں مرکز ہے اُسی علاقہ سے ہوتے ہیں سوائے امریکہ کے۔ امریکہ کو اجازت دی ہوئی ہے کیونکہ وہ پھیلے ہوئے ہیں اس لئے وہ ہر صوبے میں سے لے لیتے ہیں۔وہاں یہ روایت خدام میں اور انصار میں بھی جماعتی طور پر چل رہی ہے۔ابھی تک مَیں نے اس روایت کو بدلا نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ بدل بھی دیا جائے۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ بعض دفعہ ای میل یا واٹس اَیپ پر خلافت یا جماعت کے نظام کے خلاف کوئی گمنام پیغام آتا ہے، اس کے بارہ میں کیا حکم ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا۔اسی طرح گمنام جواب دے دیا کریں۔ آج کل واٹس اَیپ پر بھی گمنام خط آتے ہیں۔ میرے پاس بھی آتے ہیں۔ اس پر کارروائی نہیں کرنی چاہئے۔ میں اگر صدر یا امیر جماعت کو بھیجتا ہوں۔ اس لئے نہیں بھیجتا کہ اس پر کارروائی کرو۔ اس لئے کہ علم میں آجائے کہ اس طرح کے لوگ آپ کی جماعت میں ہیں جو یہ سوچ رکھتے ہیں۔تاکہ آپ لوگ عمومی طور پر اس کی روک تھام کے لئے کوئی پالیسی بنائیں۔سوشل میڈیا پر جواب دے دیا کریں۔ باقی تو یہ چیزیں چلتی رہیں گی۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ سوشل میڈیا کے حوالے سے آپ نے ذکر کیا تھا کہ لڑکیاں اکاؤنٹ نہ بنائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ تصویریں نہ لگائیں۔عمومی طور پر فیس بُک میں مسائل پیدا ہو رہے تھے۔ بہتر یہی ہے کہ لڑکیاں نہ کریں اور لڑکے بھی نہ کریں۔ اس سے تعلق بڑھتا رہتا ہے۔ اگر تبلیغ کا بہانہ ہے تو لڑکے لڑکوں کو اور لڑکیاں لڑکیوں کو تبلیغ کریں۔بعض دفعہ لڑکیوں میں بھی اس طرح ہوتا ہے کہ بعض دفعہ دوسری طرف سے لڑکا لڑکی بن کر رابطہ رکھ رہا ہوتا ہے۔ جماعت کے اپنے فیس بُک کے اکاؤنٹ ہیں۔'الاسلام' کا بھی ہے۔اس کے ذریعہ تبلیغ کریں تو ٹھیک ہے۔بعض کیس ایسے ہوئے ہیں کہ بے شک چند ایک ہی ہوئے ہیں کہ لڑکیوں نے فیس بُک پر جانا شروع کیا اور آہستہ آہستہ ان کے دماغوں میں زہر بھرنا شروع کردیا گیا اس حد تک کہ وہ جماعت کے خلاف ہوگئیں۔ اپنے خاندان کے خلاف بھی ہوگئیں۔اصل میں وہ شادیوں کی وجہ سے پریشان تھیں۔ رشتے غیر احمدیوں میں جا کر کر لئے۔ یہ برائیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس لئے بچنے کی ضرورت ہے۔ میں نے عام طور پر لڑکوں کو بھی کہا ہے۔لڑکیوں کا کیونکہ عزت اور عصمت کا سوال ہے اس لئے خاص زور دیا تھا۔لیکن عمومی طور پر ہر ایک کو کہا تھا۔کئی لوگوں کو مَیں جواب دیتا ہوں کہ اگر تبلیغ کرنی ہے تو جماعتی اکاؤنٹ سے کرو۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ حضور یورپ میں اکثر جاتے رہتے ہیں اور اس وجہ سے وہاں کی جماعتیں ایکٹو ہیں۔ یہاں پر حضور انور کے آنے کی برکت سے لوگ ایکٹو ہو گئے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے اس کو آپ قائم رکھیں۔ یورپ میں بھی بعض جگہ سستی ہوجاتی ہے۔آپ کے پیس ویلیج میں چار سو چالیس انصار ہیں۔لیکن زیادہ سے زیادہ تیس چالیس انصار ہیں جو مسجد نہیں آسکتے۔مسجد میں فجر پر آخری تین چار صفیں خالی ہوتی ہیں۔ حالانکہ اس وقت خدام بھی آئے ہوئے ہیں اور باہر سے مہمان بھی آئے ہوئے ہیں۔ ان دنوں میں بھی صفیں خالی ہیں۔ جرمنی کی مسجد میں میرے خیال میں سات آٹھ سو نمازی آسکتے ہیں۔ گرمیوں میں بھی میں جب جاؤں تو بیس پچیس کلومیٹر سے بھی لوگ سفر کرکے فجر پر چار بجے پہنچ جاتے ہیں۔اور مسجد بھری ہوتی ہے۔ وہاں کے لوگوں میں شائد رقت زیادہ ہے۔نمازیں پڑھتے ہوئے لگتا ہے ایک خاص ماحول ہے۔ یہاں پر تو سردی ہے چھ سات گھنٹے آپ گھر جا کر سوتے ہیں۔ پھر بھی تین چار صفیں خالی ہیں۔کیا انقلاب لائے۔ آج کل بھی یہ حالات ہیں تو ابھی مجھے آئے ہوئے مہینہ بھی نہیں ہوا۔ اگر میں دو مہینہ بھی رہوں تو میرے خیال سے صرف اگلی دو صفیں ہوا کریں گی۔اگر انصار آجائیں تو سات سو میں سے ساڑھے تین سو چار سو کی جگہ وہ لے لیں۔کافی مہمان بھی آج کل آئے ہوئے ہیں۔خدام اور اطفال بھی آجاتے ہیں۔تو سات سو کی جگہ پوری ہونی چاہئے۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ اللہ کے فضل سے مسی ساگا جو پینتالیس کلومیٹر بنتا ہے وہاں سے ایک بڑی تعداد آتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے آتے ہیں۔ دوسری جگہوں پر بھی دُور دُور سے آتے ہیں۔آسٹریلیا میں جب مسجد بنی تھی۔قریب ترین جو ادارہ تھا وہ بیس میل پر تھا۔میں نے سمجھا تھا کہ بعض لوگ عموماً آتے ہیں۔تو جب پوچھا تو اکثر نے کہا کہ ہم فجر اور عشاء پر ریگولر آتے ہیں۔ وہاں تو مَیں صرف دو دوروں پر گیا ہوں۔وہ میرے علاوہ بھی وہاں آرہے ہوتے ہیں۔ روزانہ فجر اور عشاء پر بیس میل دور سے آرہے ہوتے ہیں۔ یہ تو احساس کی بات ہے۔ میں یہاں چھ دفعہ آچکا ہوں۔آسٹریلیا میں دو دفعہ گیا ہوں۔ وہاں جانے کے لئے انیس گھنٹے کی فلائٹ چاہئے۔آپ کے پاس چھ سات گھنٹے میں بندہ پہنچ جاتا ہے۔لیکن پھر بھی جن کو احساس ہے وہ آتے ہیں۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ کیلگری میں بعض لوگوں کے گھر مسجد سے بہت دور ہیں حضور ہماری راہنمائی فرمادیں کہ اگر ایک ایک حلقہ میں مسجد بن جائے تو بہتری آسکتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ٹھیک ہے، مسجدیں تو جماعت کو ہر جگہ بنانی چاہئیں۔ جہاں سو دوسو آدمی ہے چھوٹی مسجدیں بنائیں اور زیادہ بنائیں۔اس سے تبلیغ کے میدان بھی زیادہ کھلیں گے اور تربیت بھی زیادہ ہوگی۔ریجنز میں بڑی بڑی مسجدیں بنالی ہیں۔ایک یہاں بن گئی، اس سے بڑی کیلگری میں بن گئی، اس سے آگے 1500 کلومیٹر پر وینکوور میں مسجد بن گئی۔ٹھیک ہے یہاں فاصلے زیادہ ہیں اس لئے بڑی بنا دیں۔ اب چھوٹی مسجدیں بنانے پر بھی رجحان ہونا چاہئے جہاں دوسو آدمی نماز پڑھ سکے۔وہ سستی بھی

بن سکتی ہیں۔ آپ لوکل امیر صاحب سے بھی بات کریں اور نیشنل امیر صاحب سے بھی۔ ہر جگہ بات کریں۔

حضور انور نے فرمایا: میں تو ہر دفعہ یہ کہتا ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حوالہ پڑھتا ہوں کہ اگر جماعت کا تعارف کروانا ہے تو مسجدیں بناؤ۔ یہ بات جماعتی فورم پر رکھیں۔ مسجدیں چھوٹی چھوٹی بنا دیں، یہ ضروری ہے۔ کیلگری اتنی بڑی جماعت ہے وہاں پر چھوٹی چھوٹی مساجد بنی چاہئیں۔ یہاں بھی مسجدوں کی ضرورت ہے اور مسی ساگا میں تو باقاعدہ کوئی مسجد نہیں ہے۔ دو ہزار کے قریب وہاں تجنید ہے۔ کیلگری کی کل تجنید تین ہزار ہے۔ مسجد کے علاقہ میں چھ سات سو لوگ ہوں گے۔ آٹھ دس کلومیٹر کے اندر ایک ہزار۔ آپ نے اب کیلگری کو 9 حلقوں میں تقسیم بھی کیا ہے۔ تو وہاں دو تین مسجدیں تو ہونی چاہئیں۔

کیلگری میں جن صاحب کے سپرد مسجد کی دیکھ بھال کی ذمہ داری ہے انہیں حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ وہاں سے شکایتیں آتی رہتی ہیں کہ آپ سختی کرتے ہیں۔ سختی کرنا ضروری نہیں۔ پیار سے بھی سمجھایا جا سکتا ہے۔ اگر حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف جاتے ہوئے کہا کہ قول لیّن سے کام لینا، تو کیا احمدیوں کو بھی آرام سے نہیں سمجھا سکتے۔ ٹھیک ہے بچے بعض دفعہ چیزیں توڑ دیتے ہیں۔ ہماری مسجد بیت الفتوح لندن میں، اس کی لفٹ روز خراب رہتی تھی۔ اب تو خیر آگ کی وجہ سے استعمال نہیں ہو رہی۔ اس میں بھی بچے جا کر دھکے دے دے کر اس کا سسٹم ہلا دیتے تھے اور ہر روز وہاں مستری آیا ہوتا تھا۔ پھر وہاں ڈیوٹی لگانی پڑی تھی۔ تو کسی کی ڈیوٹی لگا دیں۔ ایک مہینہ جب وہ دیکھیں گے کہ یہاں کوئی ڈیوٹی پر ہے جو پیار سے سمجھاتا ہے تو آپ ہی وہاں سے دوڑ جائیں گے۔ مسجد میں کھڑے ہو کر اعلان کروا دینا اور سختی کرنا غلط طریقہ ہے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ اب روانی سے کام چل رہا ہے۔ اب کہنا چھوڑ دیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ بھی نہیں کہ جماعت کے اموال کی حفاظت نہ کرو۔ جہاں شکایت ہوتی ہے پتہ کریں۔ اس کے لئے مختلف طریقے اختیار کریں۔ لوگوں کو سمجھانے کے مختلف طریقے ہوتے ہیں۔

مجلس عاملہ انصاراللہ کی یہ میٹنگ ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ شرف مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

کینیڈا کے مبلغین کی
حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں پروگرام کے مطابق سات بج کر چالیس منٹ پر کینیڈا اور اس کے سپرد ممالک بیلیز، پیراگوئے، ایکواڈور، بولیویا، یوروگوئے اور جمیکا میں خدمت سرانجام دینے والے مبلغین کی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی اور دریافت فرمایا کہ کیا مبلغین کی ماہوار میٹنگ ہوتی ہے؟

اس پر مبلغ انچارج صاحب نے بتایا کہ میٹنگ ہوتی ہے اور اس میں سارے مربیان شامل ہوتے ہیں۔ کانفرنس کال کے ذریعہ ہوتی ہے۔

حضور انور کے استفسار پر مبلغ انچارج صاحب نے بتایا کہ میٹنگ میں مبلغین کی رپورٹس اور کارگزاری پر تبصرہ ہوتا ہے۔ مبلغین اپنے مسائل بتاتے ہیں کہ فیلڈ میں کیا مسائل اور مشکلات ہیں، ان کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

حضور انور کے استفسار پر مبلغین نے بتایا کہ یہ میٹنگ ظہر اور عصر کے درمیان تقریباً ایک گھنٹہ یا اس سے زائد وقت تک ہوتی ہے۔

حضور انور کے استفسار پر عرض کیا گیا کہ تمام مبلغین کی رپورٹس کارگزاری باقاعدہ مرکز میں آرہی ہیں۔ مبلغ انچارج باقاعدہ Compile کر کے بھجواتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض مبلغین مجھے رپورٹس کے علاوہ زائد خط بھی لکھتے ہیں اور بعض مجھے ذاتی طور پر کوئی خط نہیں لکھتے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کچھ تو ہفتے میں تین لکھ دیتے ہیں، کوئی مہینہ میں دو لکھ دیتے ہیں، کوئی چھ مہینے بعد شاید ایک لکھتے ہوں۔ نئے مربیان جو گزشتہ سال وہاں لندن میں رہ کر آئے ہیں ان کی میرے ساتھ ریگولر خط و کتابت ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ فیلڈ میں آپ کے کیا مسائل ہیں۔ کیلگری کے مبلغ سے دریافت فرمایا کہ کیلگری میں جماعتی طور پر عہدیداران ہیں ان کے ساتھ کیا مسائل ہیں؟

اس پر مبلغ نے بتایا کہ نوجوانوں میں جنریشن گیپ ہے لیکن کلچر کلیش زیادہ ہے۔ بہت سی چیزیں ہیں جو سمجھانی پڑتی ہیں کہ یہ کلچر ہے اور یہ ہمارا مذہب ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ جب نوجوانوں کی تربیت صحیح ہو رہی ہو، خدام الاحمدیہ کے Level پر بھی اور مربیان کے ذریعہ بھی تو ان کو پھر دین اور Culture کے بارہ میں سمجھایا جا سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ Culture تو کوئی چیز نہیں ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ اسلام کی بنیادی تعلیمات کیا ہیں، پانچ نمازیں پڑھنا کوئی Culture نہیں ہے۔ قرآن کریم پڑھنا اور اس پر عمل کرنا کوئی Culture نہیں ہے۔ ہاں جب تربیت اور مذہب اور دینی تعلیمات پر عمل زندگی کا ایک مستقل حصہ بن جائے تو پھر یہ باتیں Culture کا حصہ بن جاتی ہیں۔ تو اس لحاظ سے مذہب Culture پر اثر ڈالتا ہے۔

فرمایا: لیکن مذہب کی جو بنیادی تعلیم ہے اس کو تو نوجوانوں کے دلوں میں ڈالنا چاہئے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ انہیں اپنے قریب لانے کی کوشش کریں۔ نوجوان مربیان سے یہی امید ہے کہ جماعتوں میں جہاں جہاں ان کے تقرر ہیں وہاں کے نوجوان طبقہ کو اپنے قریب لائیں۔ بوڑھوں کی اصلاح آپ سے نہیں ہونی۔ وہ اپنی عمر کو پہنچ چکے ہیں Rigid ہو چکے ہیں۔ ان کا ایک دماغ، ایک سوچ بن چکی ہے۔ نوجوانوں کے دماغوں میں یہ ڈالیں کہ یہ بوڑھے ہمارے لئے رول ماڈل نہیں ہیں بلکہ ہمارے لئے رول ماڈل سب سے پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہے، اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور آپ لوگوں نے خلافت کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہوئی ہے۔

فرمایا: اس لئے کوئی بیچ میں واسطہ نہیں ہے کہ یہ بوڑھے ہمارے لئے رول ماڈل ہوں۔ شام کے وقت جو کھیلیں ہوتی ہیں ان میں آپ خود ان نوجوانوں کو شامل کر کے اپنے قریب لائیں۔ یہ نوجوان انٹرنیٹ پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں کوئی ان کو کام نہیں ہوتا۔ ان کو مسجد کے قریب لائیں۔ Indoor گیم ہے، اس میں شامل ہوں، پھر جب کھلا موسم آتا ہے تو Outdoor گیمز بھی ہیں۔ اس میں حصہ لیں اور نوجوانوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ Interactive پروگرام کریں اور اس طرح نوجوانوں کو اپنے قریب لائیں تا کہ اگلی نسل کو سنبھال سکیں۔ یہ اصل کام ہے آپ لوگوں کا اور اس معاشرے میں نوجوانوں اور نئی نسل کو سنبھالنا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں پیس ویلج کے بعض لڑکوں میں بعض برائیاں پھیل رہی ہیں۔ بعض لوگوں کو عادت ہے نشہ کرنے کی۔ صرف سگریٹ نہیں، سگریٹ سے آگے بڑھ چکے ہیں وہ پاؤڈر ڈالتے ہیں یا جو بھی دوسرا کرتے ہیں۔ ان کا آپ لوگوں کو پتا ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: خدام کو اپنے ساتھ ملائیں، قریب لائیں ان میں اگر برائیاں ہیں تو ان کو پرے نہ دھکیلیں۔ ذاتی رابطہ قائم کر کے برائیوں کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ آپ لوگوں کی نوجوانی کی عمر ہے اور آپ خدّام کی Age Group کے ہیں اور یہاں کے پلے بڑھے ہیں، زبان بھی وہی بولتے ہیں، عمر بھی وہی ہے، دین کا علم بھی ہے۔ اس لحاظ سے آپ لوگ نوجوانوں کو قریب لانے میں اپنا کردار زیادہ ادا کر سکتے ہیں۔ صرف خطبہ دے دیا، نماز پڑھا لی، اتنا کافی نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں جہاں بھی آپ لوگ متعین ہیں فجر کی نماز باقاعدہ پڑھانی ہے۔ چاہے کوئی آئے یا نہ آئے۔ مسجدیں کھلنی چاہئیں، سنٹر کھلنے چاہئیں۔ یہی میں نے آپ لوگوں کو کہا ہوا ہے اور اسی طرح عشاء کی نماز بھی باقاعدہ ہونی چاہئے۔ باقی نمازوں کے بارہ میں میں نے کہا تھا اگر آپ اپنے سٹیشن پہ ہیں کہیں دورے پر نہیں گئے ہوئے، تو باقی نمازوں میں بھی آپ نے باقاعدہ اپنا سنٹر یا مسجد جہاں بھی ہے کھول کے اذان دے کے پانچ سات منٹ انتظار کر کے نماز پڑھ لینی ہے۔ لیکن یہ نہیں کہ لوگ آتے نہیں اس لئے ہم نے Centre نہیں کھولنا۔ کوئی آئے یا نہ آئے آپ نے باقاعدہ اپنے مرکز کو کھولنا ہے۔

ایک مبلغ سلسلہ نے عرض کیا کہ جہاں مَیں متعین ہوں وہاں سنٹر گھر میں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: گھر میں ہو لیکن لوگوں کو یہ پتہ ہونا چاہئے کہ سنٹر ہے اور یہاں نماز ہوتی ہے اور انہوں نے آنا ہے اور پھر ایسے لوگ جو پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کے گھروں کو Visit کریں اور یہ Visit دوستانہ Visit ہوں۔ صرف یہ نہیں کہ جا کے ان کو نصیحتیں کرنا شروع کر دیں کہ تم نماز پہ نہیں آتے۔ پہلے ان کے ساتھ تعلق پیدا کریں، قریب لائیں اور بتائیں کہ مرکز کھلا ہوتا ہے۔ ہلکی پھلکی باتوں میں ان کو مسجد کی طرف یا مشن ہاؤس میں آنے کی طرف دعوت دیں اور بتائیں وہاں باقاعدہ نمازیں ادا ہوتی ہیں۔ آپ نمازوں کے لئے آیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: کوئی اپنا تجربہ بیان کر سکتا ہے کہ آپ لوگوں کے رویّوں کی وجہ سے نوجوانوں میں کوئی تبدیلی پیدا ہوئی ہو۔

ایک مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ Ottawa میں جب میری پوسٹنگ ہوئی تو امیر صاحب کی Instruction کے مطابق کہ نوجوانوں کے ساتھ کام کیا جائے کیونکہ وہ وہاں پر اتنے Active نہیں ہیں، تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کھیلوں کے پروگراموں کے ذریعہ وہاں خدام کو Active کیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز بھی پڑھ رہے ہیں اور کافی Improvement ہے اور پچاس فیصد نوجوان مسجد سے Attach ہو گئے ہیں۔

مبلغ سلسلہ Vaughan نے بتایا کہ خدّام اور اطفال کی باقاعدہ کلاسز لیتا ہوں جس کی وجہ سے کافی بچے اور خدام Attract ہو گئے ہیں اور اتنا زیادہ تعلق ہو گیا تھا کہ اب جب میری تقرری دوسرے سنٹر میں ہوئی ہے تو یہ بچے اور نوجوان کہتے ہیں کہ ہمارے مربی صاحب ہمیں واپس دے دیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں جامعہ کینیڈا کے پڑھے ہوئے دو مربیان آسٹریلیا گئے ہیں اور وہاں کی جماعت کے افراد کی طرف سے مجھے خط آنے لگ گئے ہیں کہ ان نوجوان مربیان کے آنے کی وجہ سے ہمارے نوجوانوں کے ساتھ خاص طور پر Interactive پروگرام بھی ہوتے ہیں اور بڑوں کے ساتھ بھی پروگرام ہوتے ہیں۔ تو آپ لوگوں کو اس طرح کام کرنا چاہئے کہ دوسروں کو نظر آئے اور لوگ محسوس کریں اور جماعت کو بھی نظر آرہا ہو کہ اس مشنری کے آنے سے انقلاب پیدا ہوا ہے۔

فرمایا: پہلے یہ نوجوان کہتے تھے کہ ہمیں زبان سمجھ نہیں آتی اور بچے بھی کہتے تھے ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ اب آپ لوگوں کو زبان کا تو کوئی مسئلہ نہیں، یہیں پلے بڑھے ہو، یہیں کے پڑھے ہوئے ہو۔ یہ بہانہ کوئی نہیں ہے صرف زیادہ سے زیادہ تعلقات بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح یوکے سے ہر جگہ مبلغ گئے ہیں۔ امریکہ میں بعض مبلغ یہاں کینیڈا سے گئے ہیں ان کے کاموں پر لوگوں کے بڑے اچھے تبصرے آتے ہیں۔ لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں۔ یہاں کینیڈا میں شاید لوگوں کو لکھنے کی عادت نہیں یا آپ لوگوں کی کام کرنے میں کمی ہے۔ ایک تو کام ویسے ہی ظاہر ہونا چاہئے جو جماعتی طور پر بھی نظر آجائے۔

حضور انور نے مبلغ انچارج سے استفسار فرمایا کہ کیا آپ مبلغین کے کام سے مطمئن ہیں؟ اس پر مبلغ انچارج صاحب نے کہا کام میں کمزوری زیادہ ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: میں نے اس لئے ہر ماہ میٹنگ کرنے کے لئے کہا تھا کہ جہاں جہاں کمزوریاں ہیں، نشاندہی کر کے ہر ایک کو بتائیں ہر ایک سے انفرادی طور پر جائزہ لیں۔ ایک جنرل جائزہ ہوتا ہے۔ ایک انفرادی طور پر بھی جائزہ لینا چاہئے اور ہر ایک کو مشنری انچارج صاحب کی طرف سے اس کے کام پر، اس کی رپورٹ پر تبصرہ جانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اصل ذمہ داری یہ ہے کہ نئی نسل کو سنبھالنا ہے اور نئی نسل کو سنبھالنے کے لئے نئی نسل کے لوگ ہی چاہئیں اور جہاں جہاں کوئی عہدیدار روکیں ڈالتے ہیں جہاں آپ کے خیال میں یہ یہ کام ہونے

کلامُ الامام

”کچھ گناہ حقوق اللہ کے متعلق ہوتے ہیں اور کچھ حقوق عباد کے متعلق، ہر دو قسم کی غلطیوں کی معافی مانگنی چاہئے۔“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 60)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

چاہئیں اور جماعتی عہدیدار اس میں روک ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں یا آپ کو Freehand نہیں دیتے تو مجھے براہ راست لکھا کریں۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ نے کینیڈا میں رہنے والے ہر احمدی نوجوان اور بچے کو سنبھالنا ہے اور اس کو ضائع نہیں ہونے دینا۔ اور ہر ایک کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا ہے اور کیا علاج کرنا ہے، کس طرح اس کو Treat کرنا ہے اور کس طرح Deal کرنا ہے، یہ آپ لوگوں کے ذمہ ہے۔ یہ نہیں کہ ایک Line مل گئی ہے تو اسی کے اوپر چلنا ہے، اپنے حالات کے مطابق نئے نئے طریقے ایکسپلور کریں کہ کس طرح آپ بہتر کام کرسکتے ہیں۔ آپ نوجوان پڑھے لکھے باہمت لوگ ہیں۔ کچھ کر کے دکھائیں اور بغیر ڈرے جو مشورے دینے ہیں دیں۔

مسی ساگا کے مبلغ صاحب نے عرض کیا: حضور کے خطبات کا جب سے خلاصہ پیش کرنے کا کام شروع کیا ہے اس سے ایک چیز واضح نظر آرہی ہے کہ اب بہت زیادہ لوگ خطبوں کو سننے کے لئے آمادہ ہوگئے ہیں اور اس طرف ان کی توجہ ہوگئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: انگلش میں خطبہ کا خلاصہ جو ہے وہ ایک تو الاسلام پہ بھی آجاتا ہے، ایک وکیل اعلیٰ صاحب کی طرف سے جو آتا ہے وہ اگلے جمعہ سنایا جاسکتا ہے۔ لیکن کیونکہ آپ کے وقت کا فرق ہے۔ اسی لئے اسی دن آپ کے جمعہ سے پہلے آپ کو یہاں جماعتی نظام کے تحت تیار کیا ہوا خلاصہ مل جاتا ہے۔ اس میں مزید تفصیل میں جانا ہو اور خطبہ میں مزید باتیں شامل کرنی ہوں تو آپ آسانی سے کرسکتے ہیں۔ زائد Points بنانے ہوں تو بنالیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ تو ہر ایک کی اپنی استعداد ہے کہ وہ خطبہ میں سے کتنے پوائنٹس نکالتا ہے۔ جامعہ یوکے سے نئے فارغ ہونے والے مربیان سے میری میٹنگ تھی۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ ملاقات میں جو باتیں ہوئی ہیں ان کے پوائنٹس بناؤ تو ایک لڑکے نے 35,30 پوائنٹس بنا کے مجھے دیئے۔ میں نے کہا: بڑی اچھی بات ہے۔ میرا خیال تھا کہ کافی ہوگئے ہیں۔ ایک دوسرا لڑکا جو بڑا ہوشیار ہے۔ بڑی باریکیوں میں جا کر دیکھتا ہے۔ اس نے اسی ملاقات سے 67 پوائنٹس نکال کے دے دیئے، تو یہ تو ہر ایک کی اپنی اپنی استعداد ہے، کسی کی کم ہے اور کسی کی زیادہ ہے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ خطبہ کو صحیح طرح سمجھ کر پھر اس میں سے پوائنٹ نکالنے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جامعہ جرمنی میں مَیں نے ان کی Convocation کے Function پر ان کو نصائح کی تھیں۔ میں نے طلباء سے کہا کہ اس میں سے پوائنٹس نکالو۔ تو زیادہ سے زیادہ جو پوائنٹس نکالے گئے وہ 40 تھے۔ حالانکہ میں نے وہاں 52 پوائنٹس لکھے ہوئے تھے۔ تو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ گہرائی میں جا کر سمجھا کرو۔

ایک مبلغ نے عرض کیا: حضور انور کا خطبہ صبح آتا ہے۔ یہاں جماعتی انتظام کے تحت تیار ہو کے سب مبلغین کو دوپہر سے پہلے پہنچ جاتا ہے اور اسی دن ہم یہاں خطبہ میں سناتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر پہنچ جاتا ہے تو بڑی اچھی بات ہے اور اگر نہیں پہنچتا تو آپ لوگوں نے تو خود بھی خطبہ سنا ہوتا ہے اور اس سے زائد کوئی بات ذہن میں ہو تو وہ بھی بیان کر دیا کریں۔

ایک مبلغ نے عرض کیا کہ نوجوانوں کے ساتھ سوال و جواب کے پروگرام ہوتے ہیں تو کوئی دفعہ خدام اس طرح کے سوال پوچھتے ہیں جیسے نظام جماعت پر کوئی اعتراض ہو۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر پوچھتے ہیں تو بڑی اچھی بات ہے، ان کو مطمئن کرنا چاہئے اور بڑے ٹھنڈے طریقہ سے ان کو جواب دو اور اگر نظام جماعت کے بارہ میں کسی سوال کے اعتراض کا جواب نہ آتا ہو تو مجھے لکھو میں اس کا تفصیلی جواب دے دوں گا پھر ان کو بتا دیں۔ بلا جھجک مجھے لکھو۔ بہت سارے سوال جو نوجوانوں کے ذہنوں میں آتے ہیں اس کے لئے خدام الاحمدیہ یوکے نے اپنے اجتماع پہ اور اس کے علاوہ تربیتی کلاس میں بھی جامعہ کے طلباء کے ساتھ ایک سیشن شروع کیا تاکہ ان نوجوانوں کو انہی کی عمر کے ایسے نوجوان مربیان جو دینی علم رکھتے ہیں جواب دے سکیں اس کا بڑا فائدہ ہوا ہے۔

مثلاً مالی نظام پہ کچھ نوجوانوں کو Reservation تھی۔ اس پر جامعہ کے Senior کلاس کے لڑکوں نے سوال و جواب میں ان کو تفصیل سے جماعت کے مالی نظام اور چندوں کے بارہ میں بتایا تو وہ نوجوان جو پہلے سمجھتے تھے کہ یہ چندہ کوئی صدقہ دے رہے ہیں یا کسی مولوی کو سنبھالنے کے لئے کوئی مدد کر رہے ہیں۔ جب صحیح مالی نظام کا پتا لگا تو وہ لڑکے جو کئی سالوں سے چندے نہیں دے رہے تھے خود اپنے چندے لے کے اور اپنا حساب لے کے سیکرٹری مال کے پاس آئے کہ اب ہمیں جماعت کے مالی نظام کا پتہ لگا اور ہمیں شرمندگی ہے کہ ہم اتنا عرصہ چندہ نہیں دیتے رہے، ہم یہ چندہ دینے آئے ہیں۔ جو بھی سوال ہے اس کا جواب دو تو اس کا صحیح اثر ہوتا ہے بجائے اس کے کہ چپ کرادو کہ نہیں نہیں ایسے اعتراض نہ کرو۔ آپ ہر ایک کا اعتراض سنیں پھر اس کا جواب دیں تاکہ سوال کرنے والے کی تسلی ہو۔

حضور انور نے فرمایا: ہماری کوئی بات ایسی نہیں ہے جس میں کوئی لاجک (Logic) نہ ہو۔ کوئی بات ایسی نہیں ہے جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہو۔ جب ایسا نہیں ہے تو پھر ڈرنے کی ضرورت نہیں صرف سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ مجھ سے بھی براہ راست لوگ سوال کر دیتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

ایک مربی سلسلہ نے عرض کیا پیس ویلج کا ایک لڑکا ہے جو کافی برے کاموں میں، Drugs وغیرہ میں ملوّث ہے۔ ایک دفعہ میں نماز پر جا رہا تھا تو وہ راستہ میں مل گیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ نماز پڑھنے جانا ہے کہ نہیں؟ تو وہ مجھے کہتا ہے کہ اس کو مسجد سے Ban کر دیا گیا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ کون تمہیں Ban کرے گا۔ میرے ساتھ آؤ۔ تو جب میں اسے اندر لے گیا تو میرے ساتھ ہی اس نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد وہ مجھے فون بھی کرتا رہا اور اس طرح میرا اس سے تعلق بن گیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ تو ضروری چیز ہے Ban تو نہیں کرنا۔ بعض عہدیدار Rigid ہوتے ہیں، تو ان کی وجہ سے لوگ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ جن کے ماں باپ کے عہدیداروں کے ساتھ تعلقات خراب ہوتے ہیں اور Grievances بڑھ جاتی ہیں تو اس کی وجہ سے ان کے گھروں میں نظام کے خلاف باتیں ہوتی ہیں۔ جس سے پھر ایک فاصلہ پیدا ہونا شروع ہوتا ہے۔ ہم نے فاصلے کم کرنے ہیں بڑھانے نہیں ہیں۔ دراڑوں کو کم کرنا ہے دراڑیں بڑھانی نہیں ہیں۔ آپ لوگوں نے یہ سوچ کے کام کرنا ہے خواہ کتنا بڑا کوئی ہو۔ جس طرح کا بھی کوئی اعتراض ہو اس کو حوصلہ سے سنو اور اس کا جواب دو اور اگر جواب سے اس کی تسلی نہیں ہوئی تو پیچھے پڑے رہو اور اس کی تسلی کرواؤ اس کے بعد اگر نہیں جواب آتا تو مجھے لکھ دو۔ انتظامی جواب ہے یا سوال ہے یا کسی قسم کا بھی ہے مجھے لکھ دو۔

ایک مبلغ نے سوال کیا کہ یہاں سال میں 10 دن کے لئے طلباء کی کلاس ہوتی ہے تو اس میں نوجوانوں سے سوال و جواب کا پروگرام رکھا جاسکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: خدام الاحمدیہ کے صدر کو مشورہ بھی دو۔ جن کے دماغوں میں نوجوانوں کو سنبھالنے کے لئے کوئی تجاویز آتی ہیں وہ صدر خدام الاحمدیہ کو لکھ کر دیں اور مجھے بھی لکھ کر بھجوائیں۔

ایک مبلغ نے عرض کیا ایک مسئلہ جو ہمارے سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ گھروں میں عہدیداران کے خلاف باتیں ہوتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: یہی تو میں کہتا رہتا ہوں کہ ہوتی رہتی ہیں اور ہمارے پاس کوئی ڈنڈا اور پولیس تو ہے نہیں جو بند کروا دیں۔ ہم نے سمجھانا ہی ہے اور میں سمجھاتا رہتا ہوں اور میں خطبات میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ لوگوں کے نوجوانوں سے، بچوں سے اچھے دوستانہ تعلقات ہو جاتے ہیں تو پھر والدین جو مرضی باتیں کرتے رہیں وہ بچے آکر آپ کو بتائیں گے۔ آپ دیکھیں اگر عہدیدار غلط ہیں تو امیر صاحب کو لکھ کر دیں کہ اس طرح سے دلوں میں بے چینیاں پیدا ہو رہی ہیں اور بدظنیاں پیدا ہو رہی ہیں اس کا تدارک ہونا چاہئے، اس کا علاج ہونا چاہئے۔ اور اگر تین ہفتے میں، چار ہفتے میں آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی ردعمل جماعتی نظام کی طرف سے نہیں ہو رہا ہے تو مجھے لکھ کر دیں۔

کینیڈا کے سپرد ممالک میں کام کرنے والے مبلغین کو حضور انور نے فرمایا کہ اپنی جماعتیں منظم کریں۔ آپ کو چھ ماہ، سال بعد مَیں نے انڈیپنڈنٹ کر دینا ہے۔ پھر آپ کے اپنے جلسے اور پروگرام ہوں گے۔ آپ جو کینیڈا کے تحت ہیں یہ تو صرف ابتدائی طور پہ تھا تاکہ آپ Establish ہو جائیں پھر آہستہ آہستہ سب ملک انڈیپنڈنٹ ہونے ہیں۔ بلکہ وہاں کی عاملہ بھی میں نے کہا تھا بنالیں۔ جہاں جہاں دس، پندرہ، بیس احمدی ہو گئے ہیں وہاں عاملہ بنائیں اور جو مربی انچارج ہے وہ صدر جماعت ہوگا۔ باقی عاملہ Elect کرلیں۔ آپ کی ذمہ داریاں بڑھنی ہیں۔ اس لئے اب خود تبلیغ اور تربیت کے لئے طریقے ایکسپلور کریں۔

ایک مبلغ نے عرض کیا کہ میں جہاں رہتا ہوں وہاں پر میرے علاوہ صرف ایک اور فیملی ہے تو کس طرح تبلیغ کے کام کرنے چاہئیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنے اپنے حالات کے مطابق تبلیغ کے طریقے دیکھیں۔ یہ جو ہدایات ہوتی ہیں وہ ان لوگوں کے لئے جنرل ہوتی ہیں جہاں جماعتیں قائم ہیں۔ آپ کے وہاں تھوڑے لوگ ہیں، آپ نے تبلیغ کرکے جماعت کو کس طرح بڑھانا ہے، اس کے لئے آپ کو دعائیں بھی کرنی پڑیں گی رات کو اٹھ کر نفل بھی پڑھنے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بڑھائے اور پھر کوشش بھی کرنی ہوگی۔ دعاؤں سے ہی کام ہوگا۔ سب مبلغین نفلوں کی عادت ڈالیں۔ پرانے زمانہ میں آپ کے مبلغ انچارج مکرم مبارک نذیر صاحب کے والد صاحب سیرالیون، نائیجیریا اور غانا وغیرہ گئے تو ان کے بارہ میں یہی رپورٹس ہیں کہ دعائیں کرتے ہوئے انہوں نے جماعتیں بنادی تھیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جو نئے احمدی ہوئے ہیں، پہلے تو ان کو وقف جدید، تحریک جدید کے چندوں کی عادت ڈالو۔ جو وہ دے سکتے ہیں، اپنی خوشی سے دیں۔ پھر جب وہ چندہ دینا شروع کر دیں اور عادت پڑ جائے تو ان کو بتاؤ کہ یہ تو ایسا چندہ تھا جو آپ کو عادت ڈالنے کے لئے تھا، لیکن جماعت میں ایک نظام ایسا بھی رائج ہے جو مستقل چندہ کا ہے اور اس میں 1/16 تک چندہ دینا ہوتا ہے اور آپ اپنے حالات کے مطابق دیکھ لیں کہ آپ دے سکتے ہیں یا ابھی نہیں دے سکتے۔ یا اس میں سے اپنے کمزور مالی حالات یا تنگی کی وجہ سے ایک حصہ یا اگر سارا ہی معاف کروانا ہو تو وہ بھی ہوسکتا ہے۔

فرمایا: بہرحال آپ نے ان کو نظام میں پوری طرح سمونا ہے۔ افریقہ میں اور دوسرے ملکوں میں بھی بعض ایسے احمدی ہیں جو بیعت کرتے ہیں اور ساتھ ہی چندہ کا نظام پوچھتے ہیں اور شامل ہو جاتے ہیں۔ بعض ہیں جو بڑی دیر سے شامل ہوتے ہیں۔ یہ تو ہر ایک کی اپنی اپنی ایمانی حالت پر منحصر ہے کہ کس حد تک وہ احمدیت کو سمجھا ہے اور نظام کو سمجھا ہے اور نظام کے ساتھ Attached ہے۔ تو پہلے آہستہ آہستہ ان کو عادت ڈالیں اور وقف جدید، تحریک جدید کے چندے میں شامل کریں۔ خاص طور پر وقف جدید میں شامل کریں چاہے سال کے دو ڈالر یا چار ڈالر ہی دیں۔ یا جو فیملی ممبر ہے وہ دو دو ڈالر دے دیں۔ پھر آہستہ آہستہ ان کو نظام کے بارے میں سمجھاتے رہیں۔ جب تربیت ہو جائے گی، تعلق ہو جائے گا، سمجھ جائیں گے تو پھر وہ خود ہی مین اسٹریم میں شامل ہو جائیں گے اور ان کو سارے نظام کا، چندوں کا بھی پتا لگ جائے گا۔

حضور انور نے ان نئے ممالک کے مبلغین کو جہاں ابھی جماعت کا آغاز ہے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

وہاں تو کوئی سیکرٹری مال نہیں ہے آپ امیر صاحب کینیڈا سے ایک رسید بک لے لیں، عمومی طور پہ مربیان کو روکا ہوا ہے کہ انہوں نے مالی معاملات میں Involve نہیں ہونا۔ یہ عمومی ہدایت ہے جہاں جماعتیں ہیں۔ لیکن جو نئے ممالک ہیں، اب مثلاً بیلیز میں، پیراگوئے میں یا Islands میں نئی نئی جماعتیں جو قائم ہو رہی ہیں۔ وہاں مربی ہی صدر جماعت ہے۔ جب وہ صدر ہے تو ظاہر ہے کہ وہ مالی معاملات میں Involve ہوگا۔ آپ چندہ لیں اور باقاعدہ اس کی رسید بنا کر دیں اور وہ جمع کروا دیا کریں۔ Exceptions ہر جگہ ہوتی ہیں لیکن عموماً یہی ہے کہ جہاں دوسرے کام کرنے والے افراد میسر ہیں وہاں

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

مربیان مالی معاملات میں Involve نہ ہوں۔ جب ان نئے ممالک میں جماعت انشاء اللہ بڑھے گی تو پھر جماعت کے لوگوں کے سپرد یہ کام ہو جائے گا۔

ملک پیراگوئے کے مبلغ نے سپینش زبان سیکھنے کے حوالہ سے راہنمائی چاہی تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے کینیڈا میں رہ کر کچھ تو سیکھ لیا ہے اب وہاں جا کر بھی دیکھیں کوئی ایسے شارٹ کورسز ہوں جو وہاں ہوتے ہوں تو اس میں داخلہ لے لیں اور زبان سیکھیں۔ مربیان جہاں جہاں بھی جا رہے ہیں وہاں کی زبان سیکھیں۔ ایک تو یہ کہ آپ جب لوگوں سے بات چیت شروع کریں تو کوشش کر کے مقامی زبان میں کریں اور اپنی زبان میں مزید نکھار پیدا کرنے کے لئے آپ وہاں کے کسی ادارہ میں داخلہ لیں اور مزید کورسز کریں۔ پہلے جائزہ لے لیں کہ کس قسم کے کورسز فائدہ مند ہیں، اس کی فیس اور اخراجات جو ہیں وہ لکھ کر بھجوائیں۔ آپ نے پڑھائی کے ساتھ ساتھ باقی کام بھی کرنے ہیں، پڑھائی بھی، تبلیغ بھی، تربیت بھی اور اپنی اصلاح بھی۔ چاروں کام اکٹھے چلیں گے۔

مبلغ سلسلہ Belize نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ Belize میں اب جماعت کی تعداد تقریباً 100 ہوگئی ہے۔ اس وقت خاکسار ہی صدر جماعت ہے۔ سیکرٹری مال جیمویل صاحب ہیں یہ لوکل احمدی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کو ساتھ ساتھ دیکھنا پڑے گا، نگرانی کرنی پڑے گی۔ جو بھی چندے وصول ہوں ساتھ ساتھ لیتے رہیں اور جمع کرواتے رہیں۔ بلاوجہ کسی کے ایمان کو آزمانا بھی نہیں چاہئے۔ کیونکہ غریب لوگوں کی Temptation زیادہ ہو جاتی ہے اگر مال زیادہ دیر جیب میں پڑا رہے۔

مبلغ سلسلہ نے عرض کیا کہ سیکرٹری مال صاحب صرف چندہ کا حساب رکھتے ہیں اور چندہ کی رقم ہم اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے ساتھ ساتھ جمع کرواتے رہا کریں۔

ایک مبلغ سلسلہ نے عرض کیا کہ ساؤتھ امریکن ممالک میں جو نومبائعین ہیں وہ کافی غریب ہیں تو بعض اوقات وہ جماعت کے پاس مالی مدد کے لئے آتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مدد کے لئے آتے ہیں اور وہ Genuine کیسز ہیں تو آپ خدمت خلق کا بجٹ بنا کے یہاں اپنے امیر جماعت کو بھیج دیا کریں۔ مدد اور تالیف قلب کا بجٹ ہونا چاہئے۔ یہ آپ کو مل جائے گا۔

حضور انور نے میٹنگ کے آخر پر ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: تربیت کرو۔ ہمارا کام تربیت کرنا ہے۔ قرآن کریم میں ذَکِّرۡ کا حکم آیا ہے وہ کئے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔ چاہے کوئی بڑا ہے چھوٹا ہے۔ آپ لوگ اس لئے یہاں پر متعین کئے گئے ہیں کہ آپ نے تربیت کرنی ہے اور تبلیغ کرنی ہے۔ یہ دونوں کام ہیں۔ بس ایمانداری سے ان کاموں کو کئے جاؤ اور کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں، اللہ کا خوف ہونا چاہئے باقی کسی بندے کا خوف نہیں کھانا۔ اور اگر کہیں مسائل ہیں تو میرے سے رابطہ رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک نظام دیا ہوا ہے اس نظام کو سمجھو اور اس کے مطابق چلو۔ اللہ حافظ ہو۔

مبلغین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں تمام مبلغین نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے، جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چالیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیز محمد انصر حاشر، عبدالوکیل، عریب احمد خان، بلار احمد منہاس، اذن خالد بھلی، اسماعیل حیدر، عدنان احمد، مسرور احمد، حسیب نعمان، نورالدین طارق، عزیز احمد خان، ذیشان عارف سندھو، یاسر منصور، ریّان احمد مرزا، فرحان انس ایاز، ثمر نور خان، بسال احمد، فاران ورک، عبیر احمد چٹھہ۔

عزیزہ ماہ نور طارق، نائمہ منہاس، عائشہ طاہر، فاتح ابراہیم، یسریٰ نسیم چوہدری، ماہدہ رحمن مرزا، ایشل منصور، شازیہ نثار، زارہ بٹ، عائزہ عاطف، ملائکہ چوہدری، رملہ ڈوگر، زارہ خان، عطیہ منور، علیزہ احسان، شافیہ درثمین، عاتکہ بشریٰ احمد، ماہدہ نورالنہار احمد، فزہ بھلی، ہانیہ خلود، کاشفہ نوید۔

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

آج حضور انور کی رہائشگاہ ''سرائے محبت'' سے باہر بشیر سٹریٹ اور احمدیہ ایونیو پر ہزاروں کی تعداد میں مرد و خواتین اور نوجوان بچے بچیاں ساڑھے نو بجے سے ہی جمع ہونے شروع ہو گئے تھے اور نوجوان مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے اور دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ پیس ویلج کے یہ مکین اس بات کے منتظر تھے کہ کسی وقت بھی ان کے دل و جان سے پیارے آقا اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائیں گے تو جہاں ان کی بستی کی گلیاں قدم بوسی کا شرف پائیں گی وہاں اس کے مکین بھی اپنے گھروں کے سامنے اپنے پیارے آقا کے دیدار کی سعادت پائیں گے۔

دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور بشیر سٹریٹ پر پیدل روانہ ہوئے۔ پیس ویلج کی دوسری گلیوں اور راستوں کی طرح بشیر سٹریٹ کے مکینوں نے بھی اپنے اپنے گھروں کو رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا ہوا ہے۔ ہر گھر ایک دوسرے سے بڑھ کر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے مزین ہے۔

ہزاروں کی تعداد میں تو لوگ پہلے ہی اپنے گھروں سے باہر تھے۔ حضور انور کو دیکھتے ہی جو گھروں کے اندر تھے وہ سبھی اپنے گھروں سے باہر آ گئے۔ ہر ایک خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور!' کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ ہر گھر کے سامنے کھڑی فیملیز اپنے کیمروں سے حضور انور کی تصاویر بنا رہی تھیں۔ ہر کوئی اپنی سعادت اور خوش نصیبی پر خوش تھا کہ ان کا آقا ان کے اتنا قریب ہے۔ بڑی عمر کے بچے بچیاں اپنے کیمروں سے مسلسل تصاویر بنا رہے تھے۔ ہر گھر کے باہر بالکونی میں، سیڑھیوں پر اور پھر آگے سڑک پر کھڑے مرد و خواتین اور بچے بچیاں بڑی تعداد میں قدم قدم پر اپنے آقا کا دیدار کر رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت ان کے سلام کا جواب دیتے، ان کے بچوں سے پیار کرتے، سر پر ہاتھ رکھتے اور بعضوں سے گفتگو فرماتے اور حال دریافت فرماتے۔ کتنے ہی بابرکت لمحات تھے جو ان کے گھروں کی دہلیز تک آن پہنچے تھے۔

بشیر سٹریٹ پر چلتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''عبدالسلام سٹریٹ'' پر تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے ''احمدیہ ایونیو'' پر تشریف لے آئے۔ سارا پیس ویلج، یہ امن کی بستی دلہن کی طرح سجی ہوئی ہے۔ آج جس طرح ان کے گھر روشن تھے ان کے دل بھی روشن تھے۔ اپنے پیارے آقا کو اپنے درمیان گلی کوچوں میں چلتا ہوا دیکھ کر ان لوگوں کے نصیب جاگ اٹھے تھے۔

حضور انور کے چاروں طرف اس قدر ہجوم تھا کہ چلنے کے لئے راستہ بنانا پڑتا تھا۔ قدم قدم پر نعرے بلند ہو رہے تھے اور ہر قدم پر ان ناقابل بیان مناظر کی سینکڑوں تصاویر بن رہی تھیں۔ بعض فیملیاں اپنے بچوں کو اٹھائے ہوئے آگے کرتیں اور اس بات کو ترستیں کہ حضور ان کے بچے کو پیار کر دیں۔ اپنا ہاتھ لگا دیں۔ حضور انور آہستہ آہستہ چل رہے تھے اور اپنا ہاتھ ہلا کر سب کے سلام کا جواب دیتے۔ بعض فیملیز حضور انور کے انتہائی قریب آ جاتیں۔ حضور انور ان کا حال دریافت فرماتے اور ان سے گفتگو فرماتے۔

آج بڑا روح پرور ماحول تھا اور یہ امن کی بستی روحانی خوشبو سے معطر تھی۔ جہاں ان مکینوں کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے وہاں ان کی آنکھیں بھی خوشی کے آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

بڑے رقّت آمیز مناظر دیکھنے میں آ رہے تھے۔ حضور انور نے جب ایک بچے کو پیار کیا اور اپنا ہاتھ لگایا تو اس کی ماں نے اپنے بچے کو سینے سے لگا لیا اور روتے ہوئے چہرہ کے اس حصہ کو چومنا شروع کر دیا جہاں حضور انور کا ہاتھ لگا تھا۔ آج عشق و محبت اور فدائیت کی ان گنت داستانیں رقم ہوئیں اور ہر ایک کے ایمان کو جلاء ملی۔ اللہ یہ سعادتیں، یہ برکتیں، یہ خوشیاں اور یہ رونقیں اس بستی کے لئے اور اس کے مکینوں کے لئے مبارک کرے۔ یہ ایمان افروز مناظر گیارہ بجکر دس منٹ پر اس وقت اپنے اختتام کو پہنچے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بشیر سٹریٹ پر واقع رہائشگاہ ''سرائے محبت'' تشریف لے گئے۔☆

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
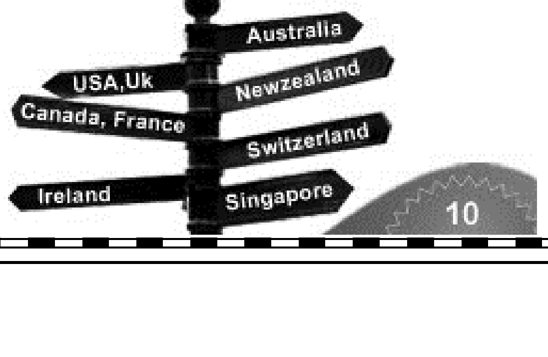

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8114: میں ڈاکٹر اعجاز احمد خاں ولد مکرم راجہ بشیر احمد خاں صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 64 سال پیدائشی احمدی، ساکن یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/اکتوبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ یاری پورہ میں ایک زمین جس میں اہلیہ کے ساتھ مشترکہ طور پر کلینک تعمیر ہے، ننگل باغبانہ قادیان میں 8 مرلہ زمین پر مکان، سرینگر عمر کالونی میں ایک مکان دومنزلہ 9 مرلہ پر اہلیہ کے ساتھ مشترکہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/60,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم نومبر 2016 سے نافذ کی جائے۔
گواہ: جاوید اقبال چیمہ العبد: ڈاکٹر اعجاز احمد خاں گواہ: زین الدین حامد

مسل نمبر 8115: میں عثمان احمد ولد مکرم ضمیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن وڈمان، محبوب نگر، تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: جمال شریعت العبد: عثمان احمد گواہ: طیب احمد خان

مسل نمبر 8116: میں عبد الوحید ولد مکرم عبد الحفیظ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن چینتہ کنٹہ، محبوب نگر تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: جمال شریعت العبد: عبد الوحید گواہ: محمد خالد

مسل نمبر 8117: میں منیرہ بیگم زوجہ مکرم عبد الوحید صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن چینتہ کنٹہ، محبوب نگر، تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: جمال شریعت الامۃ: منیرہ بیگم گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 8118: میں مشتاق احمد طاہر ولد مکرم عبد الوحید صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن چینتہ کنٹہ، محبوب نگر، تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: جمال شریعت العبد: مشتاق احمد طاہر گواہ: محمد خالد انسپکٹر

مسل نمبر 8119: میں سلیمہ بی بی زوجہ مکرم رحمت علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن پی 511، واسودیو پور روڈ (نزد مسجد پاڑا) ڈاکخانہ بہالہ ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ، کلکتہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/ستمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: 2000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: رحمت علی الامتہ: سلیمہ بی بی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8120: میں عطاء الشافی ولد مکرم رفیق خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم جامعہ احمدیہ عمر 21 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتہ: کیرنگ، تحصیل خوردہ ضلع خوردہ، اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: روشن احمد العبد: عطاء الشافی گواہ: امیر احمد

نمازجنازہ

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 جنوری 2017 بروز بدھ 11 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم حمید الدین ناصر ملک صاحب آف قادیان، حال سٹن

14/جنوری 2017ء کو 73 سال کی عمر میں بوجہ کینسر وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ملک نیاز احمد صاحبؓ کے پوتے اور حضرت حکیم دین محمد صاحبؓ کے نواسے تھے۔ آپ کے والد مکرم ملک صلاح الدین صاحب اصحاب احمد کے مؤلف اور درویش قادیان تھے۔ آپ کے دادا کو حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد ان کے جسد خاکی کے ساتھ لاہور سے قادیان تک سفر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مرحوم نہایت شریف النفس، خلافت سے والہانہ محبت کرنے والے اور فدائی احمدی تھے۔ آپ بہت محنتی تھے۔ چندہ کی ادائیگی کا خاص خیال رکھتے۔ جماعت میں کثرت سے بچوں کو ریاضی پڑھانے کی توفیق ملی۔ آپ کو کچھ عرصہ ''احمدیہ بُلٹن'' میں اردو سے انگریزی ترجمہ کرنے کی بھی توفیق ملی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ماسٹر محمد منیر صاحب آف فونکس امریکہ

28 نومبر 2016ء کو ایک کار حادثے میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اس حادثے کے وقت آپ کا بیٹا بھی آپ کے ساتھ تھا جو شدید زخمی ہوا اور چند ہفتے ہسپتال میں علاج کرانے کے بعد اب گھر واپس آچکا ہے۔ آپ نے ساڑھے تین سال سری لنکا میں نگران انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ تہجد گزار، نمازوں میں باقاعدہ، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، بہت مخلص، باوفا اور نیک انسان تھے۔ خلافت سے خاص عشق کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم گلزار احمد شاہد صاحب گھوٹکی، سکھر، سندھ:

9 نومبر 2016ء کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے 56 سال کی عمر میں وفات پا گئے اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے کبیر والا، خانیوال اور سکھر میں مختلف تنظیمی اور جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی اینگرو یوریا کے سکول اور کالج میں بطور سینئر ٹیچر اور ہیڈ آف دی میتھ ڈیپارٹمنٹ ملازمت کرتے رہے ہیں۔ جماعت کی ہر خدمت کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، نیک فطرت، غربا کے ہمدرد اور ایک نڈر داعی الی اللہ تھے۔ خلیفۂ وقت کی تحریکات پر خود بھی عمل کرتے اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ آپ محبت کرنے والے ایک مثالی باپ اور شوہر تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم لقمان احمد قمر صاحب (مربی سلسلہ) کے والد تھے۔

(3) مکرم شیخ طارق جاوید صاحب

(ابن مکرم شیخ غلام سرور صاحب، فیصل آباد)

5 جنوری 2017ء کو ایک حادثے میں 56 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ بہت مہمان نواز، شفیق، ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی تھی۔ قادیان سے آپ کو بہت محبت تھی اور اکثر ''قادیان دارالامان'' والی نظم زیر لب گنگناتے رہتے تھے۔ خطبہ جمعہ خود بھی غور سے سنتے اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ

(اہلیہ مکرم رفیق احمد صاحب، جرمنی)

21/دسمبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، غریبوں کی ہمدرد اور خلافت سے والہانہ عشق رکھنے والی خاتون تھیں۔ ہر جماعتی پروگرام میں وقت کی پابندی کے ساتھ شریک ہوتیں۔ جب بھی حضرت خلیفۃ المسیح جرمنی تشریف لاتے تو حضور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیت السبوح پہنچ جاتیں اور پھر سارے دورہ کے دوران حضور انور کی اقتدا میں ہر نماز میں شامل ہونے کے لئے بیتاب رہتیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ☆☆

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، حیدرآباد

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

جماعتی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

★ احمدیہ مشن ممبئی میں مورخہ 18 دسمبر 2016 کو مکرم سید عبدالہادی کاشف صاحب مبلغ انچارج ممبئی کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں انصار، خدام، اطفال اور لجنہ و ناصرات نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید منورالدین ظہیر صاحب نے کی۔ نعت مکرم زاہد الرحمن صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں عزیزم عمران احمد خان، عزیزم عتیق احمد گڈے، مکرم جعفر علی خان صاحب معلم سلسلہ ممبئی، مکرم سید شکیل احمد صاحب، مکرم مسرت احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ممبئی اور خاکسار نے آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ دوران تقاریر عزیزم عبدالعلیم، عطاء الکریم اور عزیزم یاسر احمد منیار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام میں سے نعتیہ اشعار خوش الحانی سے پیش کیے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عارف احمد خان، مبلغ سلسلہ ممبئی)

★ مورخہ 13 اور 14 ر دسمبر 2016 کو جماعت احمدیہ کیرنگ کے زیر اہتمام خاکسار اور لجنہ کی عہدیداران پر مشتمل ایک وفد نے جلسہ سیرت النبی ﷺ کی مناسبت سے پاتر پڑھ کے ایک یتیم خانہ، خوردہ کے ایک اولڈ ایج ہوم اور خوردہ شہر کے سرکاری ہسپتال میں مریضوں میں پھل تقسیم کیے۔ مورخہ 15 دسمبر 2016 کو بعد نماز مغرب و عشا جامع مسجد کیرنگ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ مورخہ 17 دسمبر کو بعد نماز مغرب و عشا مسجد نور حلقہ دارالفضل میں اور مورخہ 18 دسمبر کو ناصر آباد میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کیرنگ نے بھی جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا۔ (فضل حق خان، مربی سلسلہ کیرنگ اُڈیشہ)

★ جماعت احمدیہ ساگر کرناٹک میں 18 دسمبر 2016 کو زیر صدارت مکرم امیر صاحب جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مکرم یوسف شریف صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے کی۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ نعت مکرم امتیاز احمد صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ نے پڑھی۔ بعد ازاں آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر چار تقاریر ہوئیں جن میں سے دو تقاریر مقامی زبان کنڑا میں تھیں۔ (جاوید احمد سنوری معلم سلسلہ ساگر، کرناٹک)

★ جماعت احمدیہ جے پور میں مورخہ 18 دسمبر 2016 کو مکرم لئیق احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جے پور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عطاء الوہاب صاحب نے کی اور ترجمہ بھی پیش کیا۔ خاکسار نے ایک نعت پیش کی۔ بعدہ مکرم انیس احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلو بیان کیے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(عطاء الرب۔ انچارج ضلع جے پور)

★ جماعت احمدیہ حمیر پور یوپی میں مورخہ 18 دسمبر 2016 کو امیر جماعت احمدیہ حمیر پور، جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم جرجس حسین صاحب نے کی۔ نعت مکرم ابصار احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ عزیز ثاقب احمد نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عطاء العزیز مبلغ انچارج حمیر پور یوپی)

★ جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ میں مورخہ 11 دسمبر 2016 کو بعد نماز ظہر مکرم محمد اکرم صاحب صدر جماعت مالیر کوٹلہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم گلزار احمد صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ نعت مکرم سید دانیال احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید اقبال احمد۔ مبلغ انچارج مالیر کوٹلہ)

★ جماعت احمدیہ بانکا میں مورخہ 13 دسمبر 2016 کو مکرم سعید احمد صاحب ایڈووکیٹ صاحب صدر جماعت بانکا کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید خاکسار نے کی۔ مکرم محمد مظہر انصاری صاحب معلم سلسلہ نے ایک نعت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ مکرم فرقان صاحب، مکرم مظہر انصاری صاحب، اور خاکسار نے آنحضور ﷺ کی سیرت طیبہ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اگلے روز مورخہ 14 دسمبر کو بانکا شہر کے 25 کلومیٹر دور ''ساسن'' میں ایک فیملی سے 4/افراد نے بیعت کر کے احمدیہ مسلم جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم عطا فرمائے۔ آمین (سید فضل باری۔ مبلغ انچارج بھاگلپور بہار)

★ جماعت احمدیہ چندر پور میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ 17 دسمبر 2016 کو مکرم شیخ جاوید صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد چندر پور کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شفق علی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بلّار پور نے کی۔ نعت مکرم مولوی آزاد خان صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم شیخ دستگیر صاحب آف مرکل میٹا، مکرم مولوی شیخ منیر احمد صاحب معلم سلسلہ جیوتی، مکرم حمید خان صاحب آف بلّار پور، مکرم شیخ اسلم صاحب آف پاٹن اور مکرم مولوی شہادت خان صاحب معلم سلسلہ نے آنحضور ﷺ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ اس موقع پر مکرم شیخ طاہر احمد صاحب ایڈیٹر اخبار ہفت روزہ ''میری قلم میری جان'' کے علاوہ بعض زیر تبلیغ احباب بھی دعوت پر تشریف لائے تھے۔ قبل ازیں مورخہ 12 دسمبر کو جماعت احمدیہ پاٹن، گڑ چاندور، مرکل میٹا اور آمبے جھری میں بھی جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ روزنامہ ''ورد بھ سماچار'' بلار پور میں جماعت کی جانب سے ایک مضمون زیر عنوان ''بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار'' شائع ہوا جسے قارئین نے بہت پسند کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (انصار علی خان انچارج ضلع چندر پور)

★ جماعت احمدیہ امروہہ میں مورخہ 13 دسمبر 2016 کو مکرم دلشاد احمد صاحب صدر جماعت امروہہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ خاکسار کے علاوہ دو افراد جماعت نے آنحضور ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (نجم الانصاری۔ مبلغ سلسلہ امروہہ)

لیڈیز ٹیچر کی ضرورت ہے!

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ کے تحت تعلیمی ادارہ جات قادیان میں خدمت کی خواہشمند خواتین کی اطلاع کے لیے تحریر ہے کہ:

(1) امیدوار کی عمر 18 سال سے زائد اور 37 سال سے کم ہونا ضروری ہے۔ تعلیم کم از کم 10+2 ہو اور مجموعی طور پر کم از کم 50 فیصد نمبر حاصل کیے ہوں۔ اگر 10+2 میں 50 فیصد سے کم نمبر ہوں تو اس سے زائد تعلیم گریجوئیشن یا پوسٹ گریجوئیشن میں 50 فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہے۔ (2) 10+2 یا اس سے زائد اعلیٰ تعلیم کے تمام سمسٹر اور ہر سال کے مارک شیٹ و ڈگری نیز اس کے بعد ٹیچر ٹریننگ و دیگر سندات کے سرٹیفکیٹ کی اٹسٹڈ کاپیز درخواست کوائف فارم کے ساتھ نظارت دیوان کو بھجوائیں۔ (3) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والی امیدوار کا ہی انٹرویو ہوگا۔ صرف وہی امیدوار بطور ٹیچر خدمت میں لیے جانے پر غور ہوگا جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کی طرف سے لیے جانے والے امتحان و انٹرویو میں پاس ہوں گی۔ (4) امیدوار کی انگریزی کا معیار بلند ہونا ضروری ہے۔ (5) ہفت روزہ بدر میں اعلان کے دو ماہ بعد امتحان کی تاریخ سے مطلع کر دیا جائے گا۔ (6) تحریری امتحان و انٹرویو میں کامیاب ہونے کے بعد امیدوار کو نور ہسپتال سے طبی معائنہ کروانا ہوگا۔ صرف وہی امیدوار بطور ٹیچر خدمت کرنے کی اہل ہوں گی جو نور ہسپتال قادیان کی طبی رپورٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گی۔ (7) اگر کسی امیدوار کی کسی ٹیچر کی آسامی میں سلیکشن ہوتی ہے تو اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ (8) سفر خرچ قادیان آمد و رفت امیدوار کے اپنے ہوں گے۔ (9) مجوزہ درخواست کوائف فارم برائے آسامی ٹیچر نظارت دیوان سے ملیں گے۔ درخواست فارم مکمل پُر ہو کر آنے کے بعد حسب طریق و قواعد کارروائی ہوگی۔ (ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

رابطے کے لئے: موبائل: 09815433760 ، دفتر: 01872-501130
E-mail: nazaratdiwanqdn@gmail.com

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 2825831O, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

MBBS IN BANGLADESH
YOUR SAFE & AFFORDABLE DESTINATION FOR PURSUING MBBS IS BANGLADESH
ADMISSION IN PVT MEDICAL COLLEGES SESSION 2016
BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
JAHRUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
MONNO MEDICAL COLLEGE
ENAM MEDICAL COLLEGE
GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
Salient Features:
Recognised By MCI IMED & BM&DC
Lowest Packages Payable In Installments
Excellent Faculty & Hostel facility
Package Starts From 33,000 USD
(20.00 Lacs Approx.) With Hostel.
Contact With Original Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
An ISO 9001 - 2008 Certified Consultancy
Qureshi Building, Opp. Akhara Building, Next Building To KBD Book Shop, Near Budshah Bridge, Sgr.-190001
Mob.: 09596580243 | 09419001671
Email: needseducation@outlook.com
H/o:- 69/C 5th floor, Panthapath Dhaka
Saba Ads #9906928638

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 20

احمدی پھر اسے اپنی زندگی کا حصہ بنائے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جلسے میں آنے کا مقصد تب پورا ہوگا جب ہر احمدی اللہ تعالیٰ سے تعلق، معرفت اور روحانیت میں ترقی کرے۔ جب دینی علم میں اضافہ ہو۔ جب آپس کی محبت اور بھائی چارہ بڑھے۔ جب قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے پر لاگو کر کے اپنے عملی نمونوں سے اس کا اظہار کرو۔ پھر اپنے علم اور عمل سے دنیا کو اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچاؤ اور ان سب باتوں کے حصول کے لئے تقویٰ میں بڑھنا بہت ضروری ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 340 الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ)

پس چاہے پچاس سالہ جلسہ ہو یا اس سے زیادہ سال کا جلسہ، کوئی جوبلی جلسہ ہے یا ہر سال منعقد ہونے والا سالانہ جلسہ ہے، ہر ایک کا مقصد ایک ہی ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں ہم ترقی کرنے والے ہوں۔ کوئی دنیوی مقصد نہ ہمارے کسی سابقہ جلسے کا تھا، نہ اِس جلسے کا ہے۔ اگر ہماری سوچیں صحیح دھارے کی طرف نہیں چل رہیں تو نہ ہمیں پچاسواں جلسہ کوئی فائدہ دے سکتا ہے نہ پچھتّرواں، نہ سَوواں۔

ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں صرف یہ ہدف نہیں دیا کہ کیا کرنا ہے بلکہ یہ بھی بتایا کہ کس طرح کرنا ہے۔ ہمارا ایمان کس قسم کا ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ہمارا معیار کیا ہونا چاہئے۔ ہمیں آپ کی بیعت میں آ کر کیا، کس طرح کے اظہار کرنے چاہئیں۔ ہمارے عمل کیسے ہونے چاہئیں۔ کن کن مراحل سے گزرنے کی ضرورت ہے اور کس طرح زندگی گزارنے کی ضرورت ہے۔ آپ کی اپنی جماعت سے کیا توقعات ہیں۔ اور کن لوگوں کے نمونوں کو ہمیں اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم احمدی ہونے کا بھی اور جلسے میں شامل ہونے کا بھی مقصد پورا کر سکیں۔

اس زمانے میں جبکہ ہر طرف فساد برپا ہے دنیا خدا تعالیٰ کو بھول چکی ہے۔ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتے بلکہ یہ بھی المیہ ہے کہ مسلمانوں میں سے بھی ایسے گروہ ہیں جو اسلام کے نام پر اور خدا تعالیٰ کے نام پر ظلم و تعدی میں بڑھے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اس کی مخلوق کے حقوق پامال کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ ایسے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ تم سے کیا چاہتا ہے اور اسلام تمہیں کیا تعلیم دیتا ہے۔ تم نے کس طرح اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے۔ کس طرح اس کی مخلوق کا حق ادا کرنا ہے۔ ایک موقع پر ان دونوں قسم کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ:

’’اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اس کی عبادت کی جاوے۔ اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہئے کوئی فرق نہ آوے۔ اس لئے ان حقوق میں دوزخ اور بہشت کا سوال نہیں ہونا چاہئے۔‘‘

پس یہ حق اللہ تعالیٰ کا آپ ہم سے ادا کروانا چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے بے غرض تعلق اور محبت ہو اور یہی وہ تعلق ہے جو ہر قسم کے ظاہری اور مخفی شرک سے محفوظ رکھتا ہے۔

پھر فرمایا کہ ’’بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المؤمن: 61) میں اللہ تعالیٰ نے کوئی قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا‘‘۔ یہ تو نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فرمایا بلکہ ’’میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سنّتِ نبوی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیلئے اکثر دعا کیا کرتے تھے۔ اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہئے اور حقیقتاً موذی نہیں ہونا چاہئے‘‘۔ یعنی دوسروں کو دکھ دینے والا نہیں بننا چاہئے۔ فرمایا ’’شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا کہ جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں اور یہی مَیں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں‘‘۔ فرمایا ’’اور یہی مَیں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔‘‘

پس یہ وہ سبق ہے جو وسعتِ حوصلہ کی انتہاؤں کو چُھو رہا ہے۔ جب غیروں سے یہ سلوک ایک مومن کا ہونا چاہئے تو پھر اپنوں سے حسنِ سلوک کے معیار کیا ہونے چاہئیں؟ اس سے ہمیں اندازہ ہو جانا چاہئے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ: ’’خدا تعالیٰ اس سے کہ کسی کو حقیقی طور پر ایذا پہنچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے ایسا ہی بیزار ہے جیسے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کے ساتھ ملایا جاوے‘‘۔ یعنی بلاوجہ کی دشمنی اور مخالفت اور شرک اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے۔ یعنی دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ فرمایا کہ ’’ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا‘‘۔ ایک جگہ وہ یہ نہیں چاہتا کہ علیحدگی ہو۔ انسان انسان سے علیحدہ ہو۔ انسان ایک دوسرے کے حق ادا نہ کرے۔ یہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا۔ اور دوسری جگہ وصل نہیں چاہتا۔ وہ یہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کا شریک ٹھہرایا جائے۔ فرمایا ’’یعنی بنی نوع (انسان) کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل۔ اور یہ وہی راہ ہے کہ منکروں کے واسطے بھی دعا کی جاوے۔ اس سے سینہ صاف اور انشراح پیدا ہوتا ہے اور ہمّت بلند ہوتی ہے۔‘‘ یہ وسعتِ حوصلہ ہمیں دکھانی ہے۔ فرمایا: ’’اس لئے جب تک ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی اس میں اور اس کے غیر میں پھر کوئی امتیاز نہیں ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 96 ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

ہم نے یہ بلندیوں کے معیار حاصل کرنے ہیں اور یہی وہ معیار ہیں جو آپ نے شرط بیعت میں بیان فرمائے ہیں کہ محض لِلّٰہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

پھر ایک حقیقی مسلمان کے بارے میں کہ وہ کون ہے اور کیسا ہونا چاہئے؟ آپ اپنی ایک تقریر میں اس بات کو مزید کھول کر بیان فرماتے ہیں کہ ’’مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے وقف کر دے اور سپرد کر دے اور اعتقادی اور عملی طور پر اس کا مقصود اور غرض اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور خوشنودی ہو‘‘۔ جہاں اعتقاد یہ ہے، ایمان یہ ہے، اس بات پہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جانی چاہئے، اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہئے، وہاں عملی طور پر بھی اس کے نمونے دکھائے جائیں۔ فرمایا: ’’اور تمام نیکیاں اور اعمالِ حسنہ جو اس سے صادر ہوں وہ بمشقّت اور مشکل کی راہ سے نہ ہوں بلکہ ان میں ایک لذّت اور حلاوت کی کشش ہو‘‘۔ نیکیاں اگر کرنی ہیں تو یہ نہیں کہ کونسا بوجھ مجھ پر پڑ گیا۔ کیا مجبوری آ پڑی ہے۔ بلکہ نیکیاں کرنے سے ایک مزہ آنا چاہئے۔ ایک لذت حاصل ہونی چاہئے۔ شوق سے کی جانی چاہئیں اور ان کی طرف پھر کھِچنا چاہئے کہ ہم نے یہ نیکی کرنی ہے۔ فرمایا ’’جو ہر قسم کی تکلیف کو راحت سے تبدیل کر دے۔ اس طرح نیکیاں کرو جو ہر قسم کی تکلیف کو خوشیوں میں بدل دے۔‘‘ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی دلی خوشی سے ہو نہ کہ کسی مجبوری اور خوف کی وجہ سے تبھی تکلیف راحت میں بدلتی ہے۔ فرمایا: ’’حقیقی مسلمان اللہ تعالیٰ سے پیار کرتا ہے یہ کہہ کر اور مان کر کہ وہ میرا محبوب و مولیٰ پیدا کرنے والا اور محسن ہے۔ اس لئے اس کے آستانہ پر سر رکھ دیتا ہے۔ سچے مسلمان کو اگر کہا جاوے کہ ان اعمال کی پاداش میں کچھ بھی نہیں ملے گا اور نہ بہشت اور نہ دوزخ ہے اور نہ آرام ہیں، نہ لذات ہیں تو وہ اپنے اعمالِ صالحہ اور محبتِ الٰہی کو ہرگز ہرگز چھوڑ نہیں سکتا‘‘۔ نیکیاں صرف اس لئے نہیں کرنی کہ جنت ملے گی۔ یا برائیوں سے اس لئے نہیں بچنا کہ دوزخ میں نہ چلا جاؤں بلکہ فرمایا کہ یہ کچھ بھی نہیں ہے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نیکیاں کرنی ہیں اور کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ کرو اس لئے کرنی ہیں۔ فرمایا ’’کیونکہ اُس کی عبادات اور خدا تعالیٰ سے تعلق اب اس کی فرمانبرداری اور اطاعت میں فنا کسی پاداش یا اجر کی بناء اور امید پر نہیں ہے بلکہ وہ اپنے وجود کو ایسی چیز سمجھتا ہے کہ وہ حقیقت میں خدا تعالیٰ ہی کی شناخت، اس کی محبت اور اطاعت کے لئے بنائی گئی ہے‘‘۔ اپنے عمل اور اپنی سوچ کو ایک انسان اس مقام پر لے جائے کہ جہاں اس کی شناخت یہ ہو جائے کہ یہ خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے۔ اس کی رضا کے لئے کام کرتا ہے۔ اس کی محبت کے معیار اتنے بلند ہوں کہ دنیا کو نظر آ جائے کہ یہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ اطاعت کے معیار وہ ہوں کہ پتا لگے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والا اور کامل اطاعت کرنے والا ہے۔ فرمایا ’’اور کوئی غرض اور مقصد اس کا ہے ہی نہیں‘‘۔ یہ دنیا کو پتا لگنا چاہئے۔ ’’اسی لئے وہ اپنی خداداد قوتوں کو جب ان اغراض اور مقاصد میں صَرف کرتا ہے تو اس کو اپنے محبوبِ حقیقی ہی کا چہرہ نظر آتا ہے۔‘‘ ایسا انسان جب اس کا کوئی اور مقصد نہیں ہوتا اس کی پہچان ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کی محبت کا محور بھی اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کی اطاعت بھی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہے تو پھر جب اس کا اَور کوئی غرض اور مقصد نہیں ہوتا تب اس کو پھر اپنے خدا کا حقیقی چہرہ نظر آ جاتا ہے۔ فرمایا ’’بہشت و دوزخ پر اس کی اصلاً نظر نہیں ہوتی‘‘۔ فرمایا کہ ’’مَیں کہتا ہوں کہ اگر مجھے اس امر کا یقین دلا دیا جاوے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے اور اس کی اطاعت میں سخت سے سخت سزا دی جائے گی تو مَیں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ ان تکلیفوں اور بلاؤں کو ایک لذّت اور محبت کے جوش اور شوق کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہے اور باوجود ایسے یقین کے جو عذاب اور دکھ کی صورت میں دلایا جاوے کبھی خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری سے ایک قدم باہر نکلنے کو ہزار بلکہ لاانتہا موت سے بڑھ کر اور دکھوں اور مصائب کا مجموعہ قرار دیتی ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’جیسے اگر کوئی بادشاہ اعلان کرائے کہ اگر کوئی ماں اپنے بچے کو دودھ نہ دے گی تو بادشاہ اسے خوش ہو کر انعام دے گا تو ایک ماں کبھی گوارا نہیں کر سکتی کہ وہ اس انعام کی خواہش اور لالچ میں اپنے بچے کو ہلاک کرے۔ اسی طرح ایک سچا مسلمان خدا کے حکم سے باہر ہونا اپنے لئے ہلاکت کا موجب سمجھتا ہے خواہ اس کو اس نافرمانی میں کتنی ہی آسائش اور آرام کا وعدہ دیا جائے‘‘۔ فرمایا ’’پس حقیقی مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس قسم کی فطرت حاصل کی جاوے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت کسی جزا اور سزا کے خوف اور امید کی بناء پر نہ ہو بلکہ فطرت کا طبعی خاصّہ اور جُزو ہو کر ہو۔ پھر وہ محبت بجائے خود اس کے لئے ایک بہشت پیدا کر دیتی ہے اور حقیقی بہشت یہی ہے‘‘۔ یہ محبت اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے پھر وہ ایک جنت پیدا کر دیتی ہے۔ فرمایا ’’کوئی آدمی بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اس راہ کو اختیار نہیں کرتا ہے۔ اس لئے مَیں تم کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اسی راہ سے داخل ہونے کی تعلیم دیتا ہوں کیونکہ بہشت کی حقیقی راہ یہی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 183، ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہے ہمارے لئے خدا تعالیٰ سے محبت پیدا کرنے کا ہدف یا ٹارگٹ اور اس معیار کو حاصل کرنے کی کوشش کے بارے میں کوئی دوسرا ہمیں نہیں بتا سکتا۔ جو معیار آپ نے سامنے رکھا ہے اس کے جائزے ہر ایک اپنے لئے خود لے سکتا ہے۔

پھر ہمیں زندگی کا لائحہ عمل دیتے ہوئے کہ اگر اس طرح زندگی گزارو تو اللہ تعالیٰ کس طرح سلوک فرماتا ہے اور رحمت کی نظر ڈالتا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’استغفار کرتے رہو اور موت کو یاد رکھو۔ موت سے بڑھ کر اور کوئی بیدار کرنے والی چیز نہیں ہے۔ جب انسان سچے دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرتا ہے۔ جس وقت انسان اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے گناہ بخش دیتا ہے۔ پھر بندے کا نیا حساب چلتا ہے۔ اگر انسان کا کوئی ذرا سا بھی گناہ کرے تو ساری عمر اس کا کینہ اور دشمنی رکھتا ہے اور گو زبانی معاف کر دینے کا بھی اقرار کرے لیکن پھر بھی جب اسے موقع ملتا ہے تو اپنے اس کینہ اور عداوت کا اس سے اظہار کرتا ہے۔‘‘ اگر کسی سے غلطی ہو جائے تو انسان تو دوسرے انسان کا گناہ بخشتا ہی نہیں۔ کہیں نہ کہیں کینہ دل میں بیٹھا رہتا ہے اور ظاہر اً بیشک صلح بھی کروا دی جائے، ایک دوسرے کو معاف بھی کر دیتے ہیں لیکن پھر بھی اگر کوئی اور چھوٹا سا بھی واقعہ ہو یا اگر موقع ملے تو وہ کینہ پھر ابھر کر سامنے آ جاتا ہے اور اس کا اظہار ہو جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں ’’یہ خدا تعالیٰ ہی ہے کہ جب بندہ سچے دل سے اس کی طرف آتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور رجوع برحمت فرماتا ہے۔ اپنا فضل اس پر نازل کرتا ہے اور اس گناہ کی سزا کو معاف کر دیتا ہے۔ اس لئے تم بھی اب ایسے ہو کر جاؤ کہ تم وہ ہو جاؤ جو پہلے نہ تھے۔ نماز سنوار کر پڑھو‘‘۔ فرمایا ’’نماز سنوار کر پڑھو‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’خدا جو یہاں ہے وہاں بھی ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ جب تک تم یہاں ہو تمہارے دلوں میں رقت اور خدا کا خوف ہو اور جب اپنے گھروں میں جاؤ تو بے خوف اور نڈر ہو جاؤ نہیں، بلکہ خدا کا خوف ہر وقت تمہیں رہنا چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 247 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ جلسہ کے تین دن جو ہیں صرف یہ تین دن ہی ہمیں اپنی حالتوں کی طرف غور کرنے والے نہ بنائیں بلکہ یہاں سے جو کچھ سیکھیں اور سنیں ان کو زندگیوں کا حصہ بنانے والے ہوں۔ اپنی حالتوں کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق رکھنے کے لئے ایک بڑی خوبصورت نصیحت آپ نے فرمائی ہے۔ فرمایا:

’’ہر ایک کام کرنے سے پہلے سوچ لو اور دیکھ لو کہ اس سے خدا تعالیٰ راضی ہوگا یا ناراض‘‘۔ فرمایا ’’نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ نماز اس لئے نہیں کہ ٹکّریں ماری جاویں یا مرغ کی طرح کچھ ٹھونگیں مار لیں۔ بہت لوگ ایسی ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کے کہنے سننے سے نماز پڑھنے لگتے ہیں‘‘۔ دلی جوش سے نماز نہیں پڑھ رہے ہوتے بلکہ اپنے بڑوں کے کہنے سے یا اپنے دوستوں کے کہنے سے، ساتھیوں کے کہنے سے نماز پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ فرمایا ’’یہ کچھ نہیں۔‘‘ نماز وہ ہے جو دلی جوش سے پڑھی جائے اور اس کی عادت پڑنی چاہئے۔ شروع میں لوگوں کے کہنے سے اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے نصیحت بھی کی جاتی ہے لیکن آہستہ آہستہ جب انسان شروع کر دے تو پھر دلی جوش سے ہمیشہ نمازوں کی طرف توجہ رہنی چاہئے۔ پس نماز کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی جو آواز ہے وہ دل سے نکلنی چاہئے۔ کسی دکھاوے یا کسی خوف کی وجہ سے نہیں ہونی چاہئے۔ فرمایا کہ ’’نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مرکّب صورت کا نام نماز ہے۔ اس کی نماز ہرگز نہیں ہوتی جو اس غرض اور مقصد کو مدّنظر رکھ کر نماز نہیں پڑھتا۔ پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتادے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو‘‘ یہ اطاعت کا بھی معیار ہے۔ ’’اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے۔ اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے۔ اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لئے دعا کرو‘‘ دین پہلے اور دنیا بعد میں۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 247، ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلانے کے بعد مخلوق کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ پہلے بھی مَیں نے ایک اقتباس پڑھا تھا۔ ایک اور ہے۔ فرمایا کہ بندوں کے حق ادا کرنے کی ادائیگی کا سبق بھی تم اللہ تعالیٰ کی صفات کو سامنے رکھ کر کرو اور اس کے لئے آپ نے سورۃ فاتحہ کو سامنے رکھتے ہوئے فرمایا کہ:

’’سورۃ فاتحہ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے پیش کی ہے اور اس میں سب سے پہلی صفت ربّ العالمین بیان کی ہے جس میں تمام مخلوقات شامل ہیں۔ اس طرح پر ایک مومن کی ہمدردی کا میدان سب سے پہلے اتنا وسیع ہونا چاہئے کہ تمام چرند پرند اور کُل مخلوق اس میں آ جاوے۔ پھر دوسری صفت رحمٰن کی بیان

کی ہے جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ تمام جاندار مخلوق سے ہمدردی خصوصاً کرنی چاہئے۔ اور پھر رحیم میں اپنی نوع سے ہمدردی کا سبق ہے۔ غرض اس سورۃ فاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں یہ گویا خدا تعالیٰ کے اخلاق ہیں جن سے بندہ کو حصہ لینا چاہئے اور وہ یہی ہے کہ اگر ایک شخص عمدہ حالت میں ہے تو اس کو اپنی نوع کے ساتھ ہر قسم کی ممکن ہمدردی سے پیش آنا چاہئے۔ اگر دوسرا شخص جو اس کا رشتہ دار ہے یا عزیز ہے، خواہ کوئی ہے اس سے بیزاری نہ ظاہر کی جاوے اور اجنبی کی طرح اس سے پیش نہ آئیں بلکہ ان حقوق کی پروا کریں جو اس کے تم پر ہیں۔ اس کو ایک شخص کے ساتھ قرابت ہے اور اس کا کوئی حق ہے تو اس کو پورا کرنا چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 345، ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

پس یہ وہ سنہری اصول ہے جو عام خلق اللہ سے ہمدردی اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کی شرط جو آپ نے شرائط بیعت میں بیان فرمائی ہے (ماخوذ از ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564) اسے پورا کرنے میں روشن راستے دکھاتی ہے اور یہی وہ چیز ہے جو جلسہ کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے باہم محبت اور مؤاخات پیدا کرنے کے نمونے قائم کرنے والا بناتی ہے۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق کے حوالے سے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک اپنے اخلاق دکھائے ہیں کہ بعض وقت ایک بیٹے کے لحاظ سے جو سچا مسلمان ہے منافق کا جنازہ پڑھ دیا ہے‘‘ (عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے کے کہنے پر اس کا جنازہ پڑھایا۔ وہ منافقوں کا سردار تھا) (صحیح البخاری کتاب الجنائز باب الکفن فی القمیص الذی یکف أو لا یکف و من کفن بغیر قمیص حدیث 1269) فرمایا ’’بلکہ اپنا مبارک کرتہ بھی دے دیا ہے۔ اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے ’’جبتک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے یہ اصلاح نہیں ہوتی‘‘ اخلاق درست کرنے کیلئے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ میرے میں کیا برائیاں ہیں اور کون سی بداخلاقیاں ہیں۔ تبھی انسان اصلاح کر سکتا ہے۔ پس یہاں بھی آپ نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ اپنے جائزے لو، اپنے گریبان میں جھانکو۔ دوسروں کی برائیاں تلاش کرنے کی بجائے اپنی کمزوریوں پر نظر کرو۔ فرمایا کہ ’’زبان کی بداخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں اس لیے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہئے۔ دیکھو کوئی شخص ایسے شخص کے ساتھ دشمنی نہیں کر سکتا جس کو وہ اپنا خیر خواہ سمجھتا ہے۔ پھر وہ شخص کیسا بیوقوف ہے جو اپنے نفس پر بھی رحم نہیں کرتا اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے جبکہ وہ اپنے قویٰ سے عمدہ کام نہیں لیتا اور اخلاقی قوتوں کی تربیت نہیں کرتا۔ ہر شخص کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہئے۔ البتہ وہ شخص جو سلسلہ عالیہ یعنی دین اسلام سے علانیہ باہر ہو گیا ہے اور وہ گالیاں نکالتا اور خطرناک دشمنی کرتا ہے اس کا معاملہ اَور ہے۔ جیسے صحابہ کو مشکلات پیش آئے اور اسلام کی توہین انہوں نے اپنے بعض رشتہ داروں سے سنی تو پھر باوجود تعلقاتِ شدیدہ کے ان کو اسلام مقدم کرنا پڑا‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 345، ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

یعنی پھر اگر اسلام کے خلاف کوئی ہے اور گالیاں نکالتا ہے اور اپنی دشمنی میں انتہا کو پہنچا ہوا ہے تو پھر وہاں تو دوستیاں قائم نہیں رہ سکتیں۔ وہاں تو پھر سب رشتے بھی ختم ہو گئے۔ پھر اسلام مقدم ہو گیا۔ دین مقدم ہو گیا۔ لیکن بعض لوگ جہالت اور غلط فہمی میں دشمنی کر جاتے ہیں انہیں اسلام کی خوبصورت تعلیم پہنچانی چاہئے اور اپنے اعلیٰ اخلاق دکھانے کی ضرورت ہے۔ ان کو بتایا جائے کہ جو تم کر رہے ہو غلط فہمی میں کر رہے ہو تو پھر ایسے ہیں جن کی اصلاح ہوتی ہے۔ اگر ہم نے ان کی غلط فہمیاں دُور کرنے کا حق ادا کر دیا، ان کو ساری باتیں بتا دیں اور پھر بھی وہ دشمنی میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں پھر تو قطع تعلقی ہے۔ نہیں، تو نہیں۔

امریکہ میں گزشتہ دنوں چند مہینے ہوئے ایک مسجد میں ایک شخص نے حملہ کیا، فائرنگ کی۔ اس کو جماعت نے کہا ہم تمہیں معاف کرتے ہیں۔ اس کو بتایا کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے۔ اسلام کیا خوبصورت تعلیم دیتا ہے۔ کس طرح انسانوں کے حقوق کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کس طرح دوسرے مذاہب کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کو اتنا اثر ہوا کہ وہ رونے لگ گیا اور مسجد میں آیا اور معافیاں مانگیں اور گزشتہ جلسہ جو امریکہ کا ہوا ہے اس میں آ کر تقریر بھی کی کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں غلط طریقے سے اسلام کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ آج مجھے جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے اسلام کا پتا لگا ہے اور آج میں اعلان کرتا ہوں کہ اسلام جیسا خوبصورت مذہب کوئی نہیں۔

جماعت اُس وقت بنتی ہے اور مضبوط ہوتی ہے جب آپس میں محبت، اتفاق اور اخوت کا تعلق ہو۔ اس تعلق کو قائم کرنے کے لئے کہ آپس میں کیسا سلوک ہونا چاہئے اس بارے میں نصیحت کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی۔ کیا ساری گندم تخم ریزی سے ایک ہی طرح نکل آتی ہے۔ بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں‘‘ اب زمیندار جانتا ہے، اَن پڑھ زمینداروں کو تو پتا نہیں منوں کے حساب سے یا سیروں کے حساب سے بیج ڈال دیتے ہیں لیکن اگر دانوں کی تعداد دیکھیں اور ایک ایکڑ میں جتنا بیج ڈالا جاتا ہے اور جو پودے اگتے ہیں اس کے حساب سے نو حصے ضائع ہو جاتے ہیں اور صرف ایک حصہ اُگتا ہے اور ثمر وار ہوتا ہے۔ فرمایا کہ ’’بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو چڑیاں کھا جاتی ہیں‘‘ (دانوں کو) ’’بعض کسی اور طرح قابلِ ثمر نہیں رہتے۔ غرض ان میں سے جو ہو نہار ہوتے ہیں ان کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا‘‘۔ فرمایا کہ ’’خدا تعالیٰ کے لیے جو جماعت تیار ہوتی ہے وہ بھی کَزَرْعٍ ہوتی ہے‘‘۔ کھیتی کی طرح ہوتی ہے۔ ’’اسی لئے اس اصول پر اس کی ترقی ضروری ہے۔ پس یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے‘‘۔ اب بعض دفعہ بیج کھیت میں اُگ بھی جاتا ہے لیکن ایک کے قریب دوسری کوئی جڑی بوٹی اُگ جاتی ہے۔ اس کی بڑھوتری رک جاتی ہے یا کمزور ہو جاتی ہے تو اس کے لئے پھر زمیندار جو ہے، کسان جو ہے وہ بوٹیوں کو مارتا ہے یا تلف کرتا ہے اور پھر وہ پودا دوبارہ اس طرح ہی نشوونما پانے لگ جاتا ہے۔ تو اسی طرح فرمایا کہ تم بھی اپنے بھائیوں کی مدد کرو۔ فرمایا کہ ’’یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں۔ ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اس کو ڈوبنے دے۔ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لیے قرآن شریف میں آیا ہے۔ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى (المائدۃ:3) کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ‘‘۔ یعنی جو عملی طور پر کمزور ہیں ان کو پیار سے سمجھاؤ۔ ان کے عملوں کو درست کرو۔ ان کو نصیحت کرو۔ ان کے قریب جاؤ۔ ان کے دوست بنو، ان کے ہمدرد بنو، جن میں ایمانی کمزوریاں ہیں ان کو قریب ہو کے سمجھاؤ۔

اگر ہمارا جو نظام ہے ہر سطح پر اس طرف توجہ دینے لگے اور عہدیدار ہر کمزور شخص کی طرف توجہ دینے لگیں تو بہت سارے ایک دوسرے کی کمزوریاں دُور کر سکتے ہیں۔ اس سے پہلے تو جو کام کرنے والے ہیں انہیں چاہئے کہ اپنی کمزوریاں دور کریں پھر اپنے بھائیوں کو سہارا دیں۔ مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ اس لحاظ سے بھی مدد کرنی چاہئے۔ ’’بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو‘‘۔ اس کے لئے بھی جماعت احمدیہ اپنے وسائل کے لحاظ سے دنیا میں خدمت کرتی ہے۔

فرمایا ’’کوئی جماعت، جماعت نہیں ہو سکتی جبتک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چِڑو کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت اور ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت، جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہئے۔ بلکہ اِجماع میں چاہئے کہ قوت آ جاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’مَیں دیکھتا ہوں کہ ذرا ذرا سی بات پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔‘‘ یہ ہمیں توجہ سے سننا چاہئے۔ ’’میں دیکھتا ہوں کہ ذرا ذرا سی بات پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مخالف لوگ جو ہماری ذرا ذرا سی بات پر نظر رکھتے ہیں، معمولی باتوں کو اخباروں میں بہت بڑی بنا کر پیش کر دیتے ہیں اور خَلق کو گمراہ کرتے ہیں۔ لیکن اگر اندرونی کمزوریاں نہ ہوں تو کیوں کسی کو جرأت ہو کہ اس قسم کے مضامین شائع کرے اور ایسی خبروں کی اشاعت سے لوگوں کو دھوکا دے۔ کیوں نہیں کیا جاتا کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے۔ اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی، محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے اور تمام عادتوں پر رحم، ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 347 ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

پس وہ جو آپس میں ایک دوسرے سے رنجشیں بڑھاتے ہیں، ذاتی باتوں پر مقدمے چلتے ہیں، رنجشیں بڑھ رہی ہیں، ان کو سوچنا چاہئے۔ پھر شرائط بیعت میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کرنا اور قال اللہ اور قال الرسول اپنا دستور العمل بنانا (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564) اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک قرآن کریم پڑھا اور سمجھا نہ جائے۔ اس کے لئے پھر آپ نے دینی علم اور قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ:

’’میں زیادہ امید اُن پر کرتا ہوں جو دینی ترقی اور شوق کو کم نہیں کرتے۔ جو اس شوق کو کم کرتے ہیں مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ شیطان ان پر قابو نہ پا لے۔ اس لئے کبھی سست نہ ہونا چاہئے۔ ہر امر کو جو سمجھ میں نہ آئے پوچھنا چاہئے تا کہ معرفت میں زیادت ہو۔ پوچھنا حرام نہیں۔ بہ حیثیت انکار کے بھی پوچھنا چاہئے اور عملی ترقی کے لئے بھی۔ جو علمی ترقی چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ قرآن شریف کو غور سے پڑھیں۔ جہاں سمجھ میں نہ آئے دریافت کریں۔ اگر بعض معارف سمجھ نہ سکے تو دوسروں سے دریافت کر کے فائدہ پہنچائے‘‘۔ فرمایا ’’قرآن شریف ایک دینی سمندر ہے جس کی تہہ میں بڑے بڑے نایاب اور بے بہا گوہر موجود ہیں‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’...... بعض ایسے ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم قرآن شریف کے ترجمہ سے واقف ہیں‘‘۔ مولویوں میں سے، علماء میں سے، غیروں میں سے دعویٰ کرتے ہیں، دوسرے مذاہب میں سے جو اسلام پہ اعتراض کرنے والے ہیں دعویٰ کرتے ہیں ’’مگر انہوں نے مشق تو کی ہے‘‘ پڑھ لیا، ترجمہ بھی شاید جانتے ہیں ’’لیکن اُن میں روحانیت نہیں ہے۔ اور اس کا ہمیں بارہا تجربہ ہوا ہے‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 194، ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

اور جس میں روحانیت نہیں ہے اس کو قرآن کریم کی گہرائی اور باریکی سمجھ آ ہی نہیں سکتی اور اس کا نتیجہ یہی ہے کہ آجکل شدت پسند جو ہیں وہ اسلام کے نام پر ظلم و بربریت کر رہے ہیں اور یہ کہتے ہیں جی اسلام یہ کہتا ہے۔ حالانکہ انہوں نے قرآن شریف کو سمجھا ہی نہیں اور روحانیت ان میں سے ختم ہو چکی ہے اس لئے کہ جس شخص کو اس دنیا میں دین اور روحانیت قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا اس کے وہ انکاری ہیں۔

پس قرآن کریم کی تہہ سے یہ نایاب موتی نکالنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جس کو اس زمانہ میں اعلیٰ ترین عرفان عطا فرمایا ہے اُس سے فیض حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کو پڑھنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو اس لحاظ سے بھی اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

قرآن کریم پڑھنے کی طرف مزید توجہ دلاتے ہوئے اور اس کے احسان کا ذکر کرتے ہوئے اور اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر احسان کیا ہے جو ان کی تعلیموں کو جو قصہ کے رنگ میں تھیں علمی رنگ دے دیا ہے‘‘۔ فرمایا: ’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی شخص ان قصوں اور کہانیوں سے نجات نہیں پا سکتا جبتک وہ قرآن شریف کو نہ پڑھے۔ کیونکہ قرآن شریف ہی کی یہ شان ہے کہ وہ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ‘‘ (الطارق:14) یعنی یقیناً وہ ایک فیصلہ کُن کلام ہے اور وہ ہرگز کوئی بیہودہ کلام نہیں۔ فرمایا: ’’وہ میزان، مہیمن (یعنی حفاظت کرنے والا) نور اور شفا اور رحمت ہے۔ جو لوگ قرآن شریف کو پڑھتے اور اسے قصہ سمجھتے ہیں انہوں نے قرآن شریف نہیں پڑھا بلکہ اس کی بے حرمتی کی ہے۔ ہمارے مخالف کیوں ہماری مخالفت میں اس قدر تیز ہوئے ہیں؟ صرف اس لئے کہ ہم قرآن شریف کو جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ سراسر نور، حکمت اور معرفت ہے، دکھانا چاہتے ہیں۔ اور وہ کوشش کرتے ہیں کہ قرآن شریف کو ایک معمولی قصے سے بڑھ کر وقعت نہ دیں‘‘۔ فرمایا ’’ہم اس کو گوارا نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر کھول دیا ہے کہ قرآن شریف ایک زندہ اور روشن کتاب ہے اس لئے ہم ان کی مخالفت کی کیوں پروا کریں۔ غرض مَیں بار بار اس امر کی طرف اُن لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں۔‘‘ ہم احمدیوں کو مخاطب فرما رہے ہیں

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ

اتنا تعلق اسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا۔ (صحیح مسلم)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

’’کوئی مذہب ہو، خواہ قوم ہو، خواہ جماعت ہو

بغیر رُوحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 61)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

’’غرض میں بار بار اس امر کی طرف ان لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو کشف حقائق کے لئے قائم کیا ہے کیونکہ بِدُوں اس کے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہوسکتا‘‘۔ پس ’کشف حقائق‘، حقائق کو کھولنے کے لئے، قرآن کریم کی تعلیم کی حقیقت کو کھولنے کے لئے، اس پر عمل کرنے کے لئے یہ سلسلہ قائم کیا گیا ہے۔ فرمایا ’’کیونکہ بِدُوں اس کے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہوسکتا‘‘۔ جب تک یہ اسرار قرآن کریم کے کھلیں گے نہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر سے قرآن کریم کو ہم سمجھیں گے نہیں، قرآن کریم کی حقیقت کو ہم جانیں گے نہیں تب تک روشنی اور نور پیدا نہیں ہوسکتا۔

فرمایا ’’اور مَیں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو۔ جیسا کہ خدا نے مجھے اس کام کے لئے مامور کیا ہے۔ اس لئے قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو مگر نرا قصّہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھ کر‘‘۔ فرماتے ہیں ’’قرآن شریف نے بہشت اور دوزخ کی جو حقیقت بیان کی ہے کسی دوسری کتاب نے بیان نہیں کی۔ اس نے صاف طور پر ظاہر کر دیا کہ اسی دنیا سے یہ سلسلہ جاری ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (الرحمٰن: 47) یعنی جو شخص خدا تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے واسطے دو بہشت ہیں۔ یعنی ایک بہشت تو اسی دنیا میں مل جاتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا خوف اس کو برائیوں سے روکتا ہے اور بدیوں کی طرف دوڑنا دل میں ایک اضطراب اور قلق پیدا کرتا ہے جو بجائے خود ایک خطرناک جہنم ہے۔ لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کا خوف کھاتا ہے تو وہ بدیوں سے پرہیز کر کے اس عذاب اور درد سے تو دمِ نقد بچ جاتا ہے جو شہوات اور جذبات نفسانی کی غلامی اور اسیری سے پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ وفاداری اور خدا کی طرف جھکنے میں ترقی کرتا ہے جس سے ایک لذّت اور سرور اسے دیا جاتا ہے اور یوں بہشتی زندگی اِسی دنیا سے اس کے لئے شروع ہوجاتی ہے‘‘۔ پس وہ دوزخ اس دنیا سے شروع ہو جاتی ہے جب انسان غلط کاموں کی طرف جاتا ہے، اپنے نفس کے قابو میں آ جاتا ہے، جذبات نفسانی سے مغلوب ہوجاتا ہے، شہوات اس پر غالب آ جاتی ہیں تو پھر ان سے بچنے کے لئے کوئی اور راستہ نہیں صرف یہی ہے کہ خدا کا خوف کھانا۔ ’’اور وفاداری اور خدا کی طرف جھکنے میں ترقی کرتا ہے‘‘۔ فرمایا ’’جس سے ایک لذت اور سرور اسے دیا جاتا ہے اور یوں بہشتی زندگی اسی دنیا سے اُس کے لئے شروع ہوجاتی ہے‘‘۔ جب انسان ان برائیوں سے بچتا ہے اور خدا کی طرف جھکتا ہے تو بہشتی زندگی اس دنیا سے شروع ہو جاتی ہے ’’اور اسی طرح پر اس کے خلاف کرنے سے جہنمی زندگی شروع ہوجاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 155، ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

پھر ہمیں توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’جب خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اس کی تائید میں صدہا نشان اس نے ظاہر کئے ہیں اس سے اس کی غرض یہ ہے کہ یہ جماعت صحابہؓ کی جماعت ہو اور پھر خیر القرون کا زمانہ آ جاوے۔ جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں چونکہ وہ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں داخل ہوتے ہیں اس لئے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں‘‘۔ فرمایا ’’فیجِ اَعوج کے دشمن ہوں۔ اسلام پر تین زمانے گزرے ہیں۔ ایک قرون ثلاثہ‘‘۔ یعنی پہلی تین صدیاں۔ ’’اس کے بعد فیج اعوج کا زمانہ‘‘۔ وہ زمانہ جب سب کچھ ٹیڑھا ہو گیا تھا۔ ’’جس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ لَيْسُوْا مِنِّيْ وَ لَسْتُ مِنْهُمْ یعنی نہ وہ مجھ سے ہیں اور نہ میں اُن سے ہوں۔ اور تیسرا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ سے ملحق ہے بلکہ حقیقت میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ فیجِ اَعوج کا ذکر اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بھی فرماتے تو یہی قرآن شریف ہمارے ہاتھ میں ہے اور اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة: 4) صاف ظاہر کرتا ہے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی ہے جو صحابہ کے مَشرب کے خلاف ہے اور واقعات بتا رہے ہیں کہ اس ہزار سال کے درمیان اسلام بہت ہی مشکلات اور مصائب کا نشانہ رہا ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’معدودے چند کے سوا سب نے اسلام کو چھوڑ دیا اور بہت سے فرقے معتزلہ اور اباحتی وغیرہ پیدا ہو گئے‘‘۔ یعنی جو سمجھتے تھے قرآن کریم کی ضرورت ہی نہیں ہے اور وحی کی ضرورت نہیں ہے۔ عقل سے ہی سب کچھ حل ہوسکتا ہے۔ یا پھر دین میں تبدیلیاں کرنے والے۔

فرماتے ہیں ’’ہم کو اس بات کا اعتراف ہے کہ کوئی زمانہ ایسا نہیں گزرا کہ اسلام کی برکات کا نمونہ موجود نہ ہو مگر وہ ابدال اور اولیاء اللہ جو اس درمیانی زمانہ میں گزرے ان کی تعداد اس قدر قلیل تھی کہ ان کروڑوں انسانوں کے مقابلہ میں جو صراط مستقیم سے بھٹک کر اسلام سے دُور جا پڑے تھے کچھ بھی چیز نہ تھے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کی آنکھ سے اس زمانے کو دیکھا اور اس کا نام فیجِ اَعوج رکھ دیا۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک اور گروہ کثیر کو پیدا کرے جو صحابہ کا گروہ کہلائے۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت یہی ہے کہ اس کے قائم کردہ سلسلہ میں تدریجی ترقی ہوا کرتی ہے اس لئے ہماری جماعت کی ترقی بھی تدریجی اور کَزَرْعٍ (کھیتی کی طرح) ہوگی اور وہ مقاصد اور مطالب اس بیج کی طرح ہیں جو زمین میں بویا جاتا ہے۔ وہ مراتب اور مقاصد عالیہ جن پر اللہ تعالیٰ اس کو پہنچانا چاہتا ہے ابھی بہت دُور ہیں۔ وہ حاصل نہیں ہو سکتے جب تک وہ خصوصیت پیدا نہ ہو جو اس سلسلہ کے قیام سے خدا کا منشاء ہے۔ توحید کے اقرار میں بھی خاص رنگ ہو۔ تبتّل اِلَی اللہ ایک خاص رنگ کا ہو۔ ذکر الٰہی میں خاص رنگ ہو۔ حقوق اِخوان میں خاص رنگ ہو‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 94 ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

پس یہ چیزیں ہیں جو ہم نے اپنے اندر پیدا کرنی ہیں اور اس کے لئے اپنی علمی اور روحانی استعدادوں کو بڑھانے کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت کی حقیقت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’اگر دنیاداروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تا کہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔ بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے غفور ورحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ ایک گاؤں میں اگر ایک آدمی نیک ہو تو اللہ تعالیٰ اس نیک کی رعایت اور خاطر سے اس گاؤں کو تباہی سے محفوظ کر لیتا ہے۔ لیکن جب تباہی آتی ہے تو پھر سب پر پڑتی ہے مگر پھر بھی وہ اپنے بندوں کو کسی نہ کسی نہج سے بچا لیتا ہے‘‘۔ فرمایا ’’سنت اللہ یہی ہے کہ اگر ایک بھی نیک ہو تو اس کے لئے دوسرے بھی بچائے جاتے ہیں۔ جیسے حضرت ابراہیم کا قصہ ہے کہ جب لوط کی قوم تباہ ہونے لگی تو انہوں نے کہا کہ اگر سو میں سے ایک ہی نیک ہو تو کیا تباہ کر دے گا؟ کہا، نہیں۔ آخر ایک تک بھی نہیں کروں گا‘‘ فرمایا ’’لیکن جب بالکل حد ہی ہو جاتی ہے تو پھر لَا يَخَافُ عُقْبٰهَا (الشّمس: 16) خدا کی شان ہوتی ہے۔ پلیدوں کے عذاب پر وہ پرواہ نہیں کرتا کہ ان کے بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا اور صادقوں اور راستبازوں کے لئے كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا (الکھف: 83) کی رعایت کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ اور خضر کو حکم ہوا تھا کہ ان بچوں کی دیوار بنا دو اس لئے کہ ان کا باپ نیک بخت تھا اور اس کی نیک بختی کی خدا نے ایسی قدر کی کہ پیغمبر راج مزدور ہوئے۔ غرض ایسا تو رحیم وکریم ہے۔ لیکن اگر کوئی شرارت کرے اور زیادتی کرے تو پھر بہت بری طرح پکڑتا ہے۔ وہ ایسا غیّور ہے کہ اس کے غضب کو دیکھ کر کلیجہ پھٹتا ہے۔ دیکھو لوط کی بستی کو کیسے تباہ کر ڈالا۔ اِس وقت بھی دنیا کی حالت ایسی ہی ہو رہی ہے‘‘۔ فرمایا ’’اِس وقت بھی دنیا کی حالت ایسی ہی ہو رہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لائی ہے۔ تم بہت اچھے وقت آ گئے ہو۔ اب بہتر اور مناسب یہی ہے کہ تم اپنے آپ کو بدلا لو۔ اپنے اعمال میں اگر کوئی انحراف دیکھو تو اسے دُور کرو۔ تم ایسے ہو جاؤ کہ نہ مخلوق کا حق تم پر باقی رہے نہ خدا کا۔ یاد رکھو جو مخلوق کا حق دباتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ ظالم ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 262 ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

پھر ہمیں ہماری عملی حالت کی بہتری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک جگہ آپ نے فرمایا۔ ’’یاد رکھو ہماری جماعت اس بات کے لئے نہیں ہے جیسے عام دنیا دار زندگی بسر کرتے ہیں۔ نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی۔ جیسے بدقسمتی سے مسلمانوں کا حال ہے کہ پوچھو تم مسلمان ہو؟ تو کہتے ہیں شکر الحمد للہ۔ مگر نماز نہیں پڑھتے اور شعائر اللہ کی حرمت نہیں کرتے۔ پس مَیں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ۔ یہ نکمّی حالت ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے‘‘۔ فرمایا اگر زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے تو وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔ ’’پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سُود ہے تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنی ہیں؟۔ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض ومقاصد کو پورا کرو۔ اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اس طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہ نے کیا۔ قرآن شریف کے صحیح منشاء کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہوسکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے‘‘۔ فرمایا ’’یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بِدُوں زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدم کے وقت سے شروع ہوئی۔ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو۔ پس اس کی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 370 ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

پس اس کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو بھرپور کوشش کی ضرورت ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ہماری روحانی اور عملی حالت کا کوئی اور اندازہ نہیں لگا سکتا جتنا زیادہ بہتر ہم خود اندازہ لگا کے اپنے آپ کو دیکھ سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہی فرمایا کہ اپنے جائزے لو۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی باہر لوگوں میں حسن اخلاق اور دین داری میں بڑھا ہوا ہے۔ لوگ اس کو دیکھ کر یہی کہتے ہیں۔ لیکن اگر گھر کے اندر سے اس کا پتا کرو تو گھر کے اندر اس کی انتہائی تکلیف دِہ صورتحال ہے۔ اس کے بیوی اور بچے اس سے تنگ آئے ہوئے ہیں۔ کوئی اپنے دنیاوی ماحول میں اچھا ہے تو باوجود بیعت میں شامل ہونے کے دینی لحاظ سے کمزور ہے۔ لیکن ایسی کمزوریاں ایسے لوگوں کی کسی خاص وجہ سے سامنے آتی ہیں ورنہ ظاہراً تو کسی کو کچھ نہیں پتا لگتا۔ بہرحال ہر قسم کے طبقے کی اصلاح اس وقت ہوسکتی ہے جب اسے خود احساس ہو کہ مَیں نے اصلاح کرنی ہے اور اپنی بیعت کا حق ادا کرنا ہے تبھی ہم اس معیار پر پہنچ سکتے ہیں جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں پہنچانا چاہتے ہیں۔ یہ بہت ہی قابل فکر اور ہمیں ہلا دینے والی بات ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے کہ اگر عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتے اور صرف زبانی اقرار بیعت ہے تو عملاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ضرورت کے ہم انکاری ہیں۔ صرف انکار نہیں بلکہ فرمایا کہ میری عدم ضرورت پر زور دیتے ہو۔ اس بات پر زور دیتے ہو کہ مسیح موعود کے آنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ پس ہم سب کو آج اپنے جائزے لینے چاہئیں اور اگر کمزوریاں ہیں تو اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ضرورت ہمارے ہر عمل سے ظاہر ہو۔ پاک تبدیلیاں ہمارے اندر پیدا ہوں۔ اگر یہ ہوگا تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج ہم نے جو کچھ پایا ہے وہ دنیاوی دولتوں سے بہت بڑھ کر ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہماری پچاس سالہ جلسہ کی تقریبات یا سو سال سے زائد جماعت کی تاریخ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ خدا کرے کہ ہم میں سے اکثریت اس کو پانے والی ہو، سمجھنے والی ہو اور جو کمزور ہیں آج کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں اور ہمارا ہر عمل یہ گواہی دے کر اعلان کرے کہ اے مسیح محمدی! تیری بعثت اور تیرا آنا حق ہے اور تُو ایسے وقت میں آیا جب زمانے کو تیری ضرورت تھی اور ہم عہد کرتے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھانے کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ ہم کوشش کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ دوبارہ میں یاددہانی کراتا ہوں کہ جلسہ کے دنوں میں دعاؤں اور ذکر الٰہی پر اور عبادتوں کی طرف خاص طور پر زور دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جلسے سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کے شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین۔ اب دعا کرلیں۔ (دُعا)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 23 دسمبر 2016ء)

☆☆☆............☆☆☆

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)
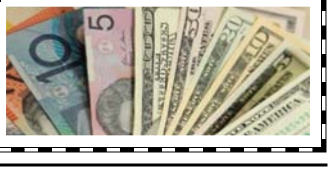

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Satnam Singh Property Dealer
کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ڈیلر
کالونی ننگل باغبان، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works
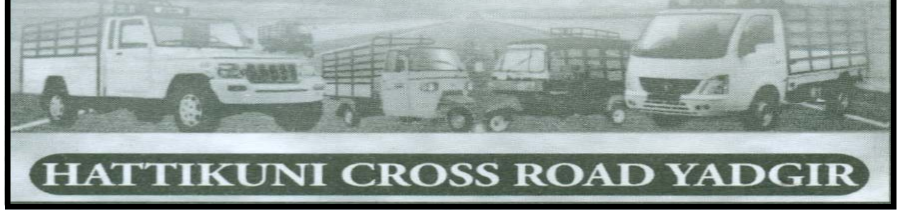
HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 1

اس کی زندگی تک ہوتی ہے۔ وفات کے بعد صرف نبیوں کی جماعت یا ان کے اظلال کی جماعت چلتی ہے۔ اسی طرح کفرُوا کے الفاظ نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے کہ خلافت کے بعد مجھے ایک اور رتبہ ملنے والا ہے جو بعض نبیوں کے ظل کے طور پر ہوگا۔ سُبۡحَانَ اللّٰہِ لَا یُسۡئَلُ عَمَّا یَفۡعَلُ۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ دوسرے مجھے کشف ہوا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی میں نے دیکھا تھا وہ بھی اسی مقام پر دلالت کرتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میں اس کمرے سے نکل رہا ہوں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رہتے تھے اور باہر صحن میں آیا ہوں تو وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے ہیں۔ اس وقت کوئی شخص یہ کہہ کر مجھے ایک پارسل دے گیا ہے کہ یہ کچھ تمہارے لئے ہے اور کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ہے۔ کشفی حالت میں جب میں اس پارسل پر لکھا ہوا پتا دیکھتا ہوں تو وہاں بھی مجھے دو نام لکھے ہوئے نظر آتے ہیں اور پتا اس طرح درج ہے کہ محی الدین اور معین الدین کو ملے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں کشف میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے ایک نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ہے اور دوسرا نام میرا ہے۔ اس وقت چونکہ میں بچہ تھا اور حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کا نام میں نے سنا ہوا نہیں تھا صرف اورنگ زیب کے متعلق میں جانتا تھا کہ ان کا نام محی الدین تھا اس لئے میں نے اس وقت سمجھا کہ محی الدین سے مراد میں ہوں اور حضرت معین الدین چشتی چونکہ ہندوستان میں ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں اس لئے میں نے سمجھا کہ معین الدین سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہیں لیکن بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی بھی ایک بہت بڑے بزرگ ہوئے ہیں تو میں نے سمجھا کہ محی الدین سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہیں جنہوں نے دین کو زندہ کیا اور معین الدین سے مراد میں ہوں جس نے دین کی اعانت کی۔ پس دین کو زندہ کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور دین کی نصرت اور اعانت کرنے والا میں ہوں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ تیسرا الہام جو مجھے اسی رنگ میں ہوا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد وہ یہ ہے کہ اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا کہ اے آل داؤد تم اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ اس کے احکام پر عمل کرو۔ اس الہام کے ذریعہ اِعۡمَلُوۡۤا کہہ کر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے منشاء پر پوری طرح عمل کرنے کا حکم دیا ہے اور آل داؤد کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام سے مشابہت دی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد خلیفہ ہوئے تھے اور ان کے بیٹے بھی تھے۔ آپ فرماتے ہیں مجھے یاد ہے، جب میں اپنے بعض ہم عمروں سے سیر میں اس کا ذکر کر رہا تھا تو یکدم میرے ذہن سے آپ کی وفات کا خیال نکل گیا اور مجھے جوش پیدا ہوا کہ میں دوڑ کر جاؤں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جا کر اس کا ذکر کروں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ چوتھی شہادت اس رؤیا کی تصدیق کی میرا یہ کشف ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیت الدعا میں بیٹھا دعا کر رہا ہوں کہ یکدم مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابراہیم تھے۔ پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ اس امت میں اور بھی کئی ابراہیم ہوئے ہیں۔ مجھے بتایا گیا کہ حضرت خلیفہ اول ابراہیم ادھم ہیں پھر مجھے بتایا گیا کہ ایک ابراہیم تم بھی ہو۔

پھر فرماتے ہیں کہ پانچویں شہادت جو اس بارے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات کے قریب مجھے ملی یہ ہے کہ میں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ ایک گھنٹی بجی ہے اور اس کی آواز ایسی ہے جیسے پیتل کا کوئی کٹورا ہو اور اسے کسی چیز سے ٹھکوریں تو اس میں سے ٹن کی آواز پیدا ہوتی ہے اس گھنٹی میں سے بھی ٹن کی آواز آئی مگر وہ آواز ایسی سریلی اور لطیف ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ سارے جہان کی موسیقی کی لذات اس میں بھر دی گئی ہیں۔ یہ آواز بڑھتی گئی بڑھتی گئی یہاں تک کہ تمام جَو میں متشکل ہو کے ایک فریم بن گئی۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس فریم میں ایک تصویر نمودار ہوئی جو کسی نہایت ہی حسین اور خوبصورت وجود کی ہے۔ پھر وہ تصویر ہلنی شروع ہوئی اور تھوڑی دیر کے بعد یکدم اس میں سے کود کر ایک وجود میرے سامنے آ گیا جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ خدا کا فرشتہ ہے اور اس نے مجھے کہا کہ آؤ میں تم کو سورۃ فاتحہ کا درس دوں۔ چنانچہ اس نے مجھے سورۃ فاتحہ کا درس دینا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کی تفسیر شروع کرنے لگا تو کہنے لگا کہ آج تک جتنے مفسر ہوئے ہیں ان سب نے مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ تک تفسیر لکھی ہے لیکن میں تمہیں اس کے آگے بھی تفسیر بتاتا ہوں چنانچہ اس نے ساری سورۃ فاتحہ کی تفسیر مجھے پڑھا دی۔ جب میری آنکھ کھلی تو رؤیا میں اس فرشتے نے جو باتیں مجھے بتائی تھیں ان میں سے کچھ باتیں مجھے یاد تھیں لیکن میں نے ان کو نوٹ نہ کیا اور بعد میں میں خود بھی ان کو بھول گیا۔ جب صبح میں نے اپنی اس رؤیا کا ذکر حضرت خلیفہ اول سے کیا اور یہ بھی کہا کہ خواب میں فرشتے نے جو باتیں بتائی تھیں ان میں سے بعض آنکھ کھلنے پر مجھے یاد تھیں لیکن صبح اٹھنے پر وہ میرے ذہن میں سے نکل گئیں تو حضرت خلیفہ اول خفاء ہو کر کہنے لگے کہ تم نے اتنا علم ضائع کر دیا۔ ان کو نوٹ کر لینا چاہئے تھا۔ فرماتے ہیں کہ مگر وہ دن گیا اور آج کا دن آیا ،سورۃ فاتحہ سے خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی مجھے نئے نئے نکات سمجھاتا ہے۔ اس رؤیا کی اصل تعبیر یہ تھی کہ میرے قوائے باطنیہ میں سورۃ فاتحہ کا علم خصوصاً اور فہم قرآن کا عموماً رکھ دیا گیا ہے جو وقتاً فوقتاً الہام باطنی کے ساتھ ضرورت کے مطابق ظاہر ہوتا رہے گا۔ پھر آپ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ جس وقت جماعت میں اختلاف پیدا ہوا، اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا کہ لَنُمَزِّقَنَّھُمۡ۔ ہم ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے اس وقت یہ لوگ اپنے آپ کو 95 فیصد کہا کرتے تھے مگر اب ان کی کیا حالت ہے! اللہ تعالیٰ نے ان کو اس پیشگوئی کے مطابق حقیقت میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنی وفات سے پہلے لکھا کہ مرزا محمود نے ہمارے متعلق جو الہام شائع کیا تھا وہ بالکل پورا ہو گیا ہے اور ہم واقع میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد دفعہ مجھ پر اپنے غیب کو ظاہر کر کے اس پیشگوئی کو سچا کر دیا ہے کہ مصلح موعود خدا تعالیٰ کی روح حق سے مشرف ہوگا یہ اللہ تعالیٰ کے نشانات ہیں جو اس نے میرے ذریعہ سے ظاہر فرمائے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ پیشگوئی کی تو لمبی تفصیل ہے اور آئندہ دنوں میں جماعتوں میں اس پیشگوئی کے حوالے سے جلسے بھی ہوں گے۔ ایم۔ ٹی۔ اے پر بھی پروگرام آ رہے ہیں افراد جماعت کو ان میں زیادہ سے زیادہ شامل ہونا چاہئے سننا چاہئے تا کہ اس پیشگوئی کا گہرائی میں علم بھی ہو۔ اس پیشگوئی میں بیشمار نشانات ہیں جو بڑی شان سے حضرت مصلح رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پورے ہوئے ہیں۔

......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 23 February 2017 Issue No. 8

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخ پچاس سال یا اس سے زائد ہے۔ دُنیاداروں کی نظر میں جب کسی خاص موقع کے پچاس سال پورے ہوتے ہیں تو وہ گولڈن جوبلی مناتے ہیں لیکن دینی جماعتوں کا یہ کام نہیں ہے اور خاص طور پر وہ جماعت جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کیلئے قائم ہوئی، اس کا مقصد دُنیاوی طور پر جوبلیاں منانا نہیں بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ جس مقصد کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے وہ مقصد ہم نے حاصل کیا ہے؟ یا کیا وہ مقصد ہم حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ خدا تعالیٰ کی خاطر کام کرنیوالے اس چیز کو دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسوں کا انعقاد کیا اور اعلان فرمایا کہ آؤ اپنے عہد بیعت کی جزئیات کو سمجھنے کیلئے، اپنے ایمان اور ایقان میں اضافے کیلئے، اپنے اخلاقی معیاروں کو بلند کرنے کیلئے سال میں کم از کم ایک دفعہ یہاں مرکز میں جمع ہو جاؤ اور جوں جوں جماعت وسعت پذیر ہے یہ جلسے بھی دنیا کے مختلف ممالک میں ہو رہے ہیں۔ قادیان سے نکل کے اب دنیا کے ہر ملک میں یہ جلسے پھیل گئے ہیں لیکن مقصد ہر ملک کے جلسے کا ایک ہی ہے کہ جس مقصد کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے شروع کئے تھے اس سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے اور ہر احمدی پھر اسے اپنی زندگی کا حصہ بنائے

جلسے میں آنے کا مقصد تب پورا ہوگا جب ہر احمدی اللہ تعالیٰ سے تعلق، معرفت اور روحانیت میں ترقی کرے، جب دینی علم میں اضافہ ہو
جب آپس کی محبت اور بھائی چارہ بڑھے، جب قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے پر لاگو کر کے اپنے عملی نمونوں سے اس کا اظہار کرو
پھر اپنے علم اور عمل سے دنیا کو اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچاؤ اور ان سب باتوں کے حصول کے لئے تقویٰ میں بڑھنا بہت ضروری ہے

ہم سب کو آج اپنے جائزے لینے چاہئیں اور اگر کمزوریاں ہیں تو اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے
تاکہ مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ضرورت ہمارے ہر عمل سے ظاہر ہو، پاک تبدیلیاں ہمارے اندر پیدا ہوں، اگر یہ ہوگا تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ
آج ہم نے جو کچھ پایا ہے وہ دنیاوی دولتوں سے بہت بڑھ کر ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہماری پچاس سالہ جلسہ کی تقریبات یا سو سال سے زائد جماعت کی تاریخ کوئی حیثیت نہیں رکھتی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی، اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول، اس کی ناراضگی سے بچنے، اخلاق کی درستی باہمی محبت، اتفاق اور اخوّت، قرآن مجید کے مطالعہ اور اس کے حقائق و معارف سے آگاہی حاصل کرنے اور اپنی عملی حالتوں کی اصلاح سے متعلق نہایت اہم تاکیدی نصائح

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 12 اگست 2016ء بروز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں افتتاحی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اس سال جماعت احمدیہ برطانیہ جلسہ سالانہ کو اس لئے بھی خاص اہمیت دے رہی ہے اور اس میں اس وجہ سے حاضری کے لئے بھی کوشش کی ہوگی اور لگتا ہے کہ اس کوشش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری میں اضافہ بھی ہے اور باہر سے بھی بہت سے لوگ اس لئے شامل ہو رہے ہیں کہ یہ کہا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا یہ پچاسواں جلسہ سالانہ ہے۔ ’کہا جاتا ہے‘ مَیں نے اس لئے کہا ہے کہ بعض حقائق جو بعد میں سامنے آئے ہیں ان کے مطابق دو ایسے جلسے بھی منعقد ہوئے جو کسی وجہ سے شمار میں نہیں آئے۔ سن 1949ء اور 1950ء میں۔ اس کے بعد 1964ء تک جلسے نہیں ہوئے اور 1964ء کے بعد بھی دو سال ایسے آئے جن میں جلسے منعقد نہیں ہوئے 1974ء میں اور پھر 2001ء میں۔ بعض پرانے لوگ 1949ء اور 1950ء کے جلسوں کو شمار نہیں کرتے۔ ایک عید الاضحیٰ کے دن ہوا۔ ایک دن کے جلسے تھے۔ لیکن الفضل سے یہی پتا چلتا ہے کہ جلسے ہوئے۔

(الفضل 25 دسمبر 1949 صفحہ 11 و الفضل 13 اکتوبر 1950 صفحہ 3)

بہرحال برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے حساب رکھنے میں جو غلطی ہوئی یا غلط فہمی ہوئی یا ان کو بوجوہ شمار نہیں کیا گیا یا ان جلسوں کو جو ایک دن کے لئے تھے جلسہ نہیں سمجھا گیا، جو بھی بات تھی لیکن یہ بات یقینی ہے کہ برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخ پچاس سال یا اس سے زائد ہے۔ اگر وہ دو جلسے شمار کر بھی لئے جائیں جن کو عام طور پہ بعض جلسہ نہیں شمار کرتے اور بعض کہتے ہیں کہ ہے تو تب بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ برطانیہ اس سال میں قطع نظر اس کے کہ جلسوں کی تعداد کیا ہے۔ اپنے جلسوں کی پچاس سالہ تقریب منعقد کر رہی ہے۔ دنیاداروں کی نظر میں جب کسی خاص موقع کے پچاس سال پورے ہوتے ہیں تو وہ گولڈن جوبلی مناتے ہیں لیکن دینی جماعتوں کا یہ کام نہیں ہے اور خاص طور پر وہ جماعت جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے قائم ہوئی۔ اس کا مقصد دنیاوی طور پر جوبلیاں منانا نہیں بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے وہ مقصد ہم نے حاصل کیا ہے؟ یا کیا وہ مقصد ہم حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ ہم نے دیکھنا ہے کہ جس مقصد کے حصول کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی اس کے حاصل کرنے کے لئے ہم نے کیا کوشش کی اور ہم کیا کوشش کر رہے ہیں۔ ہم نے دیکھنا ہے کہ جلسوں کا جو مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا اس کو حاصل کر کے ہم نے اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیا ہے؟ پس ہمارے سامنے ایک عرصہ پورا کر کے سلور جوبلی یا گولڈن جوبلی یا ڈائمنڈ جوبلی ہدف اور مقصد نہیں ہے جس میں دنیادار شور شرابے کر کے، تفریح کر کے، مبارکبادیں دے کر، دنیاوی نشانیاں قائم کر کے سمجھیں کہ کامیابی ہوگئی۔ دنیا دکھاوا ان میں زیادہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق تو ایک طرف رہا حقوق العباد کی بھی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ جوبلیاں تو ایک طرف رہیں چند سال کے بعد بعض ایسی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں جن میں شور شرابا، کھیل کود اور دکھاوے پر کروڑوں ڈالر خرچ کئے جاتے ہیں۔

آج کل برازیل میں اولمپکس (Olympics) ہو رہے ہیں۔ چند دن کے کھیل کود کے لئے کئی بلین ڈالرز خرچ کر دیئے۔ ایسا ملک جس میں ایک بڑے طبقے کو کھانا بھی نہیں ملتا۔ کہتے ہیں حکومتی کارکنوں کی تنخواہیں بھی اتنی کم ہیں کہ مشکل سے گزارہ ہوتا ہے۔ ہنگامی حالات نافذ کر کے اولمپکس کے لئے سٹیڈیم اور جگہیں بنائی گئیں بلکہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ امیروں کے علاقے سے ٹراموں اور ریل کی سہولتیں مہیا کی گئیں جبکہ وہ لوگ جو اُن علاقوں میں رہتے ہیں وہ سفر ہی اپنی کاروں کے ذریعہ کرتے ہیں اور اس کا کوئی فائدہ نہیں کہ ایک عارضی مقصد کے لئے وہ سہولتیں بھی مہیا کی جائیں جن کا بعد میں کوئی اَور استعمال نہیں ہو سکتا بلکہ ان دنوں میں بھی نہیں ہوگا۔ ان دنوں کے بعد استعمال تو دور کی بات ہے ان دنوں میں بھی ان کا استعمال نہیں ہو رہا۔ صرف دکھاوا کرنے اور اپنی تقریبات کے رنگ بھرنے کے لئے اور بتانے کے لئے کہ ہم کتنے ترقی یافتہ ہیں ایک بے جا خرچ کیا گیا ہے۔ اگر غریبوں کو یہ سہولت مہیا کی جاتی تو بہتر تھا۔ ان کے علاقوں کے لئے ٹرامیں چلائی جاتیں، ریلیں چلائی جاتیں، ٹرانسپورٹ مہیا کی جاتی۔ غرض کہ چند دنوں کے کھیل کود کے لئے ملک کی معیشت جو پہلے ہی کمزور ہو رہی تھی بلکہ انتہائی نیچے جا رہی ہے اس کو مزید برباد کرنے کی کوشش ہوئی ہے۔ یہ سب اس امید پر خرچ کیا گیا کہ دیکھنے والوں کی ٹکٹوں کے ذریعہ سے آمدنی ہو جائے گی حالانکہ ہر اولمپک کا یہ تجربہ ہے کہ ان کی صرف امیدیں ہوتی ہیں۔ کبھی بھی خرچ پورے نہیں ہوتے۔ غرض کہ دنیاوی کاموں کے کرنے کا مقصد صرف ظاہری دکھاوا ہوتا ہے، شور شرابا ہوتا ہے، چاہے اس کے لئے عوام الناس کو ان کے حقوق سے محروم کرنا پڑے اور اس کے لئے آجکل وہاں عوام بہت شور مچا رہے ہیں۔

لیکن خدا تعالیٰ کی خاطر کام کرنے والے اس چیز کو دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی جماعتوں میں کام کرنے والے غرباء ہوتے ہیں جو خوشی سے ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اس زمانے کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک مصلح کو بھیجا جس نے اعلان کیا کہ اسلام کی تعلیم کی خوبصورتی کو دنیا میں ظاہر کرنے کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔ جس نے کہا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد قائم کرنے کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں اور ہم نے اس کی بیعت میں آکر یہ اعلان کیا کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر یقین رکھیں گے اور کبھی ظاہری یا مخفی شرک نہیں کریں گے۔ ہم نے کہا کہ ہم تیری بیعت کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے جھوٹ اور ہر قسم کی بد اخلاقیوں سے بچیں گے۔ ہم ہر قسم کے ظلم، خیانت اور بغاوت سے بچیں گے۔ ہم نے اس بات پر بیعت کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد رکھیں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے رہیں گے۔ ہم نے کہا کہ ہم کبھی مخلوقِ خدا کے حق نہیں ماریں گے اور مسلمانوں کو تکلیفیں نہیں پہنچائیں گے۔ ہمیشہ عاجزی دکھائیں گے اور تکبر سے بچیں گے۔ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کو قبول کریں گے۔ ہم مسیح موعود اور مہدی معہود اور آپ کے بعد جاری نظام خلافت کی ہمیشہ اطاعت کرتے رہیں گے۔ پس جب ہم نے یہ عہد اور اعلان کیا کہ ہم یہ سب کچھ کریں گے تو ان باتوں کی گہرائی اور تفصیل کو جاننے کے لئے ایک تربیتی کیمپ کی بھی ضرورت تھی جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسوں کا انعقاد کیا اور اعلان فرمایا کہ آؤ اپنے عہد بیعت کی جزئیات کو سمجھنے کے لئے، اپنے ایمان اور ایقان میں اضافے کے لئے، اپنے اخلاقی معیاروں کو بلند کرنے کے لئے سال میں کم از کم ایک دفعہ یہاں مرکز میں جمع ہو جاؤ۔ اور جوں جوں جماعت وسعت پذیر ہے یہ جلسے بھی دنیا کے مختلف ممالک میں ہو رہے ہیں۔ قادیان سے نکل کے اب دنیا کے ہر ملک میں یہ جلسے پھیل گئے ہیں۔ لیکن مقصد ہر ملک کے جلسے کا ایک ہی ہے کہ جس مقصد کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے شروع کئے تھے اس سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے اور ہر

باقی خطاب حضور انور صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad